

تقسیم میراث

(ہدیہ سانی قاعدوں کے ساتھ)

مرتبہ
سید شوکت علی

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳-۱۱ ای، شاد عالم مارکٹ، لاہور (پاکستان)

(بڑا حلقہ حق و باطل مٹا دے گی)



تعداد	تقسیم میراث	ہم کتاب
9,000	سید شوکت علی	مستف
1,100	ایڈیشن	اشاعت
9,000	1 ج 9 تاریخ 5 1979ء ج 2 ستمبر 1981ء	
1,100	10 اکتوبر 1989ء	
	پروفیسر محمد امین چاوی (کننگ) (انجینئر)	ہجوم
	اسلامک سائنسنگھو (پرائیویٹ) لمیٹڈ	پٹر
	13، نزد، شہید، کتب، راجہ، علی، علی	
	فون: 7661504-7661510 فکس: 7661507-7661508	
	ایم ایس: islamiccorro.com.pk	
	ایکس پی سی پر مبنی، 1987ء	مطبع

قیمت : 48/- روپے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

آج دنیا کے اکثر ممالک سرمایہ داری کے تباہ کن اثرات کا رونا دہا ہے۔
 اور ان کی بحیرہ میں نہیں آتا کہ دولت کو چند مخصوص افسوں میں گھسنے سے کس طرح روکا
 جائے۔ اشتراکی نظام نے اس کا ایک طرّاح نمونہ کیا لیکن وہ دوسری انتہا کو پہنچ گئے
 اور فرد کی ذاتی ملکیت ہی کو ختم کرنے کی سیٹھ کو سرمایہ دارِ اعظم بنا کر دنیا میں زمام
 سواہ داری کے سارے تقاضوں میں سود بیٹے۔ دراصل اس افراط و تفریط کے
 بیچ میں ہی کوئی راستہ ہیں انجنیوں کے نہات وہاں تکنا ہے اور وہ ہے اسلام کا
 راستہ۔

اسلام کا اقتصادی نظام نہ تو فرد کی ملکیت کو ختم کرتا ہے اور نہ اس کا موانع
 دیتا ہے کہ دولت سمٹ سکے جائز اور حلال طریقہ سے دولت پیدا کرنے کی پابندی
 دولت کو خرچ کرنے کے حدود، حقوق العباد کی ادائیگی، زکوٰۃ و صدقات کا التزام
 اور تقسیم میراث وہ توازن قائم کرتے ہیں جو دولت کی صحیح تقسیم کے لیے ضروری ہے۔
 صرف تقسیم میراث ہی کے اصولوں کو لیجیو، ای کی پابندی کرنے سے ہر فرد کی موت
 پر اس کا اثر متعدد افراد پر تقسیم ہو جاتا ہے اور دولت گردش کرتی رہتی ہے۔ یہ
 اصول اسلام میں ایک مستقل فن اور علم کی حیثیت رکھتے ہیں جس کو ”علم الغرائب“
 کہتے ہیں۔ ان اصولوں کی اہمیت کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ:
 ”اسے دو گز، علم الغرائب خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کہ وہ نفع
 علم ہے۔“

حضرت علیؓ علیہ السلام نے تو اس فی کو منصف علم قرار دیا اور ہم مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ہم نے جس طرح اسلام کے بہت سے احکام کو نہیں بکشت ڈال دیا ہے اس سے کہیں زیادہ ہے تو بھی اس منصف علم کے ساتھ کر رہے ہیں۔ کوئی مقامی رد و اجاز کی بناء و دعوت کر اور کوئی مصلحتوں اور ضروریات کی آڑ لے کر ایسے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے کہیں راستہ اور کہیں نام راستہ۔ نتیجہ یہ ہے کہ صدیوں سے تقسیم مہراٹ کے احکام کی نافرمانی ہو رہی ہے۔ کہیں لڑکیوں اور بہنوں کے جتنے غصب کر رہے جاتے ہیں انہیں غوث اللہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر دم دل جتنے کی کوشش ہیں ان مدارس کے جتنے بھی مفکر کیے جاتے ہیں انہیں شریعت نے محبوب قرار دیا ہے اور اب حال یہ ہے کہ ہم نے علم ہی مسلمانوں سے گم سا ہو گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں گوئی بھی ناجائز ہو رہی ہے کہ

”سب سے پہلے جو علم میری امت سے اٹھایا جائے گا وہ علم غرضی“

۱۔ ہے

اس علم سے آج کے مسلمانوں کی عدم واقفیت کا سب سے بڑا سبب تو ہماری غلط رہائی اور بے فوجی ہے لیکن ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس علم پر اندوہی و ماکرم اور سلیس زبانیں بھی بولی گئی ہیں کی کمی ہے۔ عربی زبان میں تو طوائف و مجرم اللہ تعالیٰ نے قریباً ہر شے مستقل کتابیں لکھی ہیں ہائیں کے قریب اصل کتابیں اور جو ایسی شروحات اور ہدایتیں چھ حلیے شامل ہیں کہہ کر اس علم کی اشاعت کا سامان کر دیا اور اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً کتابیں لکھی گئیں۔ لیکن عربی نہ جانتے کہ دوسرے بزرگ مفسرین و پاکستان کے مسلمان ان گراں قدر تصنیفات سے استفادہ نہ کر سکے۔ ہماری اپنی زبان میں جو کتابیں ملتی ہیں یا تو ان کی زبان اور اسلوب و بیان نیز طرز طباعت موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ناموزن سا ہے۔ ان میں جدید حسابی فائدوں کا استعمال نہیں کیا گیا ہے اور پرانے طریقے ہیں۔ نئے لوگ الجھ کر نہ جانتے ہیں۔

اسی ضرورت کو ہمیشہ نظر رکھتے ہوئے اپنی کم علمی کے باوجود انتہائی سے اس فوٹنی کا طالب بننا کہ ایک مختصر کتاب سلیس اردو میں جدید حسابی قاعدوں کے ساتھ مرتب کر سکوں۔ چنانچہ اس علم کا باقاعدہ مطالعہ شروع کیا اور دریں گاہ جماعت اسلامی رام پور ہند میں ریاضی کے استاد کی حیثیت سے مجھے یہ مضمون طلبہ کو پڑھانے کا بھی کئی سال موقع ملا۔ دریں گاہ میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ میں اپنے اسباق کا اختصار بھی تیار کرتا رہا۔ پھر مزید اسی علم پر جو کتابیں عربی، اردو یا انگریزی میں مل سکیں ان سے بھی استفادہ کیا اور اس طرح یہ کتاب مرتب ہوتی گئی۔ انتہائی کا لاکھ لاکھ شکریہ کہ یہ کام اس نے بھرپور سے جماعت اور کم علم شخص سے لے لیا۔

تقریب میں مذکور عام علم اور سلیس استعمال کی گئی ہے جو طلبہ کم تعلیم یافتہ لوگ اور عام مسلمان سب ہی آسانی بخیر سکیں۔ سوالات حل کرنے کے لئے جو قاعدہ استعمال کیا گیا ہے نہایت آسانی سے جو کسور عام اور نسبتی تقسیم جاننے والوں کی سمجھ میں آسانی آسکتا ہے۔ اس قاعدے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے تفصیلات کے پرانے قاعدے کی جہاں اکثر لوگوں کو دقت محسوس ہوتی ہے کوئی ضرورت پائی نہیں رہتی۔ نیز محول کے سوالات اورہ زوائد کی وہ صورت بھی جس میں بڑی دشواری نہ ہوں اسی ایک قاعدے سے حل ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ قاعدوں کی بھرمار کو ختم کر دیا گیا ہے۔

تمام اصول مثالوں کے ذریعہ واضح کیے گئے ہیں اور ہر ہی کتاب میں سو سے زیادہ حل شدہ مثالیں دے کر بہت سی نکتہ صورتوں میں رہنمائی کر دی گئی ہے۔ مثالوں کے حل فقرہ مختصر کے مطابق دیئے گئے ہیں لیکن جہاں کہیں عام اور سوچ اور عام نمونہ کے طریقوں میں اشکات ہوتا ہے اس کی نشان دہی بھی کر دی گئی ہے اور بعض مثالوں کے حل دونوں طریقوں سے دیئے گئے ہیں۔ حتیٰ الامکان ان مثالوں کے حل میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے

لیکن چونکہ کوئی انسانی غلطی سے سہرا نہیں اس لیے اسکاں ہے کہ کہیں کوئی سہو
 ہو گیا ہو۔ جس کا قارئین کا سنوں و شکر گزرد ہوں گا جو میری کتابی یا غلطی سے
 محمد نامیہز کو ازراہ کرم آگاہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب
 کو ہم سب کے لیے مفید و کار آمد بنائے اور میں مقصد سے یہ لکھی گئی ہے
 وہ ایسا ہو یعنی زیادہ سے زیادہ لوگ علم الفرائض سے واقفیت حاصل کریں۔
 تھیں۔ و اما توفیق الہی باد

سید شوکت علی

۴۳ جولائی ۱۹۷۷ء

اسے۔۔۔ ۳۸۰ پگ ایچ
 ضلعی ناظم آباد۔ کراچی ۲۲

فہرست مضامین

۱۱	پہلا باب۔ ترکہ اور اس کے مصارف کی ترتیب
۱۳	چند عمل شدہ سوالات۔
۱۷	دوسرا باب۔ وراثتوں کی قسمیں اور ان کے حقوق کی ترتیب۔
۱۸	۱۔ ذوی الفروض۔
۲۰	۲۔ عصباء اہل ان کی قسمیں۔
۲۳	۳۔ ذوی الارحام۔
۲۴	غیر وارثہ رشتہ دار۔
۲۴	تیسرا باب۔ ان ذوی الفروض کے حصے جو ہر حال میں ترکہ ہوتے ہیں۔
۲۴	(۱) شوہر کے حصے۔
۲۴	(۲) باپ کے حصے۔
۲۴	(۳) بیوی کے حصے۔
۲۵	(۴) ماں کے حصے۔
۲۶	(۵) بیٹی کے حصے۔
۲۸	نقشہ حصص ذوی الفروض جس میں ہر حال میں ترکہ ہوتے ہیں۔
۲۹	چوتھا باب۔ حصوں کی تقسیم۔
۲۹	۱۔ عصباء میں ترکہ کی تقسیم۔
۲۹	عصباء کے چار درجے۔
۳۱	عصباء کی بلحاظ استحقاق نمبر وار ترتیب۔
۳۲	عصباء میں ترکہ کی تقسیم کی مثالیں۔

۲۔ ذوی الفرد من احد مصیبات دونوں میں ترکہ کی تقسیم
پانچواں باب۔ بقیہ ذوی الفرد من احد کے متعلق۔

۳۳

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

(۱) ہر ایک حصہ ہر دار و خیرہ کے لئے۔

(۲) اخیانی وہی شرکی، بھائی۔

(۳) اخیانی ہیں کے متعلق۔

۱۔ دونوں کے متعلق مل شدہ مثالیں۔

(۴) پرتی کے متعلق۔

ہند مل شدہ مثالیں۔

(۵) سگی ہیں کے متعلق۔

ہند مل شدہ مثالیں۔

(۶) حلقائی یا سوسنکی ہیں کے متعلق۔

مل شدہ مثالیں۔

(۷) ہر ہر دار و خیرہ کے لئے ذوی فرد کے متعلق۔

مل شدہ مثالیں۔

نقشہ حصص بقیہ سات ذوی الفرد من احد۔

چھٹا باب۔ صورت ذوی الفرد من احد میں ترکہ کی تقسیم مل ذوی فرد و خیرہ

مل شدہ مثالیں۔

داروں میں ترکہ تقسیم کرنے کی ترتیب۔

سوانح ارباب و نجیب۔

ساتواں باب۔ ذوی الفرد میں ترکہ کی تقسیم۔

مصیبات کی طرح ذوالارحام کے بھی ہر دار و خیرہ۔

ترکہ کی تقسیم کے عام اصول

(۸) دار و خیرہ اصل کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

- (۲) درجہ دوم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم
- ۹- (۳) درجہ سوم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم
- ۹- (۴) درجہ چہارم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم
- ۱۰- مزید حل شدہ مثالیں۔
- ۱۰-۵ آٹھواں باب: تقسیم ترکہ کی خصوصی صورتیں۔
- ۱۰-۵ (۱) نکاح یا اخراج وارث۔
- ۱۰-۸ (۲) محل کے حصے۔
- ۱۰-۹ محل شدہ مثالیں۔
- ۱۱-۱ محل کی میراث کے متعلق چند نوادید کے استنباطات۔
- ۱۱-۴ (ج) مناسخ۔
- ۱۱-۴ محل شدہ مثالیں۔
- ۱۱-۵ (د) مفقود کی میراث۔
- ۱۲-۱ محل شدہ مثالیں
- ۱۲-۲ غرضی اشخاص کی میراث۔
- ۱۲-۲ محل شدہ مثالیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا باب

ترکہ اور اس کے مصارف کی ترتیب

ترکہ ۱۔ کسی شخص کی وفات کے وقت اس کی تمام جائداد منقولہ اور غیر منقولہ نقد و جنس جو اس کی ملکیت میں شمار ہو خواہ سب اس کے قبضہ میں ہو یا دوسروں کے ذمہ واجب الادا ہو اس میت کا ترکہ کہلائے گی۔

مصارف کی ترتیب

(۱) تجہیز و تکفین۔ سب سے پہلے ترکہ میت کی تجہیز و تکفین پر صرف کیا جائے گا۔ ہر ترکہ اس میں صرف ہو جائے۔ لیکن اعتدال ملحوظ رہے مثلاً کفن ایسے کپڑے کا دیا جائے جس قسم کا کپڑا ستولی اپنی سیما میں مہر دیا۔ یا محدود فیروہیں استعمال کرتا تھا۔

(۲) قرض کی ادائیگی۔ تجہیز و تکفین سے پہلے اس سے میت کے وہ قرض اور ایسے بانیوں کے قرض جو کا فقیح حقوق العباد سے ہو۔ ہمدوں کے قرضے کی وہ قسمیں ہیں۔ ایک وہ قرض جس کا میت نے بحالت صحت اقبال کیا ہو یا شہادت سے ثابت ہو دوسرا وہ قرض جس کا اقرار میت نے بحالت مرض کیا ہو۔ جو قرض بحالت مرض بھی شہادت سے ثابت ہو پہلی ہی قسم میں شمار ہوگا۔ ترکہ میں سے پہلی قسم کا قرض پہلے ادا کیا جائے گا۔ اور اگر کچھ باقی بچے تب دوسری قسم کا قرض بھی ادا کیا جائے اور اگر نہ بچے تو یہ قرض نہ ادا کیا جائے گا۔ قرض خواہ سے معاف کرانے کی درخواست کرنی چاہیے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ دوسرا اس قرض کو اپنے مال میں سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

وہ قرض جو خداوند تعالیٰ کا میت کے ذریعہ مستحق زکوٰۃ، نذر، کفارہ وغیرہ
وہ ترکہ میں سے نہیں ادا ہوگا۔ البتہ اگر وصیت ہو تو اس پر قرض وصیت کے احکام
کے تحت ہوگا۔

اگر ترکہ کی رقم قرض کی رقم سے کم ہو تو پھر تمام قرض خواہوں کو ان کے قرضہ
کی رقم کی نسبت سے حصہ ملے گا۔ مثلاً

اگر تجھ پر نو تکلیفیں کے بعد ترکہ میں سے کل ۵۰ روپے بچے اور وہ قرضے
صحت کے زمانے کے ۲۰۰، ۱۰۰، ۹۰ روپیہ کے ہوں تو پھر اس ۵۰ روپیہ کو ۲۰۱
میں تقسیم کر کے پہلے شخص کو ۱۳۵ روپیہ اور دوسرے کو ۳۵ روپے دیئے
جائیں گے۔ باقی ان سے معاف کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ قرض کے
متعلق مزید فقہی مسائل فقہ کی کتابوں میں دیکھیے۔

(۱۳) وصیت ۱۔ تجھ پر نو تکلیفیں اور قرض ادا کرنے کے بعد جو کچھ ترکہ میں سے بچے
اس سے میت کی وصیت پوری کی جائے گی۔ لیکن اس کے لیے یہ شرط ہے کہ۔
دل وصیت تہائی سے زائد کی نہ ہو۔

(۱۴) وصیت کسی ایسے وارث کے لیے نہ ہو جس کو اس ترکہ میں سے
ازدوئے قرآن وصیت حصہ ملنے والا ہو۔

(۱۵) وصیت کسی حرام کام کے لیے نہ ہو۔
اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت ہو یا کسی شرعی وارث کے لیے ہو تو دیگر
ورثہ کی رضامندی سے پوری کی جاسکتی ہے ورنہ نہیں۔ اگر ورثہ نہ رضامندی ہوں
تو زائد وصیت کو کم کر کے تہائی کر دی جائے۔ مثلاً

اگر قرض ادا کرنے کے بعد ترکہ میں سے ۲۰ روپے بچے ہوں اور وصیت
۵۰ روپے کی ہو اور ورثہ رضامند نہ ہوں تو یہ وصیت گھٹا کر ۲۰ روپے
یعنی ۱۲۰ روپے کا تہائی کر دی جائے گی۔ وصیت کے بارے میں بھی فقہی
مسائل فقہ کی کتابوں میں دیکھنا چاہیئے۔

(۴) ورثا میں تقسیم۔۔۔ مندرجہ بالا مصارف کے بعد جو کچھ ترکہ میں سے بچے وہ بیت کے وارثوں میں شریعت کے احکام کے مطابق تقسیم کرنا چاہیے۔
 وارثوں کی قسمیں۔ ان کے حصے اور ترکہ تقسیم کرنے کے قاعدے آئندہ باب میں دہرائے جائیں گے۔

(۵) بیت المال۔۔۔ اگر کسی قسم کے وارث نہ ہوں تو ترکہ اسلامی حکومت کے بیت المال میں ملنا چاہیے تاکہ حوام کے اوپر صرف ہو۔ لیکن اگر اسلامی حکومت اور شریعت بیت المال کا نظم کہیں موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں اکثر علماء کا خیال یہ ہے کہ وہ مال اس بیت کے ان غریب رشتہ داروں کو دے دیا جائے جو شرعاً وارث نہیں ہیں لیکن یاد رہے کہ ان کا غریب اور حاجت مند نہ ہو تا ضروری ہے ورنہ دوسرے فقہانی تقسیم کر دیا جائے۔

چند حل شدہ سوالات

مثال (۱) کسی بیت نے ۲۵۰ روپیہ ترکہ چھوڑا اس کی تجزیہ و تکلیفیں یہ ۵۰ روپے صرف ہوئے۔ اس پر دو آدمیوں کے قرض صحت کے نام کے ۱۰۰ روپیہ اور ۱۴۰ روپے اور مرضی دولت کے نام سے ایک قرض ۲۵۰ روپیہ تھا۔
 ہر قرض خواہ کو کتنا ملے گا؟

حل۔۔۔ ۲۵۰ روپیہ میں سے ۵۰ روپیہ تجزیہ و تکلیفیں کا کٹوا جائے گا۔

باقی = ۲۵۰ - ۵۰ = ۲۰۰ روپیہ

حالت صحت کے قرضوں کا مجموعہ = ۱۰۰ + ۱۴۰ = ۲۴۰ روپیہ

پس دونوں کو یہ چوری رقم دے دی جائے گی۔ اور حالت مرضی کے قرض خواہ کو کچھ نہیں ملے گا۔

مثال (۲) ایک بیت نے ۴۰ روپیہ ترکہ چھوڑا اس کے ذمہ ۳۰ روپیہ دینی ہر کافر ۱۰ روپیہ دکن کا باقی تھا۔ اس کی تجزیہ و تکلیفیں یہ ۳۰ روپیہ صرف ہوا

اس نے اپنی سوتیلی ماں کے لیے ۔۔۔ روپیہ کی وصیت کی۔ بتاؤ اس کے ذریعے
میں تقسیم کرنے کے لیے کتنی رقم بچے گی۔

حل۔ کل ترکہ = ۲۱۹۰ روپیہ اور مصارف و خیر و تکفیل = ۳۰ روپیہ

۵ باقی = ۲۱۹۰ - ۳۰ = ۲۱۶۰ روپیہ

دریہ مبراہہ کرنے کے بعد باقی رقم = ۲۱۶۰ - ۳۰۰ = ۱۸۳۰ روپیہ

ذکرہ کی رقم اس میں سے نہیں ادا کی جائے گی۔ کیونکہ یہ حق اہل و انساب نہیں ہے۔

۱۸۳۰ روپیہ کا $\frac{1}{4}$ سے وصیت پوری کی جائے گی

۴۵۷ روپیہ ۱۱۱ کا حصہ $\frac{1}{4}$ = ۱۱۴ روپیہ

اب باقی وارثوں کے لیے = ۱۸۳۰ - ۱۱۴ = ۱۷۱۶ روپیہ

جواب ۱۷۱۶ روپیہ

مثال (۳) ایک شخص کے انتقال کے وقت اس کے کل ترکہ کی مالیت ۳۴۰ روپیہ تھی

اس نے وصیت کا کہ ایک ایک جزو روپے اس کے دو بچوں کو دینے جائیں جو تقسیم

تھے اور اس وجہ سے ترکہ سے غرض تھے اور ۲۰۰۰ روپیہ اس کی سوتیلی ماں کو

دینے جائیں۔ اس پر دو آدمیوں کے قرض = ۱۹ روپیہ اور ۱۲ روپیہ بھی

واجب تھا۔ اگر اس کی چھینڑ تکفیل پر ۹ روپیہ خرچ ہوئے ہوں تو جو

وارثوں کے لیے کتنا ترکہ بچے گا اور اگر مدت میں کتنا کتنا خرچ کیا جائے گا۔

حل۔ کل ترکہ = ۳۴۰ روپیہ اور مصارف و خیر و تکفیل = ۹۰ روپیہ

۵ باقی = ۳۴۰ - ۹۰ = ۲۵۰ روپیہ (اس میں سے قرض ادا کیا جائے گا)

قرض کی کل رقم = ۱۹ + ۱۲ = ۳۱ روپیہ

قرض ادا کرنے کے بعد باقی ترکہ = ۲۵۰ - ۳۱ = ۲۱۹ روپیہ

۱۰۵۰ $\times \frac{1}{4}$ = ۲۶۲ روپیہ سے وصیت پوری کی جائے گی

وصیت میں دو بچوں اور سوتیلی ماں کی رقم = ۱۰۰۰ + ۱۰۰۰ + ۲۰۰۰ = ۴۰۰۰ روپیہ

۵ ۳۴۰ روپیہ کی رقم = ۱۰۰۰ + ۱۰۰۰ + ۲۰۰۰ یعنی ۴۰۰۰ میں تقسیم ہوگی

لہجوں کے حساب سے حصوں کا مجموعہ = $۱ + ۱ + ۲ + ۲ = ۴$

اس لیے ہر حصے کا حصہ = ۳۶۰۰ کا $\frac{۱}{۴}$ = ۹۰۰ روپیہ۔ یعنی دوسرے حصے کا بھی ہے

سویلی ماں کا حصہ = ۳۶۰۰ کا $\frac{۲}{۴}$ = ۱۸۰۰ روپیہ

اب تک کل خرچ = $۶۰۰ + ۲۰۰ + ۹۰۰ + ۹۰۰ + ۱۸۰۰ = ۳۶۰۰$ روپیہ

باقی ترکہ خورداروں کے لیے بچے گا = $۶۰۰ + ۶۰۰ + ۶۰۰ + ۶۰۰ = ۲۴۰۰$ روپیہ

مصارف سے بچے گا۔ ① تجزیہ و تکلیف ۶۰۰ روپیہ ② قرض ۲۰۰ روپیہ

③ وصیت ۳۶۰۰ روپیہ ④ داروں کا حصہ ۲۴۰۰ روپیہ۔

مثال (۳) ایک میت نے دو جزاء روپے ترکہ کی چھوٹ کے اس کے ذمہ ۵۰ روپے زرکے کے ۶۰۰ روپیہ دی جبر کے ۳۰۰ روپیہ (صغر کے ۱۲۰۰ روپیہ خود کے اور ۹۰۰ روپیہ خالہ کے قرض میں۔ بتاؤ ترکہ میں سے ہر ایک کو کتنا ملے گا۔

حل۔ کل قرض ترکہ سے زیادہ ہے۔ اس لیے قرض نماہوں کو تناسب حصہ ملے گا۔ اور زرکۃ اور جبریں کی جائے گی کیونکہ حقوق العباد نہیں ہے۔

باقی قرضوں کا مجموعہ = $۶۰۰ + ۳۰۰ + ۱۲۰۰ + ۹۰۰ = ۳۰۰۰$ روپیہ

اور کل ترکہ = ۳۰۰۰ روپیہ۔ اس لیے ہر قرض ترکہ کو $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ ملے گا۔

۶۰۰ روپیہ جبر = $\frac{۱}{۱۰} \times ۳۰۰۰ = ۳۰۰$ روپیہ۔ (صغر کے لیے گا۔ $\frac{۱}{۱۰} \times ۳۰۰۰ = ۳۰۰$ روپیہ

خود کا حصہ = $\frac{۱}{۱۰} \times ۳۰۰۰ = ۳۰۰$ روپیہ اور خالہ کا حصہ = $\frac{۱}{۱۰} \times ۳۰۰۰ = ۳۰۰$ روپیہ

مثال نمبر ۴۔ ایک میت نے ۱۹۱۲۵ روپیہ ترکہ چھوڑا۔ ۷۵ روپے تجزیہ و تکلیف

پر خرچ ہوئے دی جبر ۳۰۰ روپے وصیت کا ادا ہے اور وصیت نے

وصیت کی کہ ۷۵ روپے وصیم جیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بتاؤ داروں

کے لیے کتنا ترکہ بچے گا اور جیوں کو کتنا ملے گا۔

حل۔ سب سے پہلے ۱۹۱۲۵ روپیہ جیوں سے تجزیہ و تکلیف کے مصارف ادا کرائے جائیں گے

۱۔ باقی ترکہ = ۱۶۱۳۵ - ۱۰۰۵ = ۱۵۱۳۰ روپے

پھر وہی ممبر بھی جو کہ فرض ہے وہ تمام ادا کی جائے گی

۲۔ باقی = ۱۵۹۵۰ - ۱۴۰۰۰ = ۱۹۵۰ روپے

۳۔ وصیت میں رقم کی اجازت ہے اس لیے پانچویں کا حصہ = ۱۵۱۳۰ روپے = ۵۰ روپے

باقی ترکہ جو وارثوں کو ملے گا = ۱۹۵۰ - ۹۵۰ = ۱۰۰۰ روپے

یعنی وارثوں کو ۱۰۰۰ روپے ملیں گے اور پانچویں کو ۹۵۰ روپے۔

دوسرا باب

داروں کی قسمیں اور ان کے حقوق کی ترتیب

شریعت نے جن رشتہ داروں کو وارث ٹھہرایا ہے وہ تین قسموں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔

ذوی الفروض — عصباء — ذوی الارحام

(۱) ذوی الفروض :- وہ رشتہ دار ہیں جن کے متعلق شریعت میں مفرد ذکر کیا گیا ہے اور جن کے متعلق قرآن مجید یا حدیث میں واضح احکام موجود ہیں قرآن مجید میں یہ احکام سورۃ نساء میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھنا چاہیئے۔
(۲) عصباء :- وہ رشتہ دار ہیں جن کو وارث ٹھہرایا گیا ہے لیکن ان کا کوئی حصہ قرآن مجید یا حدیث میں مفرد نہیں کیا گیا ہے۔ حکم یہ ہے کہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچے عصباء میں تقسیم کرنا ہے۔ مزید تشریح آگے آ رہی ہے۔ ان کے متعلق احکام کچھ تو سورۃ نساء میں ہیں اور بخاری کی اس حدیث میں۔

أَلْيَحْضُوا الْفَرَاحِيصَ بِأَهْلِهَا فَمَا يَنْبَغِي فَلَهُنَّ أَثُلُهَا

ذکر ہے۔

یعنی ذوی الفروض سے جو پارہ ہے مرد رشتہ داروں کا حق ہے

جو قراری ہوں :-

(۳) ذوی الارحام :- یہ وہ د اوصالی اور نا تنہائی رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض یا عصباء میں اور عصباء میں اور ان میں کسی عورت کے تحت سے رشتہ ہو یا وہ خود عورت ہوں۔ مثلاً : - نواسا۔ نواسی۔ خالہ۔ بھوپتی وغیرہ۔ ان کے متعلق ایک آیت سورۃ نساء کی اور ایک آیت سورۃ انفال کی قرآن مجید میں ہے اور بخاری کی ایک حدیث ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْاَشْقٰی
وَالَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَلْمَالَ (آیت ۱۰)

وَالَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَلْمَالَ (آیت ۱۰)
اور اللہ اور قریب رشتہ دار کو رو کر چھوڑی جس میں مردوں اور عورتوں دونوں کا مشغول ہے۔

سورۃ الفخال۔ ذٰلِکَ الَّذِیْ تَرٰکِبُوْا فِیْہِمْ اَکْثَرُ مِمَّنْ فِیْ کِتٰبِ اَلْحَقِّ۔
(آیت ۱۰)

اور بعض ذوی الارحام دوسروں کے مقابلے میں کتاب اللہ کی نود سے زیادہ مستحق ہیں۔

حدیث بخاری شریف۔ اَلْعَالُ کَاوِیْتُ مِنْ کُلِّ دَارٍ کُلُّہَا۔ اِنِّیْ اُنْقِیْتُ
اَلْعَوٰلَ وَیٰۤاَہْلَہُمْ۔

جس کا کوئی وارث دہرائی کا وارث نہیں ہے۔ اور یہاں بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

اسی کو ترک کریں۔ جس وقت حضرت عسکری علیہ السلام نے الفروض اور مصیبات میں سے کوئی ضرورت نہ ہوئی یعنی زندہ نہ ہوں۔ یا مصروف نہ ہو یا شوہر نہ ہو اور ذوی الارحام نہ ہوں۔

اگر ہی نام قسم کے وارث ہیں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو شریعت نے کہا اور لوگوں کو بھی خصوصی صورتوں میں وارث بنایا ہے۔ اس کا ذکر تفصیل سے سفر ۱۰ پر کیا گیا ہے۔ تاکہ تقسیم کے تمام قاعدے ہائی لینے کے بعد اسی طرح بھی آسکے۔

۱۔ ذوی الفروض

ذوی الفروض میں چار مرد اور آٹھ عورتیں شامل ہیں۔ اس طرح ان کی کل تعداد بارہ ہے۔

۱۔ مرد ذوی الغرض۔

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) اخیانی یا ماں شرعی بھائی (۴) بھتیج۔

عربی میں بھتیج دادا اور نانا دونوں کو کہتے ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص اور اس کے کسی بھتیج کا رشتہ درجہ بدرجہ گھٹنے میں صورت کا ذکر نہ آئے تو اس کو بھتیج کہتے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) باپ کے باپ (یعنی دادا) (۲) دادا کے باپ (پر دادا) اسی طرح باپ کے باپ کے باپ یا باپ کے دادا کے باپ وغیرہ بھتیج ہیں۔
اور اگر کسی بھتیج کا رشتہ درجہ بدرجہ گھٹنے میں صورت کا ذکر نہ آئے تو اس کو غنمی زبانی میں بھتیج قاسد کہتے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) ماں کے باپ (۲) (۳) دادا کے باپ (۴) دادا کی ماں کے باپ وغیرہ بھتیج کہلاتے ہیں۔ ذوی الغرض میں شمار نہیں کیے جاتے۔ بلکہ ان کا شمار ذوی اہل عام میں ہوتا ہے۔

ب۔ عورتیں۔

(۱) بیوی (۲) ماں (۳) بیٹی (۴) چچی (۵) سگی بہن (۶) علقی یا سوسیل بہن (باپ شرعی) (۷) اخیانی یا ماں شرعی بہن (۸) بھتیجہ۔
بھتیجہ کی طرح بھتیجی عربی میں دادی اور نانی دونوں کو کہتے ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص اور اس کی بھتیجہ کا رشتہ درجہ بدرجہ گھٹنے میں کسی بھتیجہ کا ذکر نہ آئے تو وہ بھتیجہ گھٹاتی ہے۔ مثلاً۔

باپ کی ماں (دادی) باپ کے باپ کی ماں۔ باپ کی ماں کی ماں۔ ماں کی ماں (علقہ) ماں کی ماں (پر نانی) وغیرہ۔

اگر کسی بھتیجہ کا نام آجائے تو وہ بھتیجہ قاسد کہلاتی ہے۔ مثلاً۔

نانا کی ماں۔ نانا کی نانی۔ نانی کے باپ کی ماں۔ دادی کے باپ کی ماں وغیرہ۔
بھتیجہ قاسد اور بھتیجہ قاسدہ ذوی الغرض نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار تیسری قسم میں ذوی اہل عام

میں ہوتا ہے

شوہر اور بیوی کو ذوی الفروض سمیٹے اور باقی انکو ذوی الفروض نہیں کہتے ہیں۔
کیونکہ ان کا تعلق ایک نسب سے ہوتا ہے۔

یہ دو ذوی الفروض کے جو حصے مرقہ کے گئے ہیں ان کی تفصیل آئندہ ادواب
میں بتائی جائے گی۔

۲۔ عصبات اور ان کی قسمیں

ذوی الفروض کو ان کے مقررہ حصوں کے مطابق ترکہ دینے کے بعد جو کچھ بچتا
ہے وہیں وارثوں کا سبک پڑتا ہے وہ عصبات ہیں۔ ذوی الفروض کی طرح دو
قسم کے ہر سکتے ہیں۔

(ا) عصبہ نسبی (ب) عصبہ سببی

(ا) عصبہ نسبی

وہ عصبہ ہے جو میت کا داد صیالی عزیز ہو اور اس کے اور میت کے درمیان
رشتہ میں کسی صورت کا واسطہ نہ ہو۔ اس میں چار صورتیں درآئیں (۱) باقی (۲) بیوی
اور (۳) علقہ یا سرتلی میں شامل کی جاتی ہیں اور جیسے سب مرد داد صیالی رشتہ دار
ہوتے ہیں۔ مثلاً بیٹا۔ باپ۔ دادا۔ پردا۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ بھاد وغیرہ۔

ان عصبات نسبی کی بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بنصر (۳) عصبہ بن غیر

(۱) عصبہ بنفسہ۔ ہر اُس مرد داد صیالی رشتہ دار کو کہتے ہیں جس کا میت سے
رشتہ یہاں کرنے میں کسی صورت کا واسطہ نہ دیا گیا ہو مثلاً۔

باپ، دادا، بیٹا، پردا، بھائی، وغیرہ۔ باپ اور دادا ذوی الفروض ہیں اور
عصبہ بنفسہ دونوں میں اور بعض صورتوں میں ان کو دونوں حیثیتوں سے تصور کیا جاتا ہے۔
اس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

(۲) **عصہ بن فہیم**۔ میں چار عورتیں ہیں جو اپنے بھائی کی موجودگی میں ان کے ساتھ بحیثیت عصہ بن کر میں حصہ پاتی ہیں۔ ان کا ذکر اوپر آچکا ہے یعنی ثنی ، بدنی ، سگی بنیں اور عاتقی یا سوتلی ہیں۔ جب ان کے بھائی بھی موجود ہوں تو ان کو اپنے مقرره حصے کے بدلے

إِلَّا كَثْرَتُهُنَّ حَقُّ الْوَلَدَيْنِ - (نساء: ۱۱)

(یعنی مرد کو عورت کا دو گنا حصہ)

کے اصول کے مطابق اپنے بھائیوں کا دو حصے گا۔ لیکن پتی ہوتے کے ساتھ بھی عصہ بنیم ہوتی ہے اور پتی تے وغیرہ کے ساتھ بھی۔ پاتی نہیں عورتیں بنتے اپنے اپنے بھائیوں ہی کے ساتھ حصہ ہوتی ہیں۔ ان چار کے علاوہ اور کوئی عصہ بنیم نہیں ہوتا۔

(۳) **عصہ بن فہیم**۔ ان سگی اور سوتلی بہنوں کو کہتے ہیں جو بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ ان کے مطابق حدیث

”إِنْ شَعَلُوا الْأَخْوَاطِ حَقَّ الْبَنَاتِ فَعَصَبُهُ“

(بہنوں کو بیٹیوں کی عورتوں کے ساتھ عصہ شمار کرنا)

ذوی الفروض سے کہا ہوا سب ترک کرانے کی سختی ہوتی ہے لیکن شرط ہے کہ ان کے بھائی نہ ہوں ورنہ عصہ بنیم کا حصہ ہائیں گی۔ نیز یہ چار عورتیں یعنی ، بدنی ، سگی بنیں اور سوتلی بنیں جب عصہ بنیم یا عصہ بن فہیم ہوتی ہیں تو بھرائی کا شمار ذوی الفروض میں نہیں ہوتا۔ صرف عصہ کی حیثیت سے انہیں حصہ ملتا ہے۔

نب علیہ السلام

کسی اسلامی حکومت اور غیر اسلامی حکومت کے درمیان جنگ ہو تو ایسے جنگی قیدی جو اپنی رہائی کے لیے خریدے نہ دے سکتے ہوں یا جن کو تباہ کاریاں رہا نہیں کیا جاسکتا اسلامی احکام کے مطابق مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جاسکتے ہیں تاکہ ان کو ان کا ہمارا حکومت پر نہ پڑے اور دوسرے ای کو مصالح ماحول میں نہ کر لیں مستقبل

کا فیصلہ کرنے کا موقع مل جائے ایسے جنگی فیصلوں کا اصطلاحاً غلام کہا جاتا ہے۔
 اگر ایسے کسی غلام کو اس کی موت سے پہلے اس کا آقا آزاد کر چکا ہو اور اس
 غلام کا کوئی نسبی رشتہ دار موجود نہ ہو تو اس کو آزاد کرنے والا آقا یا اس آقا کا
 کوئی عصبہ بنفسہ اس غلام کی موت کے بعد اس کا عصبہ نسبی یا سولی مٹا دیا جائے
 گا۔ اور اس کو ترکہ مل جائے گا۔ ان کے بعد ذوی الارحام کا حق ہوتا ہے۔
 کچھ کلی چیزیں نکالی گئی ہیں۔ اس لیے عموماً اس کی ضرورت پیش نہیں آئے
 گی۔ لیکن اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو جائے اور اس سے کسی ملک سے جنگ ہو
 تو اس کا اسلحہ پھر ہو سکتا ہے اس لیے اس کا جاننا اچھا ہی ہے۔

۳۔ ذوی الارحام

تیسری قسم کے وارثیت کے وہ تمام رادھیائی اور ناخصیائی رشتہ دار ہیں
 جو ذوی الفروض یا عصبہ نہ ہوں اور میت سے ان کا رشتہ کسی عورت کے واسطے
 سے ہو یا وہ خود عورت ہوں۔ مثلاً، نانا، نواسہ، نواسی، ماموں، خالہ، بہنوئی
 وغیرہ۔ یہ ذوی الارحام کہلاتے ہیں۔

بہر ناسد۔ بہر ناسدہ۔ اخیائی بچا۔ اخیائی بھتیجہ۔ اخیائی ماموں اور ان کی
 اور اسب ذوی الارحام میں شمار ہوتے ہیں۔ جب میت کے کوئی ذوی الفروض
 اور عصبہ وراثہ ہوں تو ان کو ترکہ ملتا ہے۔ ان کی مزید تفصیل آئندہ کسی باب میں
 دی جائے گی۔

غیر وارث رشتہ دار

سوتیلی ماں۔ سوتیلی باپ۔ سوتیلی اوراد۔ نسبی رشتہ دار یعنی خسر ماں۔
 بیوی کے بھائی نہیں۔ داماد۔ بیو۔ بھاد بچ۔ خالہ۔ بہنوئی وغیرہ۔ وارث
 اس لیے نہیں ہوتے کہ ان کا نسبی تعلق دوسرے خاندان سے ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے
 خاندان میں وارث ہوتے ہیں۔

تیسرا باب

ان ذوی الغروض کے حصے جو ہر حال میں ترکہ پاتے ہیں

بارہ میں سے پانچ ذوی الغروض ایسے ہیں جو ہر حال میں ترکہ پاتے ہیں باقی سات کبھی کبھی محروم بھی ہو جاتے ہیں۔ یہاں صرف ان پانچ کے حصے بیان کیے جاتے ہیں۔ ان کو ذہن نشین کرنے کے بعد فقہ کے حصے بآسانی یاد ہو سکتے ہیں۔ اس لیے انہیں آئندہ کسی باب میں دیا جائے گا۔ یہ پانچ ذوی الغروض حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شوہر ۲۔ باپ ۳۔ بیوی ۴۔ ماں ۵۔ بیٹی۔

(۱) شوہر کے حصے

اگر کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے شوہر کا حصہ اولاد کی موجودگی یا عدم موجودگی سے بدل جاتا ہے خواہ وہ اولاد اسی شوہر سے ہو یا کسی پہلے شوہر سے ہو۔ اولاد سے مراد بیٹا، بیٹی، پوتہ، پوتی، پردیترہ، پردیتراتی سب ہیں۔ اس لیے شوہر کے حصے کی دو صورتیں ہوں گی۔

(۱) میت کی کوئی اولاد نہ ہو تو شوہر کو کل ترکہ کا چھ یعنی نصف ملتا ہے۔

(۲) میت کی کوئی اولاد ہو تو ہر شوہر کا حصہ کم ہو کر چھ نہ جاتا ہے۔

یہ قرآنی مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ النِّصْفُ الَّذِي تَرَكَتُمْ - (النساء: ۴)

(اگر تمہاری بیویوں نے بچہ نہ چھوڑا ہو اس کا ان کا حصہ نہیں ملے گا اگر

وہ بچے اور بیویوں، والدہ اور بھائی کی صورت میں نہ ہو تو تمہاری ایک بیوی کا حصہ

تینواں ہے۔)

(۲) باپ کے حصے

ترکہ میں باپ کا حصہ بھی ارادہ کی موجودگی سے متاثر ہوتا ہے اور اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) میت کا باپ ذمہ جو اور میت کا کوئی بیٹا، پوتا، پرچہ یا وغیرہ بھی ہو تو باپ کو کل ترکہ کا پانچ ملتا ہے۔

(۲) میت کا باپ ذمہ جو اور میت کی کوئی بیٹا یا بیٹی، پرچہ یا وغیرہ بھی ہو لیکن بیٹا، پوتا وغیرہ نہ ہو تو باپ کو ذی فرض کی حیثیت سے ترکہ کا پانچ حصہ ملے گا اور مزید حصہ کی حیثیت سے ذی الفروض سے بچا ہوا کل مال باپ کو مل جاسکتا گا۔

(۳) میت کا باپ ذمہ جو اور اس کی کوئی ارادہ نہ ہو تو پھر باپ ذی الفروض نہیں شمار کیا جاتا بلکہ صرف حصہ کی حیثیت سے ذی الفروض سے بچا ہوا اس کو مل جاتا ہے۔

اِنَّ اَحْكَامَ مَا تَدْعُوْنَ لَكُمْ فِيْ رِثٰتِكُمْ فَاَقْبِلُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
اِنْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَلْيَنْصِبْ لِّوَلَدِكَ وَلَدًا وَلِزَوْجِكَ اَنْتَ وَاَبَوَاكَ
فَلْيَقْبِلُوْا اَمْلٰكُكُمْ (النساء: ۱۱)

اگر میت صاحب ارادہ ہو تو اس کے والدین ہی سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔ اور اگر وہ صاحب ارادہ نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ہر کوئی سراسر حصہ دیا جائے۔

(۳) بیوی کے حصے

شوہر کی طرح بیوی کا حصہ بھی ارادہ کی موجودگی سے کم ہو جاتا ہے اس لیے اس کی بھی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) نیت کی کوئی اور اور جو تو بیری کو $\frac{1}{4}$ ملے گا اگر کئی چھوٹی ہوں دھار سے لانا نہیں ہو سکتی، تو ہر ایک کو اس $\frac{1}{4}$ میں سے برابر برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۲) نیت کی کوئی اور اور خواہ کسی بیری سے یا کسی دوسری بیری سے جو تو بیری کو یا سب بیروں کو ظاہر صرف $\frac{1}{4}$ ملے گا۔ یہ احکام سورۃ نسا کی اس آیت سے لیے گئے ہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَمَرُوا آلَهُم بِأَن يَتُوبُوا إِلَىٰ ذُنُوبِهِمْ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِينَ لَمْ يَتُوبُوا إِلَىٰ ذُنُوبِهِمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَوَدَّةُ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (النساء: ۳۱)

اور وہ آپس سے توبہ کرنے میں سے جو حقانی کی مقدار ہوں گی اگر تم بے ارادہ ہو، ورنہ صاحب ارادہ ہونے کی صورت میں ان کا حشر آفتابوں پر گا۔

(۴) ماں کے حصے

ماں کا حشر اگر کسی $\frac{1}{4}$ ہوتا ہے لیکن ارادہ کا توبہ کی سے کم ہو کر $\frac{1}{8}$ رہا ہے۔ اسی طرح دو بھائی ہیں ان کا تقسیم کے ہوں تب بھی کم ہو کر $\frac{1}{8}$ رہا ہے۔ اس طرح دو سوتیلی بھائی ہیں۔

(۱) اگر نیت کی کوئی اور اور یا دو بھائی ہیں نہ بیوی تو ماں کو $\frac{1}{4}$ ملے گا۔

(۲) اگر نیت کی اور اور یا دو بھائی ہیں موجود ہوں تو ماں کو $\frac{1}{8}$ ملے گا۔

اس کے طور پر ماں کے حصے کی ایک مخصوص شکل ہے۔

(۳) اگر کسی نیت کے داروں میں صرف ماں باپ اور شوہر ہوں یا صرف ماں

یا باپ یا بیوی ہوں تو پھر شوہر یا بیوی کو $\frac{1}{4}$ یا $\frac{1}{8}$ دے دینے کے بعد جو $\frac{1}{4}$ یا $\frac{1}{8}$ بچے گا اس کا $\frac{1}{4}$ ماں کو ملے گا۔

اس طرح شوہر کی موجودگی میں ماں کا حشر = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{16}$

اور بیوی کی موجودگی میں ماں کا حشر = $\frac{1}{8} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{32}$

یہ احکام فقہ حنفی یا شافعی میں جو ایک مسئلے میں کئی گئی ہیں، ایک آیت ہے۔

فَإِذَا كَانَ لِكُلٍّ إِثْمَارُهُ فَلْيُتْرَكْ لِلْأَقْرَبِ (النساء: ۱۱)

اور اگر نیت کے بھائی بیوی ہوں تو ان چھ حصے کی مقدار ہو گی۔

(۵) بیٹی کے حصے

بیٹی کے دو طرح کے حصے داد الفرض کی حیثیت سے ہوتے ہیں اور ایک عصبہ بغیرہ کی حیثیت سے جب اس کا اپنا سہائی یعنی میت کا بیٹا موجود ہو۔ اس طرح بیٹی کے ترکہ ہانے کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

- (۱) اگر میت کے صرف ایک بیٹی ہو اور کوئی بیٹا نہ ہو تو بیٹی کو $\frac{1}{2}$ ملتا ہے۔
- (۲) اگر میت کے دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں لیکن بیٹا نہ ہو تو سب بیٹیوں کو ترکہ کے $\frac{2}{3}$ میں سے برابر برابر ملے گا۔

ماخذ: آیتیں ہیں۔۔۔ قَبْلِ كَثِيرٍ مِّمَّا تَقُولُ ۚ لَكَ الْغَنَىٰ فَلْيَسَّامَا

تَوَلَّوْا فَرِيقًا تَكَاثُفًا فَاصْبِرْ لَهَا الْإِصْبَاقُ۔ (النساء: ۱۱)

(اگر میت کی وارثہ دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکہ کا دو تہائی دے

جائے۔ اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔)

مثلاً اگر ۲ بیٹیاں ہوں تو ہر ایک کو $\frac{2}{3} \div 2 = \frac{1}{3}$ ملے گا۔

اگر ۴ $\frac{2}{3} \div 4 = \frac{1}{6}$ ملے گا۔

اور اگر ۴ $\frac{2}{3} \div 4 = \frac{1}{6}$ ملے گا۔

(۳) جب بیٹی یا بیٹیوں کے ساتھ بیٹا یا لڑکے بیٹے موجود ہوں تو بیٹی یا بیٹیاں

عصبہ بغیرہ ہر ہوتی ہیں اور اس حالت میں ان کو وراثتوں کا آدھا ملتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا مَلَكَتْ اِلَيْكُمْ اٰمَٰتٌ مِّنْ اٰمَٰتِ الْاٰمَنِيْنَ۔ (النساء: ۱۲)

(مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔)

مثلاً اگر کسی میت کے ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہو تو ترکہ ۱:۲ کے حساب سے

تقسیم ہوگا۔

اگر کسی میت کے ایک بیٹی اور ۲ بیٹے ہوں تو ترکہ ۱:۲:۲ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

. ۲ بیٹیاں اور ۲ بیٹے ہوں تو ترکہ ۱:۱:۱:۱:۱:۱ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

نہی ہذا القیاس ہر مٹی کے پے ایک عدد ہر پتے کے پے دو رنگہ کر نسبت قائم
کر رکھی ہوا ہے ۔

ای پانچ اندی الفروع کے علاوہ پالی سات کے حصے آئندہ اباب میں بتائے
جائیں گے۔ پہلے ہی کی مشق آسان ہوگی۔ سہولت کے پے ہی حصوں کو ایک نقشہ
میں یکجا کر دیا گیا ہے ۔

نقشہ حصص فی وی الفروض خمسہ

جو ہر مال میں ترکہ سے حصہ ہاتے ہیں

وارث	شرائط	میتیت	حصہ
باپ	۱۔ میت کا بیٹا، چچا، دایا وغیرہ نہ ہوں۔ ۲۔ دہرنگہ نہ ہو۔ ۳۔ میت کی کوئی اولاد نہ ہو۔	ذوالفرض ذوالفرض و عصبہ مصرف عصبہ	$\frac{1}{2}$ باپ و ذوالفرض کے مابین ذوالفرض سے بچا ہوا
شوھر	۱۔ میت کا بیٹا، چچا، دایا وغیرہ نہ ہوں۔ ۲۔ موجود ہوں	ذوالفرض "	$\frac{1}{4}$ $\frac{1}{4}$
بیوی	۱۔ میت کا بیٹا، چچا، دایا وغیرہ نہ ہوں۔ ۲۔ موجود ہوں	ذوالفرض "	$\frac{1}{4}$ $\frac{1}{2}$
مادر	۱۔ میت کی اولاد یا بھائی میں نہ ہوں۔ ۲۔ موجود ہوں۔ ۳۔ میت کے وارث صرف باپ و بیٹا ہوں۔ ۴۔ اور شوھر نہ ہوں۔	ذوالفرض " " "	$\frac{1}{3}$ $\frac{1}{3}$ $\frac{2}{3}$ کا $\frac{1}{3}$ = $\frac{1}{3}$ $\frac{2}{3}$ کا $\frac{1}{3}$ = $\frac{1}{3}$
بیٹی	۱۔ جب صرف ایک بیٹی ہو بیٹا نہ ہو۔ ۲۔ جب دو یا زائد بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو۔ ۳۔ جب بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی ہو۔	ذوالفرض " عصبہ غیر م	$\frac{1}{2}$ $\frac{2}{3}$ یا $\frac{1}{3}$ سب برابر بیٹے کا آدھا

چوتھا باب

حصوں کی تقسیم

مختلف قسم کے وارثوں کی موجودگی سے اور ترکہ کی تقسیم کے شرعی اصول کے لحاظ سے تقسیم کی چار مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) ترکہ صرف عصبات میں تقسیم کرنا ہو (یعنی ذوی الفرد مرض نہ ہوں)۔

(۲) ترکہ ذوی الفرد مرض اور عصبات دونوں میں تقسیم کرنا ہو۔

(۳) ترکہ صرف ذوی الفرد مرض میں تقسیم کرنا ہو۔

(۴) ترکہ صرف ذوی الفار عام میں تقسیم کرنا ہو۔

۱۔ عصبات میں ترکہ کی تقسیم

اصول نمبر ۱۔ عصبات میں ترکہ کی تقسیم کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ قریب توہی

عصب ذوی الفرد مرض سے بچا ہوا اکل مال پا جاتا ہے اور دود والے اس سے محروم

رہ جاتے ہیں اس لیے رشتہ کی قربت کے لحاظ سے عصب بنفہ کے چار درجے

مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے درجہ اول والوں کا حق ہوتا ہے۔ جب

انہیں سے کوئی نہ ہو تو درجہ دوم والوں کو ملتا ہے۔ جب وہ بھی نہ ہوں تو درجہ سوم

والوں کو اور جب یہ بھی نہ ہوں درجے والے نہ ہوں تو درجہ چہارم والوں کو ملتا ہے۔

عصبات کے چار درجے

وہ چار درجے حسب ذیل ہیں۔

درجہ اول۔ ریت کی اولاد ذکر۔ یعنی بیٹا، پوتا، بچہ کا اعدا کے بیٹے بچے وغیرہ۔

درجہ دوم۔ ریت کی اصل یعنی باپ، دادا، پردادا اور ان کے باپ دادا وغیرہ۔

درجہ سوم۔ ریت کے باپ کی دوسری اولاد ذکر یعنی بھائی، بھائی کا بیٹا وغیرہ۔

اور ان کے بیٹے وغیرہ۔

درجہ چہارم۔ میت کے دادا پردادا وغیرہ کی دیگر اولاد ذکر یعنی چچا۔ چچا زاد بھائی۔ ان کے بیٹے پوتے وغیرہ۔ باپ کے چچا اور ان کی اولاد ذکر۔ دادا کے چچا اور ان کی اولاد ذکر وغیرہ۔

اصول نمبر ۲۔ اگر ایک ہی درجے کے کئی مصبات ہوں تو اولاً قُرباً ثانیاً قُرباً کے اصول پر عمل ہوگا۔ جو سب سے قریب رشتہ والا ہوگا اسے کل ترک کر دیا جائے گا باقی سب غروم ہوں گے مثلاً کسی کا بیٹا اور پے تا دونوں موجود ہوں تو گروہوں درجہ اول کے مصب ہی لیکن بیٹے کا رشتہ زیادہ قریب ہے اس لیے کہ پے کے کا رشتہ بیٹے کے واسطے سے قائم ہوتا ہے اس لیے وہ جہد کا مصب ہوگا۔ لہذا کل ترک کر بیٹے کو ملے گا پے تا غروم ہوگا۔ خواہ وہ اسی بیٹے کا بیٹا ہو یا کسی دوسرے بیٹے کا۔

اصول نمبر ۳۔ لیکن اگر ایک ہی درجے کے کئی مصبات ہوں اور قرابت کے لحاظ سے بھی برابر رکھتے ہوں مثلاً سب بیٹے ہوں یا سب پوتے ہوں یا سب بہنیں ہوں یا سب بھائی ہوں تو ہر ایک کو برابر برابر حصہ دیا جائے گا۔

اصول نمبر ۴۔ اگر ایک ہی درجے کے مصبات ہوں قرابت کے لحاظ سے بھی برابر ہوں لیکن بعض مرد ہوں اور بعض عورتیں تو مردوں کو عورتوں کا دو گنا دیا جائے گا۔ مثلاً بیٹوں کو بیٹیوں کا دو گنا۔ بھائیوں کو بہنوں کا دو گنا۔ پوتوں کو پوتیوں کا دو گنا وغیرہ۔

اصول نمبر ۵۔ اگر تمام مصبات ایک ہی درجے کے ہوں۔ رشتہ ہی ایک ہی نمبر پر ہوں لیکن رشتہ کی نوعیت میں فرق ہو تو جو زیادہ قوت کی قرابت رکھتا ہے اسی کو ملتا ہے۔ دوسرے محبوب ہوتے ہیں۔ یعنی قوی قرابت رکھنے والا اس کے حق میں پردہ کا کام کرتا ہے اور اسے محبوب کر دیتا ہے مثلاً بھائی بھائی اور سوتیلے بھائی ہوں تو بھائی کو ترک کر دے گا اور سوتیلے بھائی کو محبوب ہو گا۔ اسے کچھ نہ ملے گا۔ یا بھائی بھائی اور سوتیلے بھائی ہوں تو بھائی کو ترک کر دے گا۔ سوتیلے بھائی کو نہیں ملے گا۔

اسی پانچ اصولوں کو سامنے رکھ کر عصبات میں ہر کو قسم کر رہا ہے۔ قبل اس کے کہ ہر مریض کو اس قسم کا عملی قاعدہ سمجھایا جائے نیچے عصبات کی ایک نمبر وار ترتیب دی جاتی ہے۔ اس میں ہر عصب اپنے سے نیچے نمبر والوں کو محروم کر دے گا۔

عصبات کی بلحاظ استحقاق نمبر وار ترتیب

(۱) بیٹے ریڈیاں (۲) پوتے، پوتیاں (۳) پردہ پوتے اور اسی کے ساتھ پوتیاں اور پردہ پوتیاں (۴) اسی طرح نیچے کی پشتوں کے پوتے پوتیاں وغیرہ۔
(۵) باپ (۶) دادا (۷) پردہ دادا (۸) اسی طرح پردہ کی پشت کے پردہ دادا وغیرہ۔

(۹) حقیقی بھائی بیوی (۱۰) ملائی بھائی بیویں (۱۱) حقیقی بیٹھے (۱۲) ملائی بیٹھے (۱۳) حقیقی بھائی کا پردہ (۱۴) ملائی بھائی کا پردہ (۱۵) حقیقی بھائی کا پردہ (۱۶) ملائی بھائی کا پردہ (۱۷) اسی طرح حقیقی بھائی اور ملائی بھائی کی نیچے کی پشت کی اولاد کے بعد دیگرے۔

(۱۸) حقیقی چچا (۱۹) ملائی چچا (۲۰) حقیقی چچا کا بیٹا (۲۱) ملائی چچا کا بیٹا (۲۲) حقیقی چچا کا پردہ (۲۳) ملائی چچا کا پردہ (۲۴) اسی طرح حقیقی چچا اور ملائی چچا کی اولاد و گور کے بعد دیگرے (۲۵) باپ کے حقیقی چچا (۲۶) باپ کے ملائی چچا (۲۷) باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا (۲۸) باپ کے ملائی چچا کا بیٹا (۲۹) اسی طرح نیچے کی پشت میں یکے بعد دیگرے۔

عصبات میں ترکہ کی تقسیم کی مثالیں

مثال نمبر ۱۔ کسی میت کے وارثوں میں اس کے باپ بھائی اور چچا ہوں تو ترکہ کسی طرح تقسیم ہوگا۔

حل ۱۔ باپ و بہرہ دوم کا حصہ ہے۔ بھائی و بہرہ سوم کا اور چچا و بہرہ چہارم کا اور اورہ دی ہوئی تربیت میں بھی باپ نمبر ۱ پر ہے۔ بھائی نمبر ۲ پر اور چچا نمبر ۳ پر۔ اس لیے باپ کو کل ترکہ مل جائے گا۔ بھائی اور چچا کو کچھ نہیں ملے گا۔

مثال نمبر ۲۔ کسی میت کے تین بھائی اور ایک سوتیلی بھائی وارث ہوں تو ترکہ کسی طرح تقسیم ہوگا۔

حل ۱۔ سگے بھائیوں کی قرابت سوتیلے بھائیوں کی بہ نسبت زیادہ قوی ہے اس لیے سگے بھائیوں کو ترکہ ملے گا۔ سوتیلی بھائی محروم ہوگا۔ اور چونکہ سگے بھائی تین ہیں اس لیے ہر ایک کو $\frac{1}{3}$ ملے گا۔

مثال نمبر ۳۔ اگر کسی میت کے وارثوں میں اس کے دو بیٹے تین بیٹیاں ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں تو ترکہ کسی طرح تقسیم ہوگا۔

حل ۱۔ بیٹا و بہرہ اول کا حصہ ہے اور بھائی و بہرہ سوم کا اس لیے بیٹے کو ملے گا۔ بھائی کو نہیں ملے گا۔ اور بیٹے کے ساتھ بیٹیاں عصبہ بطور بہو کر ترکہ میں شریک ہوں گی اور بہنیں بھائی کے ساتھ محبوب ہوں گی۔

دو بیٹوں اور تین بیٹیوں کے حصوں کا نسبت = $2:2:1:1:1$ اگلی حصہ ۲، یعنی کل ترکہ کے ۲ حصے کیے جائیں گے ہر بیٹے کو ۲ حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ ملے گا ان حصوں کو سہام بھی کہتے ہیں۔

۲۔ ذوی الفروض اور عصباء دونوں میں ترکہ کی تقسیم

اگر کسی کے انتقال کے وقت اس کے وارثوں میں ذوی الفروض اور عصباء دونوں ہوں تو اصولاً پہلے ذوی الفروض کو ان کے مقربہ حصے دئے جائیں گے۔ ان سے جو بچے۔ اسی طرح سے عصباء میں تقسیم کر دیا جائے گا جیسے کہ صورت عصباء میں ترکہ کی تقسیم بتائی گئی ہے۔ مثالوں کے ساتھ واضح ہو جائے گی۔

مثال نمبر ۱۔ کسی بیعت کے وارثوں میں اس کی ماں، بیوی بیٹی اور ایک بھائی ہوں تو ترکہ تقسیم ہو۔

حل۔ پہلے ذوی الفروض بیوی، بیٹی اور ماں کو ان کے حصوں کے مطابق ملے گا جو بچے گا وہ عصباء بھائی کو دیا جائے گا۔

$$\left. \begin{array}{l} \text{بیوی کا حصہ} = \frac{1}{2} \text{ (کیونکہ بیٹی ہے)} \\ \text{ماں کا حصہ} = \frac{1}{4} \text{ (} \dots \dots \dots \text{)} \\ \text{بیٹی کا حصہ} = \frac{1}{4} \text{ (کیونکہ بیٹی ہے)} \end{array} \right\} \text{ ان سب کا مجموعہ} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3+2+2}{4} = \frac{7}{4}$$

$$\text{بھائی کا حصہ} = 1 - \frac{7}{4} = \frac{4}{4} - \frac{7}{4} = \frac{1}{4}$$

بیوی : ماں : بیٹی : بھائی

$$= \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

چونکہ نسبتیں کسور میں ہیں اور ان کو صحیح اعداد میں ظاہر کرنا چاہیے۔ اس لیے ہر کسر کو نسب نافذ کے ذرا اضافہ اقل مشترک ۴ سے ضرب کر دو۔

$$\text{صحیح اعداد میں حصے} = 2 : 1 : 1 : 1 \text{ مجموعہ} = 5$$

جواب۔ بیوی کو ۲ حصوں میں سے ۲ حصے، ماں کو ۱ حصے، بیٹی کو ۱ حصے، اور بھائی کو ۱ حصے ملیں گے۔

مثال نمبر ۲۔ پہلے مثال میں اگر ترکہ ۴۴ روپیہ ہو تو ہر ایک کو کیا ملے گا؟

حل ۱۔ دونوں کے حصوں کی نسبتیں = ۲ : ۳ : ۴ : ۵ :

حصوں کا مجموعہ = ۲۴ = ۵ + ۱۲ + ۳ + ۴ =

بجری کا حصہ = $\frac{2}{24} \times ۱۰۰ = ۸\frac{1}{3}$ روپیہ

مائی کا حصہ = $\frac{3}{24} \times ۱۰۰ = ۱۲\frac{1}{2}$ روپیہ

بھٹی کا حصہ = $\frac{4}{24} \times ۱۰۰ = ۱۶\frac{2}{3}$ روپیہ

بھائی کا حصہ = $\frac{5}{24} \times ۱۰۰ = ۲۰\frac{5}{6}$ روپیہ

جوانہ۔ بجری کو ۸ روپیہ ۱/۳، مائی کو ۱۲ روپیہ ۱/۲، بھٹی کو ۱۶ روپیہ ۲/۳ اور بھائی کو ۲۰ روپیہ ۵/۶۔

مثال نمبر ۳۔ ماں، باپ، بجری اور دو بھائیوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل ۱۔ بجری اور ماں ذوی الفروض میں۔ اور ترکہ بڑے کی دھڑ سے باپ حصہ ہے۔

اور بھائی بھی حصہ ہے لیکن باپ کی موجودگی میں بھائی محروم ہوں گے کیونکہ یہ

نیسرے درجے کے مصداق ہیں پھر بھی دو بھائیوں کی دھڑ سے ماں کا حصہ کم

ہو کر پائے ۱ کے ۱/۲ رہ جائے گا۔

بجری کا حصہ = $\frac{1}{2}$ (کیونکہ ترکہ انہیں ہے) ماں کا حصہ = $\frac{1}{2}$ (دو بھائی محروم ہیں)

دونوں کا مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} = 1 = \frac{2}{2}$

ہر ترکہ باقی سب باپ کا حصہ ہوگا = باپ کا حصہ = $1 - \frac{2}{2} = 0$

نسبتیں = بجری : ماں : باپ

$\frac{1}{2} : \frac{1}{2} : 0$

۲۔ گج اعداد میں حصے ۱ : ۲ : ۳ : ۴ اور مجموعہ سپام = ۱۲

۳۔ بجری کو ۳ حصے ماں کو ۲ حصے اور باپ کو ۱ حصے ملیں گے۔

مثال نمبر ۴۔ باپ، بھٹی، بجری میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

حل ۱۔ چونکہ میت کا کوئی بیٹا، بیٹا یا دھرمیو نہیں ہے اس لیے باپ ذی فرض بھی

ہے اور حصہ بھی ہے۔

بجری کا حصہ = $\frac{1}{2}$ (کیونکہ بھٹی محروم ہے) بھٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ (کیونکہ باپ بھی ہے)

مثال نمبر ۵۔ شوہر و ماں بیٹی اور ایک بیٹا میں ترکہ کسی طرح تقسیم ہوگا۔

حل :- شوہر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ دیکھو ترکہ اوراد ہے، ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ (دیکھو ترکہ اوراد ہے)

$$\text{مجموعہ} = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2}{4} = \frac{1}{2} \text{ اور باقی} = 1 - \frac{1}{2} = \frac{1}{2}$$

اس $\frac{1}{2}$ کو بیٹی اور بیٹے میں ۱:۲ کے تقسیم کر دیا جائے گا۔

$$\text{بیٹی کا حصہ} = \frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3} \text{ اور بیٹے کا حصہ} = \frac{1}{2} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{6}$$

$$\text{نسبتیں} = \frac{1}{3} : \frac{1}{6} = 2 : 1 \text{ اور سهام} = 9 : 4 : 3 = 16 : 8 : 7 \text{ مجموعہ} = 31$$

مثال نمبر ۶ :- ماں باپ اور تین بیٹیوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل :- چونکہ اوراد موجود ہے اس لیے ماں کو $\frac{1}{2}$ ملے گا اور باپ کو بھی $\frac{1}{2}$ ملے گا لیکن

باپ بیٹے نہ ہونے کی وجہ سے حصہ بھی ہے اس لیے ذرا ان الغرض سے بچا جائے گا

بھی اس کو ملے گا۔

بیٹیوں میں اس لیے ان کو $\frac{1}{3}$ میں سے ملے گا۔

اب چونکہ $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{3} = 1$ اس لیے باپ کے لیے بحالیت حصہ کچھ نہ ملے گا۔

ماں باپ بیٹی بیٹی بیٹی

$$\text{نسبتیں} = \frac{1}{2} : \frac{1}{2} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} \text{ اور سهام} = 3 : 3 : 2 : 2 : 2 = 12 : 12 : 8 : 8 : 8$$

مجموعہ = 40

مثال نمبر ۷۔ چھ سوان میں اگر ان کی بکریوں پر از باپ کو کتنا ملے گا۔

حل :- بکری کا حصہ اوراد کی موجودگی میں $\frac{1}{2}$ ہوتا ہے اس لیے اس صورت میں باپ کو

بحالیت حصہ بھی بچا جائے گا۔

$$\text{کل حصوں کا مجموعہ} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} = \frac{4}{2} = 2 \text{ باقی} = 1$$

$$\text{از باپ کا کل حصہ} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4} = \frac{3}{4} \text{ یعنی پچھلے سے } \frac{1}{4} \text{ زیادہ ملے گا۔}$$

$$\text{نسبتیں} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = 2 : 1 : 1 \text{ اور سهام} = 9 : 4 : 4 = 17 : 8 : 8 \text{ مجموعہ} = 33$$

مثال نمبر ۸۔ بکری، ماں، باپ ۳ بیٹیوں اور ۲ بیٹیوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل :- بکری کو $\frac{1}{2}$ ملے گا اور باپ کو $\frac{1}{2}$ ملے گا لیکن بیٹیاں حصہ ہیں اور بچا جائے گا اور

۱۲:۱ کی نسبت سے تقسیم ہوگا۔

$$\frac{12}{12} = \frac{3}{3} + \frac{3}{3} + \frac{3}{3} = \frac{1}{1} + \frac{1}{1} + \frac{1}{1}$$

پیشوں اور پستیوں کے حصوں کی نسبتیں = ۱۲:۱۲:۱۲ = ۱:۱:۱ مجموعہ ۳

$$\frac{12}{12} = \frac{1}{3} \times \frac{12}{3} = \frac{1}{3} \text{ اور ہر پستی کا حصہ} = \frac{12}{3} = \frac{4}{1} \times \frac{12}{4} = \frac{3}{1} \text{ اور ہر پستی کا حصہ}$$

$$\text{ان کی نسبتیں} = \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} = \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} = \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} = \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3}$$

$$\text{اور سهام} = ۱۲ : ۱۲ : ۱۲ = ۱ : ۱ : ۱$$

مثال نمبر ۱۱۔ شوہر و ماں، بیٹی، چچا زاد بھائی میں ترکہ تقسیم کر دو۔

حل۔ شوہر کو $\frac{1}{2}$ ماں کو $\frac{1}{4}$ بیٹی کو $\frac{1}{4}$ اور باقی چچا زاد بھائی کو ملے گا۔

$$\frac{12}{12} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{4}{4} = 1 \text{ اور باقی} = \frac{12}{4} = 3 \text{ اور چچا زاد بھائی کو ملے گا}$$

$$\text{ان کی نسبتیں} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

$$\text{اور سهام} = ۳ : ۳ : ۳ = ۱ : ۱ : ۱$$

پانچواں باب

بقیہ ذوی القروض کے حصے

پانچ ذوی القروض (۱) شوہر (۲) باپ (۳) بیوی (۴) ماں اور (۵) بیٹی کے حصے پہلے جائے مانگے ہیں ہائی سلسلے کے حصہ دہندگان ہیں۔ لیکن سہولت اور مشق کے لیے سہولت میں ان داران کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

(۶) ہمدیہ (دادا، پردادا وغیرہ) کے حصے

دادا، پردادا وغیرہ کے حصے باپ کے حصوں کی طرح ہوتے ہیں اور ایک صورت میں وہ محبوب ہوتے ہیں یعنی ان کو حصہ نہیں ملتا۔

(۱) میت کے دادا، پردادا وغیرہ کے ساتھ اس کا بیٹا، پوتا وغیرہ ہوں اور میت کا باپ نہ ہو تو دادا کو اور دادا نہ ہو تو پردادا کو ترک کر کے حصہ ملے گا۔ یعنی دادا یا پردادا باپ کا قائم مقام ہوتا ہے۔

(۲) میت کے دادا، پردادا وغیرہ کے ساتھ میت کی بیٹی پوتی وغیرہ ہوں لیکن بیٹا، پوتا وغیرہ نہ ہوں اور باپ بھی نہ ہو تو دادا کو اور دادا نہ ہوں تو پردادا کو ذی فرعی کی حیثیت سے پے اور حصہ کی حیثیت سے ذوی القروض سے بچا ہوا سب مل جاتا ہے۔

(۳) میت کے دادا، پردادا وغیرہ کے ساتھ میت کی نہ کوئی اوراد ہو نہ باپ ہو تو دادا، پردادا وغیرہ ذی فرعی نہیں رہ جاتے بلکہ حصہ ہو کر ذوی القروض سے بچا ہوا سب ترکہ ہوتے ہیں۔

(۴) میت کے دادا، پردادا کے ساتھ میت کا باپ بھی موجود ہو تو دادا، پردادا وغیرہ محبوب ہوں گے۔ اسی طرح دادا کی موجودگی میں پردادا کی موجودگی میں

اس سے الگ کے کام داد الحبوب میں ملے۔ یہ احکام انکار است سے ثابت ہیں۔
 حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زیدؓ، حضرت ابی بکرؓ،
 آنحضرتؐ یعنی داد آپ کی جگہ پر کا ہے۔ اور صحابہ کرامؓ نے اس سے اختلاف نہیں کیا۔

(۷) اخپانی (یا خریک) بھائی

(۱) اخپانی بہن کے حصے

ایسے بھائی بہن جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف ہوں اخپانی کہلاتے ہیں شریعت میں ان کا حصہ مقررہ کر کے اللہ تعالیٰ نے اس اندیشہ کا سد باب کر دیا ہے کہ لوگ ایسے بھائی بہن کا حصہ دیا بیٹھیں۔

اخرانی بھائی بہن کو شریعت نے $\frac{1}{2}$ حصہ عطا کیا ہے اور ان کے حصے برابر ہوتے ہیں۔ ان کے حصہ ہانے کی دو صورتیں ہیں اور محبوب ہونے کی ایک صورت ہے۔

(۱) ایک اخپانی بھائی یا بہن ہو تو اُسے ترکہ کا حصہ ملے گا۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ اخپانی بھائی یا اخپانی بہنیں ہوں یا کہ بھائی اور کچھ بہنیں ہوں تو $\frac{1}{2}$ میں ہر ایک کو برابر برابر دیا جائے گا۔

(۳) اگر اخپانی بھائی بہنوں کے ساتھ بہت کا باپ دادا وغیرہ یا بیٹا، پوتا، بیٹی، پوتی وغیرہ میں سے کوئی موجود ہو تو اخپانی بھائی یا اخپانی بہن وغیرہ محبوب ہوں گے۔

ماخذ یہ کہتے ہیں:- $\text{وَلَا يَأْتِيَنَّكَ الْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَلِلسَّيِّئَةِ الشَّيْءُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرًا مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمُ الْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ}$

(النساء: ۱۲)

اگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو جو دوسرا بھائی اور بہن ہر ایک کو حصہ حصہ ملے گا اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے۔

آگے بڑھنے سے پہلے جدوجہد اور ان خیالی بھائی بہن کے حصوں کی بھی مشق کے لیے مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ سابقہ ۵ ذیلی افراد میں کے ساتھ ان کے حصے میں بادل بوز جائیں۔

ان دونوں کے متعلق حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ کسی قیمت کے دار فرائضی اگر اس کے ۱۰ بھائی، بیٹی اور ۱۰ سہیلیوں کے درمیان تقسیم کرو۔

حل ۱۔ بھائی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ گنتی موجود ہے | بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{8}$ کیونکہ گنتی نہیں ہے،
 ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ گنتی موجود ہے | دادا کا حصہ اور خیریت کا حصہ = $\frac{1}{8}$ کیونکہ گنتی نہیں ہے،

$$\text{ان کا مجموعہ} = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{8} + \frac{1}{8} = \frac{6}{8} = \frac{3}{4}$$

$$\text{اور دادا کا حصہ عصبہ کی حیثیت سے} = 1 - \frac{3}{4} = \frac{1}{4}$$

$$\text{دادا کا کلی حصہ} = \frac{1}{4} + \frac{1}{8} = \frac{3}{8}$$

بھائی بیٹی ماں دادا

$$\text{حصوں کی نسبتیں} = \frac{1}{4} : \frac{1}{8} : \frac{1}{4} : \frac{3}{8}$$

$$\text{سہام} = ۳ : ۲ : ۳ : ۳ \quad \text{مجموعہ ۱۱}$$

مثال نمبر ۲۔ شوہر بیٹی، ان خیالی بھائی اور حقیقی بھائی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل ۱۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ بیٹی موجود ہے۔ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ گنتی نہیں ہے

ان خیالی بھائی بیٹی کی موجودگی میں محبوب ہوگا اور خیریت سب حقیقی بھائی کو مل جائیگا

$$\text{شوہر اور بیٹی کے حصوں کا مجموعہ} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$$

$$\text{باقی} = 1 - \frac{3}{4} = \frac{1}{4} = \frac{1}{8} + \frac{1}{8}$$

شوہر بیٹی بھائی

$$\text{حصوں کی نسبتیں} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{8}$$

$$\text{سہام} = ۴ : ۲ : ۱ \quad \text{مجموعہ ۷}$$

یعنی شوہر کو ایک، بیٹی کو دو، بھائی کو ایک اور اخیائی بھائی محبوب۔
 مثال نمبر ۴۔ شوہر ۱۰، اخیائی بھائی ایک، اخیائی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔
 حل۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اولاد نہیں ہے۔
 ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ دو سے زیادہ بھائی نہیں ہیں۔

اخئیائی بھائی بھی کاٹا کر حصہ = $\frac{1}{4}$

تہ ہر ایک کو $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ ملے گا۔

۲۔ کل حصوں کی نسبتیں = شوہر ۱۰، اخیائی بھائی، اخیائی بہن

$$\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : 1 : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

۳۔ سہام = ۹ : ۳ : ۲ : ۲ : ۲ مجموعہ ۱۸

نوٹ۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ان سب کے حصوں کا مجموعہ = ۱۸ یعنی اولاد ترکہ تقسیم ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں رہتا۔ بعض اوقات یہ بھی ممکن ہے کہ تمام حصوں کی کسو کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو جائے یا ایک سے کم رہے۔ ان حالتوں میں تقسیم کے نئے اصول استعمال ہوتے ہیں بعد میں بتائے جائیں گے۔

مثال نمبر ۵۔ بیوی، بیٹی، دادا، باپ اور اخیائی بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ باپ کی موجودگی سے دادا اور اخیائی بھائی محبوب ہوں گے۔ لہذا ترکہ صرف بیوی، بیٹی اور باپ میں تقسیم ہوگا۔

بیوی کو $\frac{1}{2}$ ، بیٹی کو $\frac{1}{4}$ اور باپ کو $\frac{1}{4}$ فرضیت کا حصہ یا بڑا حصہ مصیبت کامل ہائے گا۔

$$\text{یعنی } \frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{4}{4} = 1$$

$$۱۔ ۱ = \frac{4}{4} = \frac{4}{4} + \frac{1}{4} = \frac{5}{4} = \frac{5}{4} + \frac{1}{4} = \frac{6}{4} = \frac{3}{2}$$

$$۲۔ کل نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = 2 : 1 : 1$ اور سہام = ۳ : ۲ : ۲ مجموعہ ۷$$

مثال نمبر ۶۔ شوہر ۱۰، اخیائی بھائی اور بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ اور ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ اولاد نہیں ہے

اخئیائی بھائی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ اور ان تینوں کا مجموعہ ایک ہے۔ یعنی مصیبت بچا کے

ہے کچھ نہیں رہا۔ اس لیے چاکر کچھ نہ بٹے گا۔

$$\text{نسبتیں} = \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

$$\text{اور سہام} = 1 : 2 : 2 : 1$$

مجموعہ = اور چاکر محروم۔

مثال نمبر ۶۔ بیرونی ماں، اختیاتی بھائی، اور اختیاتی بہنیں مادہ ایک پختہ میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل۔ بیرونی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ ، ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ ۲ بھائی بہنیں ہیں۔

اختیاتی بھائی بہن $\frac{1}{4}$ میں سے برابر اور باقی پختہ کو بٹے گا۔

$$\text{مجموعہ} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4} = \frac{3}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$$

$$\text{نکلیں} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

$$\text{اور سہام} = 4 : 2 : 2 : 2 : 1 - \text{مجموعہ} = 11$$

مثال نمبر ۷۔ بیرونی، ماں اور دادا ہیں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل۔ چونکہ کوئی بیوی نہیں ہے اس لیے بیوی کو $\frac{1}{2}$ ماں کو $\frac{1}{4}$ اور باقی دادا کو مل

جائے گا کیونکہ اب وہ ذی فرض نہیں بلکہ صرف محصلہ ہے۔ ماں کو اس صورت

میں کل ترکہ کا $\frac{1}{2}$ ملے گا۔ اگر دادا کے بچے باپ پر تاناؤ کم ہوتا۔

$$\text{بیرونی اور ماں کا مجموعی حصہ} = \frac{1}{2} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4} \text{ اور باقی دادا کا حصہ} = \frac{1}{4}$$

$$\text{نکلیں} = \frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} \text{ اور سہام} = 3 : 2 : 1 - \text{مجموعہ} = 6$$

مثال نمبر ۸۔ شوہر، دادا اور بیٹی ہیں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ شوہر کو $\frac{1}{2}$ دادا کو $\frac{1}{4}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{4}$ ملے گا۔ مجموعہ = $\frac{3}{4} = \frac{3}{4} + \frac{1}{4} = 1$

باقی دادا کو بحیثیت محصلہ مل جائے گا

$$\text{دادا کا کل حصہ} = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2} = \frac{1}{2} + \frac{1}{2} = 1 - \text{مجموعہ} = 2$$

$$\text{نکلیں} = \frac{1}{2} : \frac{1}{2} : \frac{1}{2} \text{ اور سہام} = 1 : 1 : 1 - \text{مجموعہ} = 3$$

مثال نمبر ۹۔ ماں، بھائی، اختیاتی بھائی، اختیاتی بہنیں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل :- بھائی کوئی میں اس لیے ماں کو پٹے گا۔ اخیانی بھائی اور بیٹی کو پٹے میں سے برابر برابر
 خٹے گا اور باقی بھائی کو مل جائے گا یعنی $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} = 1$ تو ماں اور اخیانی بیٹیوں کو مل کر
 باقی پٹے بھائی کو ملے گا۔

داخل نہیں = $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2}$ اور سہام = $1 : 1 : 3 : 1$ مجموعہ = ۶

مثال نمبر ۱۰ :- بیوی، ماں، دو بھائی، دو اخیانی بھائی، ایک اخیانی بیٹی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل :- ماں کو پٹے اخیانی بھائی بیٹیوں کو پٹے اور بیوی کو پٹے گا۔ مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} = 2\frac{1}{2}$
 = $\frac{5}{2}$ اور باقی پٹے دو بھائیوں کو مل جائے گا۔

بیوی، ماں، اخیانی بھائی بیٹیوں میں سے ہر ایک بھائی

داخل نہیں = $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2}$

اور سہام = $1 : 1 : 1 : 1 : 1 : 1 : 1 : 1$ مجموعہ = ۸

(۹) پوتی کے حصے

میراث کے نسلے میں فقط "پوتی" زوجہ معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد بیٹے کی بیٹی۔ بچے کی بیٹی یا بچے کے دغیرہ کی بیٹیاں سب ہیں۔ اگر بیٹے کی بیٹی نہ ہو تو پوتی اس کی قائم مقام اور پوتی نہ ہو تو پوتی اس کی قائم مقام سمجھی جاسکتی ہے۔ پوتی کے حصوں کی کل چار صورتیں ہیں۔ تین تو ذی فرض کی حیثیت سے ہیں عصبہ وغیرہ کی حیثیت سے ایک صورت ہے اور دو صورتوں میں پوتی محرم ہوتی ہے۔ تفصیل یہ ہے۔

۱۔ حیثیت ذی فرض

(۱) اگر بیٹے کا بیٹا بیٹی موجود نہ ہو اور ایک پوتی ہو تو بیٹی کی طرح اس کو حصہ ملے گا۔

(۲) اگر بیٹے کا بیٹا بیٹی موجود نہ ہوں اور دو یا زائد بیٹیاں ہوں تو بیٹیوں کی طرح حصہ

میں برابر ہوا۔

(۳) اگر بیٹے کی صورت ایک بیٹی ہو اور پوتی یا بیٹیاں ہوں تو ان کو ترکہ کا حصہ ملے گا

اگر کئی ہوں تو اسی حصہ میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔ اسے فقہی اصطلاح میں تملیکہ

تقسیم کہتے ہیں کیونکہ اگرچہ عید میں دو یا زائد مردوں کا حصہ دیا جائے گا۔

تقسیم دیا جائے گا۔ اب ایک کا حصہ۔ ان دونوں کا فرق ہے۔ اب اگر ایک بیٹی ہو

اور ایک یا کئی بیٹیاں ہوں تو سب کا حصہ ملے گا۔ اب اگر ایک بیٹی کا حصہ ہو جائے ہے اس

لیے حصہ ۱/۲ ہوتی یا بیٹیوں کے حصے میں آتا ہے۔

۲۔ حیثیت عصبہ وغیرہ

(۴) جب پوتی کے ساتھ عصبہ یا دغیرہ ہو تو پوتی یا بیٹیاں عصبہ وغیرہ پر

کروڑی افراد میں سے ہوا ہذا لفظ "کروڑی" کے معنی میں ہے۔ اس کے مطابق پوتوں یا

بیٹیوں کا حصہ نہیں ملے گا۔

محبوب ہونے کی صورتیں

۱) اگر سیت کا کوئی دینا موجود ہو تو پتی اور پتے محبوب ہوں گے۔ اسی طرح اگر پتی یا موجود ہو تو پتی یا اور پتی محبوب ہوں گی۔ علیٰ ہذا القیاس

۲) اگر سیت کی دو بیٹیاں ہوں اور بیٹیاں برابر ہوں پتی یا پتیوں کے ساتھ ہوتے یا ہوتے نہ ہوں تب بھی پتیاں دو بیٹیوں کی دوسرے سے محبوب ہوں گی کیونکہ محبت کا یہ بیٹیوں ہی میں ختم ہو چکا ہو گا البتہ اگر ۲ بیٹیاں ہوں اور پتی کے ساتھ پتی یا پتی یا بھی ہو تو پھر نمبر ۳ کے مطابق عصبہ بغیرہ کی حیثیت سے پتی کو بھی ہونے یا ہوتے کے ساتھ حصہ ملے گا۔

عصبہ بغیرہ کی حیثیت میں بیٹی اور پتی کا یہ فرق یاد رکھنا ضروری ہے کہ بیٹی صرف بیٹے کے ساتھ عصبہ بغیرہ ہوتی ہے لیکن پتی پتے یا پتی پتے وغیرہ ہر ایک کے ساتھ عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہے۔ یہ احکام اجماع صحابہ سے ثابت ہیں۔ اور اسی مسودہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف بیٹی کو چھٹا حصہ پتی کو اور پتی بہن کو دیا جائے۔

چند حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ شوہر، ماں، پتی اور بھائی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل ۱۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ پتی (۱) اور ماں (۲) ہیں اس کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ پتی ہے پتی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ ایک ہے، بھائی کا حصہ = بچہ سے بچے گا۔

شوہر، ماں اور پتی کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} = \frac{3}{2} = \frac{6}{4}$
باقی = ۱ - $\frac{6}{4} = \frac{2}{4}$

شوہر، ماں پتی بھائی

حصوں کی نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{2} : \frac{1}{2} : \frac{1}{4}$

۲ سپاہ = ۳ : ۲ : ۲ : ۱۔ مجموعہ ۱۲

یہی دینی اور پانچویں کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4}$
 $= \frac{3}{4}$ حصہ ہے۔ $\frac{19}{20}$ باقی = $\frac{1}{20}$ (۲۰ بھائی کو ملے گا)
 پانچویں میں اس لیے ہر ایک کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{5} = \frac{1}{20}$
 مکمل نہیں = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ باقی = $\frac{1}{4}$

اور سہام = $3 : 12 : 12 : 12 : 3$ = مجموعہ = ۴۲
 مثال نمبر ۶۔ شوہر، ماں، بیٹی، چوتھی اور پانچویں ترکہ تقسیم کرو۔
 حل۔ شوہر کو چوتھی کو $\frac{1}{4}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{4}$ ملے گا۔

باقی پر پانچ کے ساتھ مصدقہ ہو جائے گی
 شوہر، ماں، بیٹی کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ باقی = $\frac{1}{4}$ (۴ بھائی کو ملے گا)
 باقی اور پر پانچ کا مجموعی حصہ = $2 + 2 = 4$ یعنی باقی کو $\frac{1}{4}$ اور پانچ کے کو $\frac{1}{4}$ ملے گا۔
 $\frac{1}{4}$ باقی کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{16}$ اور پانچ کے کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{16}$
 مکمل نہیں = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ باقی = $\frac{1}{4}$
 اور سہام = $1 : 2 : 2 : 1$ = مجموعہ = ۶

مثال نمبر ۷۔ اور پانچ کے سوال میں باقی کے بھائی پر پانچ اور پانچ کے بھائی کے
 پانچ کو ترکہ کیا فرقی ہو گا۔

حل۔ باقی پر پانچ کے ساتھ مصدقہ ہو جاتی ہے اس لیے اور پانچ کے سوال میں باقی کو
 پانچ حصہ مل گیا لیکن پر پانچ پانچ کے ساتھ مصدقہ نہیں ہو سکتی۔ اور پانچ کا مصدقہ
 کرنا ہر سب مال لے لے گا۔

اس لیے پر پانچ کو کچھ نہیں ملے گا۔

مثال نمبر ۸۔ یہی ماں، دو پانچویں اور بھائی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا۔

حل۔ یہی کو بھائی کو پانچ توں کو $\frac{1}{4}$ ملے گا۔

ان کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$

باقی بھائی کو مل جائے گا۔ دو پانچویں کا $\frac{1}{4}$ ہے اس لیے ہر ایک کو $\frac{1}{8}$ ملے گا۔

۱۔ کل نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{3} : \frac{1}{4} : \frac{1}{5} : \frac{1}{6}$

اور سهام = ۳ : ۴ : ۵ : ۶ : ۸ : ۱ مجموعہ = ۳۴

مثال نمبر ۹۔ شوہر و بیٹی، پوتی اور بھائی ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ شوہر کو $\frac{1}{2}$ ، بیٹی کو $\frac{1}{3}$ اور پوتی کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔

ان کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{3} + \frac{1}{6} = 1$ باقی $\frac{1}{6}$ بھائی کو مل جائے گا۔

۲۔ کل نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{3} : \frac{1}{4} : \frac{1}{5}$ اور سهام = ۳ : ۴ : ۵ : ۶ مجموعہ = ۱۸

مثال نمبر ۱۰۔ شوہر و بیٹا، دو بیٹیوں اور پوتی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ شوہر کو $\frac{1}{2}$ ، بیٹیوں کو $\frac{1}{3}$ اور پوتی کو $\frac{1}{6}$ مل جائے گا۔

پوتی کو دو بیٹیوں کی دہ سے کم نہیں ملے گا۔

بچا کا حصہ = $1 - (\frac{1}{2} + \frac{1}{3}) = 1 - \frac{5}{6} = \frac{1}{6}$

نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{6}$

اور سهام = ۳ : ۴ : ۴ : ۱ (بچا) مجموعہ = ۱۲

(۱۰) سگی بہن کے حقے

اگر سیت کی بیٹی پرانی نہ ہو تو پھر سگی بہن کی تاظم تمام بھیج جاتی ہے چنانچہ وہی فرض کی حیثیت سے سہیں کے ترکہ پانے کی وہی دو صورتیں ہیں جو بیٹی کی ہیں اور بھائی کے ساتھ اسی طرح حصہ بغیر بھی جوتی ہے نیز بیٹی یا بیٹی ایکسا یا زائد کے ساتھ بھی حصہ مع فیروہ جوتی ہے۔ اور پکا ہذا سب اس کو ملتا ہے اور وہ سورتوں میں بھی محبوب ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی ہا کر چھ مختلف صورتیں ہوں گی۔

(۱) بہنیت ذی فرض

(۱) اگر صرف ایک سہیں ہو لیکن دیت کی کوئی اور اور جو د بھائی یا باپ دادا وغیرہ تو یہی کوٹہ ملے گا۔

(۲) اگر دو یا زیادہ سگی بہنیں ہوں اور اور یا بھائی یا باپ دادا ہوں تو سب کو ٹہ میں برابر بٹا دیا جائے گا۔

(ب) بہنیت حصہ بغیر

(۳) اگر سگی بہن یا بہنوں کے ساتھ سکا بھائی بھی ہو تو یہیں حصہ بغیر ہو کر کھایا کا ادا کیا جائیگا۔

(ج) بہنیت حصہ مع فیروہ

(۴) اگر سہیں یا بہنوں کے ساتھ بیٹیت کی بیٹی پرانی وغیرہ ایکسا یا زیادہ ہوں تو یہیں حصہ مع فیروہ پر کرندہی الفرد حق سے پکا ہذا سب ملتی ہیں۔

(د) محبوب ہونے کی دو صورتیں

(۵) اگر سیت کا بیٹا یا بیٹا پرانی یا فیروہ پرانی سگی بہنیں اور بھائی محبوب ہوں گے۔
(۶) اگر سیت کے باپ دادا یا والدہ وغیرہ جو ہوں تو بھی بھائی بہنیں محبوب ہوں گی۔ لیکن حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ دونوں سورتیں بھائی بہنیں محبوب۔

نہیں ہوتے۔ جمہور علماء کے نزدیک ہو جاتے ہیں۔ نام الہیہ و غیرہ کے طریقہ کا فتویٰ انجمود
علاہ کی رائے کے مطابق ہے۔ اور مذہب احکامات میں اس پر عمل ہے۔

”سنگی بھی کے معنوں کے متعلق احکام ان آیات سے لیے گئے ہیں۔“

إِنَّا أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا نَّيْسًا لَّكَ وَكَأَنَّا أَكْثَرُ لَكُنَّ لَا يَعْلَمُونَ مَا
تَقُولُ ۔ فَإِنِ كَانَتْ هَذِهِ حَقًّا لَّذِكْرُهَا لِلنَّاسِ لَعْنَةً مِّنَ التَّوْرَةِ ۖ وَالْحَسْبُ لَكَ
”اگر کوئی شخص ہے اور مرد چاہے اور اس کی ایکس میں چوں کہ اس کے ترکہ
میں سے حصہ پائے گی۔ اگر بیت کا وارث نہ ہو تو اس کے بیٹے سے ورنہ ہائی
کی حذر میں گی۔“

چند عمل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ بیوی، ماں، بیٹی اور بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل ۱۔ بیوی کو چار ماں کو پانچ بیٹی کو پانچے ۱/۴ باقی سہ بیوی کو، حیثیت مسجد میں غیروہی
ہائے ۱/۴۔

پچھلے تینوں کے معنوں کا مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ = $\frac{3}{4} + \frac{1}{4} = 1$ باقی = $\frac{1}{4}$
۱/۴ سہ بیوی = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$

اور سهام = ۳ : ۴ : ۵ = مجموعہ = ۱۲

مثال نمبر ۲۔ ماں، دو بیٹیاں اور دو بہنوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل ۱۔ ماں کو پانچ دو بیٹیاں کو چار باقی دو بہنوں کو پانچے ۱/۴۔

ماں بیٹیاں بہنیں

۱/۴ : ۱/۴ : ۱/۴ : ۱/۴ : ۱/۴ : ۱/۴

اور سهام = ۲ : ۴ : ۴ : ۴ : ۴ : ۴ = مجموعہ = ۲۴

مثال نمبر ۳۔ بیوی، بیٹا، بیٹی اور بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل ۱۔ بیوی کو پانچے ۱/۴ بیٹا کو چار بیٹی کو پانچے ۱/۴ باقی سہ بیوی کو، حیثیت مسجد میں غیروہی



$$\frac{1}{x} = \frac{1}{x-0} = \sum_{n=0}^{\infty} \frac{(x-0)^{n-1}}{(-1)^n n!} = \sum_{n=0}^{\infty} \frac{x^{n-1}}{(-1)^n n!}$$

$$- \frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) + \frac{\partial L}{\partial x} = 0$$

(۱۱) علاقائی یا سوتیلی بہن کے حصے

سوتیلی بہن ذی فرض کی حیثیت سے تین صورتوں میں حصہ ہوتی ہے ایک محض بغیر
کی حیثیت سے اور ایک صورت میں محض مع خیرہ کی حیثیت سے حصہ ہوتی ہے کئی ملک
۵ صورتیں ہوتی ہیں اور ۳ صورتیں محبوب ہونے کی ہیں۔

ذی فرض کی حیثیت سے

(۱) اگر ایک علاقائی بہن برتر ترکہ کا $\frac{1}{2}$ پائے گی۔

(۲) اگر دو یا زیادہ سوتیلی بہنیں ہوں تو $\frac{1}{2}$ میں سب برابر برابر پائیں گی۔

(۳) اگر ایک سگی بہن اور ایک یا زیادہ سوتیلی بہنیں ہوں تو سوتیلی بہنوں کا حصہ
تکملہ خیرہ یعنی $\frac{1}{2}$ ہوگا۔ سب اسی میں برابر برابر شریک ہوں گی۔

(۴) محض بغیرہ کی حیثیت سے :- اگر سوتیلی بہن کے ساتھ سوتیلی بھائی نہ تو اس کا
کوئی حصہ پائے گی۔

(۵) محض مع خیرہ کی حیثیت سے :- اگر میت کی ایک یا زیادہ بیٹی بھائی کے
ساتھ سگی بہن کے پائے سوتیلی بہن یا بیٹی ہوں لیکن سوتیلی بھائی نہ ہو تو سوتیلی بہن
ذی الفروض سے بچا ہوا سب پائے گی۔

محبوب ہونے کی صورتیں

(۶) اگر میت کا بیٹا یا بیٹی ہو تو علاقائی بھائی بہن محبوب ہوتے ہیں۔

(۷) اگر میت کی دو سگی بہنیں ہو تو سوتیلی بہن کی سوتیلی بہنیں محبوب ہوں گی۔

(۸) اگر میت کا سگا بھائی نہ ہو یا سگی بیٹی نہ ہو تو محض مع خیرہ برتیب بھی سوتیلی بہن

یا بھائی محبوب ہوں گے۔

(۹) اگر میت کا باپ یا والد ہو تو سوتیلی بھائی بہن محبوب ہوں گے۔

۱۰۔ تمام ایسے ملک کے نزدیک اور پڑوسیوں کے نزدیک بھی محبوب نہیں ہوں گے۔

فرائض کو چھوڑنے کی جگہ پر اس کے احکام کا تقاضا ہے اور سوئی ہوئی جگہ کے احکام کا بھی
ماخذ ہے۔

حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ ماں، بیٹی، سوتیلے بھائی اور سوتیلی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل ۱۔ ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ بیٹی ہے۔ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ ایکلی ہے۔

$$\text{مجموعہ} = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2}{4} = \frac{1}{2} = \frac{2}{4} = \frac{2}{4} + \frac{2}{4} = 1 = 1 - 1 = 0 = \frac{2}{4} = \frac{2}{4}$$

اس $\frac{2}{4}$ میں سے سوتیلے بھائی اور سوتیلی بہن کو $\frac{1}{2}$ کے حساب سے ملے گا۔

یعنی $\frac{1}{4}$ بھائی کو اور $\frac{1}{4}$ بہن کو

$$\text{بھائی کا حصہ} = \frac{1}{4} \times \frac{2}{4} = \frac{2}{16} = \frac{1}{8}$$

$$\text{اور بہن کا حصہ} = \frac{1}{4} \times \frac{2}{4} = \frac{2}{16} = \frac{1}{8}$$

حصوں کی نسبتیں۔ ماں : بیٹی : سوتیلے بھائی : سوتیلی بہن

$$= \text{سہام} = 2 : 2 : 1 : 1 = 2 : 2 : 1 : 1 = 2 : 2 : 1 : 1$$

مثال نمبر ۲۔ ایک لڑکی ہے، سوتیلی بہن، اخیالی بہن اور بھتیجی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل ۱۔ لڑکی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ ایکلی ہے۔ سوتیلی بہن کا حصہ = $\frac{1}{4}$ مکملہ ثلاثی

اخالی بہن کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ ایک ہے۔

$$\text{مجموعہ} = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$$

بھتیجی کا حصہ = ۱ - $\frac{3}{4} = \frac{1}{4}$ کیونکہ ذی الفروض سے بچا ہوا سب اس کو ملے گا۔

حصوں کی نسبتیں۔ لڑکی : سوتیلی بہن : اخیالی بہن : بھتیجی

$$\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

$$= \text{سہام} = 1 : 1 : 1 : 1 = 1 : 1 : 1 : 1 = 1 : 1 : 1 : 1$$

مثال نمبر ۳۔ ماں، بیٹی، لڑکی ہے، سوتیلی بہن اور اخیالی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل ۱۔ بیٹی کے ساتھ لڑکی کا حصہ ۱ نمبر ہے۔

انسانی اور موتی جیسی گروپ ہوں گی۔ انسانی چوٹی کی وجہ سے اور موتی
سنگی چھوٹے نمونے کی وجہ سے۔

چوٹی اور چوٹی کا مجموعی مستند $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} = \frac{2}{2} = 1$

مستندیں $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} = \frac{2}{2} = 1$

اور مقام $1 = 1 + 1 = 2$ مجموعہ۔ انسانی اور موتی جیسی گروپ۔

(۱۲) چارہ یہ صحیحہ (دادی، نانی وغیرہ) کے حصے

چارہ بچہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ سب کے بے شریعت نے جوئی طور پر پٹہ حصہ مقرر کیا ہے لیکن اس کے محبوب ہونے کی کوئی ملکیت صورتیں ہیں جن کو ذہنی نہیں کرنا ضروری ہے۔

حصہ پالنے کی صورتیں

- (۱) اگر صرف ایک دادی، نانی وغیرہ ہو تو ترکہ کا پٹہ پائے گی۔
- (۲) اگر چارہ بچہ دو یا زیادہ ہوں لیکن بیعت سے برابر کی کارشتہ رکھتی ہوں خواہ داد صیال ہوں یا ناجہال تو وہ سب ترکہ کے پٹہ میں سے برابر برابر بانٹیں گی۔

محبوب ہونے کی صورتیں

اگر کوئی چارہ بچہ ہوں اور بیعت سے ملکیت درجہ کارشتہ رکھتی ہوں تو سب سے قریب درجہ والی کو ترکہ ملے گا باقی محبوب ہوں گی۔ خواہ جن کی وجہ سے وہ محبوب ہوئی ہوں خود بھی کسی دوسرے کا وجہ سے محبوب ہو مثلاً باپ دادی اور پ نانی ہوں تو دادی کی وجہ سے پ نانی محبوب ہوگی مثلاً کہ خود دادی بھی باپ کی وجہ سے محبوب ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔

(۳) ماں کی موجودگی میں تمام جہات یعنی دادیاں، نانیاں محبوب ہوں گی۔

(۴) باپ کی موجودگی میں صرف داد صیالی جہات محبوب ہوں گی لیکن دادا کی موجودگی کی وجہ سے دادی محبوب نہ ہوگی دادا کی ماں اور اس سے اوپر پشت والیں محبوب ہوں گی۔ اسی طرح پردادا کی وجہ سے دادی اور پردادی محبوب نہ ہوں گی۔ پردادا کی ماں اور اوپر پشت والیں محبوب ہوں گی۔

اگر کوئی چارہ بچہ بیعت سے دو طرفہ سے رشتہ رکھتی ہو تو امام نمبر کے نزدیک اس کو ہر رشتہ کا حصہ پٹے کے سلب سے ملے گا۔ لیکن امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ایک ہی حصہ

لے گا۔ اس واسے میں زیادہ تر طہار ایک ہی حصہ کے حق میں ہیں۔

جہد کے حصوں کے متعلق احکام حدیث اور آثار صواب میں لکھے ہیں۔ حضرت ابو سعید اور قیس رضی فریب اور ظہیر رضی شہید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہد کو چھٹا حصہ مقرر کیا۔ حضرت ابو بکر رضی نے دو جہد کو پانچ میں شریک کرادیا (ترمذی۔ ابو داؤد۔ دارمی۔ ابی ماجہ و ظہیر و)

چار پشت تک دس داریاں اور چار تانیاں جہد صحیح ہوئی ہیں سہولت کے لیے نیچے ای جہد کے نام بلحاظ قرابت اور پشت درج کیے جاتے ہیں تاکہ آسانی سے معلوم کی جاسکے کہ کون سی جہد محبوب ہوگی۔

پہلی پشت :- (ایک داویہائی اور ایک تانہائی) ۱۔ باپ کی ماں ۲۔ ماں کی ماں
دوسری پشت :- دو دو داویہائی اور ایک تانہائی ۳۔ دادی کی ماں ۴۔ دادی کی ماساں
۵۔ نانی کی ماں۔

تیسری پشت :- (تین داویہائی اور ایک تانہائی) ۶۔ پردادی کی ماں ۷۔ پردادی کی ماں
۸۔ دادی کی نانی ۹۔ پردادی کی ماں۔

چوتھی پشت :- (چار داویہائی اور ایک تانہائی) ۱۰۔ پردادی کی دادی ۱۱۔ پردادی کی نانی
۱۲۔ پردادی کی نانی ۱۳۔ دادی کی پردادی ۱۴۔ پردادی کی نانی۔

حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ شوہر، نانی، دادی، بیٹی، بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل :- شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ بیٹی موجود ہے۔ بیٹے کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ بیٹی ہے۔
نانی، دادی کا حصہ = $\frac{1}{4}$

۲۔ ہر ایک کا حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$ اور بھی حصہ مع غیر ہے۔

۳۔ مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{2}$

۴۔ باقی = ۱ = $\frac{2}{2} = \frac{1}{1}$

دینی کا حصہ = $\frac{1}{12}$ اور سب حصوں کی نسبتیں
 ۲ : ۳ : ۴ : ۵ : ۶ : ۷ : ۸ : ۹ : ۱۰ : ۱۱ : ۱۲

مثال نمبر ۲۔ بیری، داری، پانی اور طاقی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔۔ بیری کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ پانی داری سے۔ داری کا حصہ = $\frac{1}{4}$

پانی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ پانی سے۔ طاقی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کے ساتھ حصہ میں فیروز

فیروز = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ ۔ باقی جو طاقی میں کوٹے گا۔ $1 - \frac{3}{4} = \frac{1}{4}$

۲ حصوں کی نسبتیں۔ بیری داری پانی طاقی میں

$$\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

۲ : ۳ : ۴ : ۵ : ۶ : ۷ : ۸ : ۹ : ۱۰ : ۱۱ : ۱۲

مثال نمبر ۳۔ بیری، بیٹی، پانی اور سب میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔۔ بیری کو $\frac{1}{4}$ بیٹی کو $\frac{1}{4}$ پانی کو $\frac{1}{4}$ اور باقی میں کوٹے گا کیونکہ حصہ میں فیروز ہے

بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ ۔ باقی = $1 - \frac{3}{4} = \frac{1}{4}$ ۔ پانی میں کوٹے گا

۲ نسبتیں۔ $\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$ اور سب = ۲ : ۳ : ۴ : ۵ : ۶ : ۷ : ۸ : ۹ : ۱۰ : ۱۱ : ۱۲

مثال نمبر ۴۔ باپ، بیٹی، پانی اور داری میں ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا۔

حل۔۔ بیٹی کو $\frac{1}{4}$ پانی کو $\frac{1}{4}$ باپ کا حصہ ہو گا کیونکہ باپ کی حصہ لے لے کر ہو گا

بیٹی اور پانی کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$ ۔ باپ = $\frac{1}{2}$

باقی = $1 - \frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ باپ کو کوٹے گا۔

۲ نسبتیں۔ $\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$ باپ

اور سب = ۲ : ۳ : ۴ : ۵ : ۶ : ۷ : ۸ : ۹ : ۱۰ : ۱۱ : ۱۲

مثال نمبر ۵۔ ماں، بیٹی، پانی، داری اور بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔۔ ماں کو $\frac{1}{4}$ بیٹی کو $\frac{1}{4}$ پانی کو $\frac{1}{4}$ داری کو $\frac{1}{4}$ بھائی کو $\frac{1}{4}$ کے ساتھ حصہ میں فیروز ہے

ماں اور بیٹی کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$ ۔ باپ = $\frac{1}{2}$

باقی = $1 - \frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ داری کو کوٹے گا

دستی = $\frac{1}{4} : \frac{1}{8} : \frac{1}{8}$ اور سهام = $1 : 2 : 2$ = پائی اور دایہ مجموعہ۔

مثال نمبر ۷۔ دو بیٹوں، دادا، دادی اور پائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ بیٹوں کو کم یعنی ہر ایک کو $\frac{1}{4}$ دادا کو $\frac{1}{4}$ دادی کو $\frac{1}{4}$ پائی کو $\frac{1}{4}$ اور دایہ کے کا پائی، دادی کی دیر سے مجموعہ ہوگی۔

سب حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ یعنی دادا کیلئے حیثیت صبر کم نہیں رہا۔

نکل جیتیں = بیٹی بیٹی دادا دادی

$$\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$$

سہام = $1 : 1 : 2 : 2$ اور پائی مجموعہ مجموعہ ۶

ذی القربى	شرائط	بشیت	حق
۱۰ مکی بہن	۱۔ اگر ایک ہو ۲۔ اگر دو یا زیادہ ہوں۔ ۳۔ مکی بہنوں کے ساتھ مکی بھائی بھی ہوں۔ ۴۔ بیٹا یا بیٹی ایک یا زیادہ کے ساتھ۔ ۵۔ بیٹا یا بیٹی دو یا زیادہ ہوں۔ ۶۔ باپ دادا وغیرہ موجود ہوں۔	ذی قرین ۰ عصبہ بنو عصبہ بنو محبوب محبوب	۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴
۱۱ ماتی یا سوتلی بہن	۱۔ اگر ایک ہو ۲۔ اگر دو یا زیادہ ہوں ۳۔ سوتلی بہنوں کے ساتھ سوتیلے بھائی بھی ہوں۔ ۴۔ ایک مکی بھی ذی قرین کے ساتھ ۵۔ مکی بھی دو مگر بیٹیاں نہ ہوں۔ ۶۔ ایک مکی بھی عصبہ بنو کے ساتھ ۷۔ بیٹا یا بیٹی دو یا زیادہ ہو ۸۔ باپ دادا وغیرہ ہوں ۹۔ دو مکی بہنیں ہوں	ذی قرین ۰ عصبہ بنو ذی قرین عصبہ بنو محبوب محبوب محبوب محبوب	۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴
۱۲ مادر مصحف دہلی مکی و غیرہ	۱۔ اگر ایک ہو ۲۔ اگر دو یا زیادہ ہوں ۳۔ اپنے سے قریب تر شہر والی جہد کے ساتھ ۴۔ ماں بھی اگر موجود ہو ۵۔ باپ دادا وغیرہ کے ساتھ کسی کے لیے داد یا عیال جہالت محلات	ذی قرین ۰ محبوب محبوب محبوب	۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴ ۱/۴

چھٹا باب

صرف ذوی الفروض میں ترکہ کی تقسیم (حول وفاقہ)

اگر صرف ذوی الفروض ہی وارث ہیں اور کوئی عصبہ نہ ہو اور ترکہ تقسیم کرنے میں بھی مختلف صورتیں پیش آ سکتی ہیں۔

۱۔ تمام ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک ہو جائے۔ مثلاً شوہر اور بہن وارث ہیں تو شوہر کا $\frac{1}{2}$ اور بہن کا $\frac{1}{2}$ مل کر ایک ہو گیا۔ یا دو لڑکی بہنیں اور دو انھیں بہنیں ہوں تو لڑکی بہنوں کا $\frac{2}{3}$ اور انھیں بہنوں کا $\frac{1}{3}$ مل کر ایک ہو گیا۔

۲۔ تمام ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو جائے۔ مثلاً شوہر اور بیٹی، یا بیٹی میں ترکہ تقسیم کرنا ہو تو ان کے حصوں کا مجموعہ $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} = 1$ ہے (یعنی ایک سے زیادہ ہو گیا) اس صورت کو محمول کہتے ہیں۔

۳۔ تمام ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہو۔ مثلاً بیٹی، بیٹی، بیٹی اور ان کے حصوں کا مجموعہ $\frac{1}{2} + \frac{1}{2} + \frac{1}{2} = \frac{3}{2}$ ہے (یعنی ایک سے کم ہے) کیونکہ ابھی $\frac{1}{2}$ حصہ باقی بچتا ہے۔

اس لئے پہلی دو حالتوں میں یعنی جب مجموعہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو تو مسابقتی حصوں کی نسبتوں کے لحاظ سے ترکہ تقسیم کر دینا چاہیئے۔ اگر مجموعہ ایک سے کم ہو تو کل سپاہ کا مجموعہ ہی ہوگا جو نسب ناموں کا لوازمات اقل مشترک ہوگا۔ اور اگر محمول کی حالت ہو تو کل سپاہ کا مجموعہ ذواضعات اقل سے زیادہ ہو جائے گا۔ یہ بات نیچے دی ہوئی مثالوں سے اور واضح ہو جائے گی۔

لیکن اگر مجموعہ ایک سے کم ہو تو اصول یہ ہے کہ ترکہ کا باقی ماندہ حصہ بھی انہیں ذوی الفروض میں دوبارہ ان کے حصوں کی نسبتوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن

یہی دستور جو ذی الفروض میں ہے اس دوبارہ تقسیم کے شروع کر دئے گئے ہیں اس لیے اس حالت میں دو مختلف صورتیں ہوں گی۔

(۱) حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہو اور یہی دستور ہوں۔ مثلاً بیٹی، ماں، بیٹی صورت میں بھی حسب ساق انہیں بیٹوں میں ترکہ تقسیم ہو گا۔

بیٹی اور ماں میں $\frac{1}{2} : \frac{1}{4}$ یا $2 : 1$ کے حساب سے تقسیم ہو گا۔

(۲) حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہو اور یہی دستور ہو گا۔

مثلاً بیٹی، ماں، اختیائی بیٹن کہیں تو پہلے بیٹی کا $\frac{1}{2}$ حصہ اگ کر دیا جائے گا۔

پھر خیریت کو ماں اور بیٹی میں $\frac{1}{2} : \frac{1}{4}$ یا $2 : 1$ کے حساب سے تقسیم کر دیا جائے گا۔

یعنی ماں کو $\frac{2}{3} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{3}$ ملے گا اور اختیائی بیٹن کو $\frac{1}{3} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{6}$ ملے گا

بیٹی کی نسبتیں $\frac{1}{2} : \frac{1}{3} : \frac{1}{6}$ ہوں گی۔

اور سهام $1 : 2 : 1$ ہو گا۔

اس صورت کو سب کہ ذی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہوتا ہے اور

پھر اگر دوبارہ انہیں ذی الفروض میں دہرائے یہی دستور کے تقسیم کرنا ہوتا ہے فقہی اصطلاح میں ررقہ کہتے ہیں۔

اسی طرح سب ذی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو جاتا ہے تو

اس صورت کو فخر میں غول کہتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتلایا جا چکا ہے۔ اس صورت میں ہر

ذی فرض کے حصے میں تناسب کی برابری ہے۔

یہ تمام باتیں کہ مقررہ کئے ہوئے ذی الفروض میں ترکہ تقسیم کرنے کے لیے دو

قاعدے نکلتے ہیں۔

قاعدہ نمبر اول۔ اگر وارث صرف ذی الفروض ہوں اور ان میں ترکہ تقسیم کرنا

ہو تو ان کے حصوں کا مجموعہ معلوم کر۔ اگر مجموعہ

(ا) ایک ہو۔

(ب) ایک سے زیادہ ہو۔

مجموعہ $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4} = \frac{6}{8}$ = ایک سے کم ہے۔
 ۲۔ صورت رقم کی ہوگی لیکن جی یا ظہور نہیں ہیں لہذا اکابر نمبر کے مطابق ملے گی
 نسبتوں میں ترکہ تقسیم ہوگا یعنی $\frac{1}{2}$ یا $\frac{3}{4}$ میں تقسیم ہوگا۔ مجموعہ ۳ ہوگا۔
 مثال نمبر ۴۔ شوہر بیٹی ۱۰ ہوتی ہیں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔
 حل۔ شوہر کا حصہ $\frac{1}{2}$ کیونکہ اولاد ہے بیٹی کا حصہ $\frac{1}{2}$ کیونکہ ایک ہے۔
 ہوتی کا حصہ $\frac{1}{4}$ کیونکہ بیٹی ایک ہے

۳۔ مجموعہ $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{2} = \frac{6}{4}$ = مجموعہ ۳
 مجموعہ ایک سے کم ہے اور شوہر بیوی ہے لہذا اکابر نمبر کے مطابق ملے گا اور شوہر کا حصہ
 ایک کے والی کو بیٹی اور بیٹی میں $\frac{1}{2}$ یا $\frac{3}{4}$ میں تقسیم کرنا پڑے گا۔
 شوہر کا حصہ $\frac{1}{2}$ بیٹی کا حصہ $\frac{1}{4}$ = $\frac{3}{4}$
 اور بیٹی اور بیٹی کی نسبتیں = ۱ : ۳۔ مجموعہ ۴

۴۔ بیٹی کا حصہ $\frac{2}{3} \times \frac{3}{4} = \frac{1}{2}$ اور بیٹی کا حصہ $\frac{1}{4} \times \frac{3}{4} = \frac{3}{16}$
 = کل نسبتیں = شوہر بیٹی ۲ : ۱

$$\frac{1}{2} : \frac{3}{16}$$

اور سہام = ۴ : ۳ : ۹ : ۳ مجموعہ ۱۹

مثال نمبر ۵۔ شوہر دو بیٹیوں اور ماں کی ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ شوہر کو $\frac{1}{2}$ بیٹیوں کو $\frac{1}{4}$ اور ماں کو $\frac{1}{4}$ ملے گا۔ مجموعہ $\frac{3}{2} = \frac{6}{4}$ (ایک کا حصہ)
 ۲۔ حوالہ کی صورت ہے۔ اور سہام یا ترتیب ۲ : ۲ : ۲ ہوں گے۔

مجموعہ ۳ (دہر بیٹی کو ۲ سہام)

مثال نمبر ۶۔ جی یا دوستی بیٹیوں ماں اور ایک انبیائی ہیں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ جی یا کو $\frac{1}{2}$ دوستی بیٹیوں کو $\frac{1}{4}$ ماں کو $\frac{1}{4}$ انبیائی ہیں کو $\frac{1}{4}$ ملے گا

۳۔ مجموعہ بھی ایک سے زیادہ ہے۔ ۲۔ حوالہ ہوگا

۴۔ نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$ اور سہام ۲ : ۲ : ۲ : ۲ : ۲ : ۲۔ مجموعہ ۱۵

مثال نمبر ۶۔ شوہر دو لڑکیاں ہیں، دو اغیائی بہنیں اور ماں میں ترکہ تقسیم کرو۔
 حل۔ شوہر کو پانچواں حصہ، دو لڑکیاں کو چار چار حصے، دو اغیائی بہنوں کو چار چار حصے، اور ماں کو پانچ حصے کا۔
 مجموعہ ایک سے زیادہ ہے۔

معمول ہوگا۔ نتیجہ = شوہر بہنیں اغیائی بہنیں ماں

$$\frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5}$$

اور سہام = ۳ : ۳ : ۳ : ۳ : ۳ : ۳ = مجموعہ ۱۸

مثال نمبر ۷۔ شوہر بیٹی، ماں، بیچ میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل۔ شوہر کو پانچواں حصہ، بیٹی کو پانچواں حصہ، اور ماں کو دو حصے کا۔

مجموعہ = $\frac{1}{5} + \frac{1}{5} = \frac{2}{5}$ (ایک سے کم ہے)

۲ حصہ ہوگا۔ یعنی شوہر کا حصہ ایک کے باقی بیٹی اور ماں میں ۱:۲ کے حصے ہوگا۔

شوہر کا حصہ دینے کے بعد باقی = $\frac{3}{5}$

بیٹی کا حصہ = $\frac{2}{5} \times \frac{2}{3} = \frac{4}{15}$ اور ماں کا حصہ = $\frac{2}{5} \times \frac{1}{3} = \frac{2}{15}$

نتیجہ = $\frac{4}{15} : \frac{2}{15} : \frac{3}{5}$ اور سہام = ۴ : ۲ : ۹ = مجموعہ ۱۵

مثال نمبر ۸۔ بیٹی، ماں، اور اغیائی بہنیں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ بیٹی کو پانچواں حصہ، اور اغیائی بہنوں کو پانچ حصے کا۔ مجموعہ ایک سے کم ہے اس لیے ۲ حصہ ہوگا۔

لیکن میری یا شوہر نہیں جی اس لیے تادم نمبر ۱ کے مطابق ان کے حصوں کی نسبتیں

$$= \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} = مجموعہ ۵$$

ترکہ تقسیم کرنے کے بعد تادم کے سبب تک بتائے گئے ہیں ان سے واضح ہوگا

ہے کہ وارثوں میں بھی ترکہ تقسیم کرنے کا ایک خاص ترتیب شریعت میں ملحوظ

ہے۔ جو سہولت کے لیے یہاں درج کی جاتی ہے۔

وارثوں میں ترکہ تقسیم کرنے کی ترتیب

- ۱۔ سب سے پہلے ذی الفروض کو ترکہ ان کے حصوں کے مطابق دیا جائے گا۔
- ۲۔ اگر ان سے کچھ بچ جائے یا وہ نہ ہوں تو سب ترکہ حصہ بنی کو دیا جائے گا۔
- ۳۔ اگر حصہ بنی نہ ہوں تو پھر عصباء نسبی کو ملے گا۔
- ۴۔ اگر عصباء نسبی تقسیم کے نہ ہوں تو ذی الفروض سے بچا ہوا ترکہ دوبارہ انہیں میں تقسیم کیا جائے گا صرف یہی یا شوہر اس دوبارہ تقسیم میں شریک نہ کیے جائیں گے۔
- ۵۔ اگر ذی الفروض میں صرف یہی یا شوہر ہوں اور عصباء نہ ہوں تو ان سے بچا ہوا مال ذی الفروض عام کو ملے گا یا ذی الفروض اور عصباء دونوں نہ ہوں تو پھر کل ترکہ ذی الفروض عام کو ملے گا۔ اس کے علاوہ سے آئندہ بتائے جائیں گے۔
- لیکن اگر ان تمام رشتہ داروں اور وارثوں میں سے کوئی نہ ہو تو شریعت نے چند اور لوگوں کو وارث بنانے کی سبیل رکھی ہے اور اگر کسی رشتہ دار نہ ہوں اور ان میں سے کوئی بڑھیا کی تفصیل آگے آرہی ہے تو یہ بالترتیب وارث کہے جائیں گے۔ یہ خاص صورتیں ہیں لیکن ان کا ہونا ضروری ہے۔
- ۱۔ مولیٰ الموالاة۔ اگر کسی شخص کا کوئی نسبی رشتہ دار موجود نہ ہو اور وہ شخص اپنے کسی دوست یا ساتھی یا کسی شخص سے یہ قول وقرار کرے کہ میرے مرنے کے بعد تم میرے وارث ہو گے بشرطیکہ میری زندگی تک تم یہ وعدہ کرو کہ اگر میرے اوپر کوئی نامہ ان ماترہ ہو گا تو تم اور کرو گے۔ اس قول وقرار کے بعد وہ شخص پہلے کا وارث قرار دیا جائے گا۔ اس کو فقہ کی اصطلاح میں مولیٰ الموالاة کہتے ہیں۔ اگر یہی یا شوہر بھی نہیں ہے تو اس کو سب مل جائے گا۔ اور اگر یہی یا شوہر ہے تو اس کو دینے کے بعد جو بچے گا وہ سب اس کو مل جائے گا۔
- ۲۔ مقررہ بالنسب۔ اگر کوئی شخص کسی مجہول النسب شخص کے متعلق ایسے

رشتہ کا اقرار کرے جو صرف اس کے اقرار ہی سے ثابت نہ ہو بلکہ اس کے نسب کے ثبوت کے لیے کسی دوسرے کی شہادت بھی ضروری ہو اور وہ ایسی شہادت دے اور اقرار کرنے والا اپنے اقرار پر مرتے دم تک قائم رہے تو یہ مجہول القب شخص کوئی اور وارث نہ ہونے کی صورت میں سب ترکہ کا مستحق ہوگا اور بیوی یا شوہر کی موجودگی میں اس سے کہا ہوا جائے گا۔ اگر اس کے اقرار کی تائید ہو جائے یا جہت مل جائے تو پھر وہ مقررہ القب کے ہائے وہی رشتہ دار سمجھا جائے گا جس کا مرنے والے نے اقرار کیا تھا۔ اگر نہ ہو بلکہ کوئی نہ ہو یا صرف بیوی یا شوہر ہو تو اس کو ترکہ ملتا ہے۔

۲۔ موصیٰ لہ البقیع المال :- اگر کسی شخص کے کوئی وارث نہ ہو اور وہ کسی شخص کے متعلق اپنے پسند سے ترکہ کی وصیت کر جائے تو ایسی صورت میں وصیت کو تہائی تک محدود نہ سمجھا جائے گا بلکہ وصیت کی غرض اصل پر ہی کر دی جائے گی۔ اور اس کو سب ترکہ مل جائے گا۔ نقد میں اس کو موصیٰ لہ البقیع المال کہتے ہیں۔

۳۔ بیت المال :- خیر ایک سے خیر و تک اگر کوئی بھی وارث نہ ہو تو تنہا کہ بیت المال میں جانا چاہیے۔

لیکن اتفاق سے موت ہو جائے یا کسی شخص کا مقتول کو قتل کرنے کا ارادہ نہ ہو اور کسی غفلت کی بنا پر موت واقع ہو جائے مثلاً کسی ہاتھ کو نشانہ بنائے میں گولی صورت کو لگ جائے تو ان تینوں صورتوں میں سے پہلی صورت میں چونکہ قصاص واجب ہے اور دوسری اور تیسری صورت میں دیات اور کفارہ واجب ہے اس لیے قاتل میراث سے محروم ہوگا۔ لیکن اگر قتل قتل مذکور ہو تو محروم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس میں کفارہ واجب نہیں ہے۔

۳۔ اختلاف دین :- صورت اور وارث میں دین کے اختلاف کا نہیں صورت میں ہو سکتی ہیں۔

اول یہ کہ صورت مسلم ہو اور وارث غیر مسلم ہو تو وراثت جاری نہ ہوگی۔

دوم صورت غیر مسلم ہو اور وارث مسلم ہو اس صورت میں حضرت علیؓ حضرت زینبؓ، عائشہؓ، طلحہؓ، عمارؓ، عطاءؓ و خواص رحمہم اللہ کے نزدیک وراثت جاری نہ ہوگی۔ لیکن بعض صحابہ مثلاً حضرت مسدود بن جہن، حضرت معاذؓ اور حضرت منی بصری، حضرت عمرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت مسدودؓ رحمہم اللہ کے نزدیک مسلم وارث ہوگا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر صورت و وارث دونوں غیر مسلم ہوں خواہ اہل ایک بیانیہ و دوسرا ہندو ہو یا ایک یہودی اور دوسرا کافر یا بیانیہ ہندو کوئی مذہب رکھتا ہو اور ان کا مقصد اسلامی عدالت میں آئے کہ ان میں اہم میراث جاری کرائی جائے گی۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کوئی باپ اپنی اولاد سے ناراض ہو کر یہ وصیت کرے کہ فلاں بیٹے یا بیٹی کو میری میراث سے کوئی حصہ نہ دیا جائے تو یہ صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ اسباب محرومی میں باپ کی ناراضگی کا ذکر نہیں ہے اس لیے باپ کا اولاد کو عاق کر دینا باعث محرومی نہیں ہو سکتا۔

محبوب

محروم اور محبوب کا فرق :- جب ایک وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث

کی موجودگی سے ختم ہو جائے یا کم ہو جائے تو اسے محبوب سراہی یا عجب نقصان کہتے ہیں اور بھی وارث کا کل حصہ یا کوئی جز اس طرح لگ جاتا ہے اسے محبوب کہتے ہیں اور اگر چاہا یا چکا ہے کہ جو وارث یا جو قتل صورت یا احکامات دینی یا دہرہ غلامی ترکے پانے کی صلاہت کھو بیٹھتا ہے اس کو اصطلاحاً محروم کہتے ہیں۔ یوں عام زبان میں محبوب وارث کے لیے بھی کہیں کہیں فقط محروم بول دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ اصطلاحاً محروم نہیں ہوتا۔

فرق ۱۔ ترکہ کی تقسیم میں طریقی اور محبوب کا اہلیت نظر ہوتا ہے۔ ایک محروم رشتہ دار کسی کو محبوب نہیں کر سکتا مثلاً کسی کا بیٹا اگر فرہار ہائے یا اپنے باپ کو قتل کر دے تو وہ خود تو محروم قرار دیا جائے گا لیکن اس کی دہرہ سے ہونے یا مان یا بیوی کے حصے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور ایک محبوب رشتہ دار خواہ وہ خود ترکہ میں سے کچھ نہ پائے یا کم پائے دوسرے وارثوں کے محبوب ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ مثلاً کسی میت کے وارثوں میں اگر ماں باپ اور دو بھائی ہوں تو مادہ وارثوں بھائی باپ کی دہرہ سے کچھ نہ پائیں گے لیکن وہ ماں کا حصہ ۱/۲ سے کم کر کے ۱/۴ کر دیں گے۔

ساتواں باب

ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

جب کسی میت کے رشتہ داروں میں ذوی الفروض اور مصبات کوئی نہ ہوں تب ذوی الارحام ترکہ ہانے کے مستحق ہوتے ہیں البتہ بھری واثو ہر ایسے ذوی الفروض ہیں جن کی موجودگی ذوی الارحام کو محبوب نہیں کرتی۔ ان سے بچا ہوا کل ترکہ ذوی الارحام کا حق ہوتا ہے۔

مصبات کی طرح ذوی الارحام کے بھی چار درجے ہیں

درجہ اول :- میت کے وہ بزرگ یعنی اولاد میں جو ذوی الفروض اور مصبات نہ ہوں مثلاً نواسہ، نواسی بیٹے اور پوتے کے نواسے نواسی اور ان کی اولاد وغیرہ۔
درجہ دوم :- میت کے وہ اصول یعنی باپ اور ماں سے اوپر کے بھٹے واسے جو ذوی الفروض یا مصبات نہ ہوں مثلاً۔

نانا، پردادا، دخیرو، باپ کے نانا، پردادیرو، ماما، دادا، دادا، دادی پردادی و غیرہ۔

ترتیب کے تمام ہر قاسد اور بھلا قاسد درجہ دوم کے ذوی الارحام ہیں۔
درجہ سوم :- میت کے باپ یا ماں کے وہ بچے جو ذوی الفروض یا مصبت نہ ہوں مثلاً۔
بھتیجی، بھانجرا، بھانجری اور ان کی اولاد اور انھیں بھائی بہن کی اولاد وغیرہ اور
خالہ بھائی بہن کی اولاد وغیرہ۔

درجہ چہارم :- میت کے دادا، دادی یا نانا، نانی کے وہ بچے جو ذوی الارحام ہوں مثلاً۔

بہرحال، مومن خواہ سکے ہوں یا طلاق یا اضماعی۔ ان سب کی اولاد نیز حقیقی و
 چھاتی چچاؤں کی دختر و اودھت کے باپ اور ماں کی بہو کی خالہ، مومن و غیرہ
 ترکہ کی تقسیم کے عام اصول۔ ذی الارحام میں ترکہ کی تقسیم کے عام اصول یہی
 (۱) جب کوئی ذی فرض یا مصبہ نہ ہو یا صرف یہی یا شوہر ہوں تب ذی الارحام
 وراثت جیتتے ہیں۔ یہی یا شوہر سے یا بڑا لڑکا کو ملتا ہے۔

(۲) درجہ اول کی سب سے زیادہ سب محروم ہوں گے۔ اسی طرح درجہ اول والے
 نہ ہوں تو درجہ دوم والوں کو ترکہ ملے گا اور درجہ سوم و چہارم والے محروم ہوں گے اول
 دوم دونوں نہ ہوں تو درجہ سوم والوں کو اور سوم والے بھی چہارم تو درجہ چہارم والوں
 کو ملے گا۔

(۳) ایک ہی درجے کے ذی الارحام میں اقارب فالاقرب کے اصول
 کا بھی لحاظ کیا جائے گا یعنی ایک ہی درجے کے اگر کئی اولاد ارحام ہوں تو جو زیادہ قریبی
 ہوگا اس کو ترکہ ملے گا اور دور والا محروم ہوگا۔ مثلاً نواسہ، نواسے کا بیٹا اور نواسے کا
 بیٹا بیٹوں ہوں تو سب درجہ اول کے ذی الارحام ہیں لیکن نواسہ زیادہ قریبی ہے اس
 لیے اس کو ملے گا۔ دوسرے محروم ہوں گے۔

(۴) برابر درجے والے ذی الارحام میں ذی فرض یا مصبہ کی اولاد ذی رحم کی اولاد
 پر مقدم ہوگی مثلاً بیٹی کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا بیٹی ہوں تو بیٹی ذی فرض کی اولاد کو ترکہ ملے
 گا اور نواسی ذی رحم کی اولاد محروم ہوگی۔ اسی طرح بھتیجے کی بیٹی اور بھتیجی کا بیٹا ہو تو بھتیجہ
 مصبہ ہے اس لیے اس کی بیٹی مقدم ہوگی اور بھتیجی ذی رحم ہے اس کا بیٹا محروم ہوگا۔
 اور اگر کچھ ذی فرض کی اولاد ہوں اور کچھ مصبہ کی اولاد ہوں اور قرابت میں برابر کا رشتہ ہو
 تو دونوں کو ترکہ ملے گا۔ یہ نہیں بڑا اگر ذی فرض کی اولاد مصبہ کی اولاد کو محروم کر دے۔
 یہ آئندہ مثالوں سے اور واضح ہو جائے گی۔

(۵) حسب سابق پندہ گزیر بیٹی حَتَّٰہُ الْاُنْثٰی کی اصول بھی ملحوظ رکھنا ہوگا۔
 برابر کے ذی الارحام میں مرد کو اولاد کا ادگ ملے گا۔ لیکن اضماعی رشتہ کے

ذاتی الارحام میں مرد اور عورت کے حصے برابر ہی رہیں گے۔

لیکن یہاں مرد کو عورت کا دو گنا حصے کا قاعدہ مصداق سے کچھ مختلف ہے۔

مصداق میں تو موجودہ داروں کے مرد و عورت ہونے کے مطابق ان کے حصے دوہرے یا اکہرے ہوتے ہیں لیکن ذاتی الارحام میں تمام لڑکے مسک کے مطابق جنس کی تائید عام الارحام سے بھی مستثنا رہتے ہیں۔ ثبوت ہے کہ موجودہ داروں کے پاس ان کے پاس کا لحاظ کیا جاتا ہے ہی کے واسطے سے یہ وارث ہوتے ہیں اور جہاں پہلے ہیں جنس کا اختلاف بڑھا ہے۔ امام ابو یوسف کو موجودہ اختلاف جنس کے مطابق تقسیم کے حق میں رہی۔ چونکہ امام ابو یوسف کے مسک کے مطابق تقسیم آسان ہے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا دینا ہے اس لیے یہاں صرف نام لڑکے مسک کے مطابق تقسیم کہا جاتا ہے۔

جہاں میں پشت میں جنس کا اختلاف پہلے پہل ہوتا ہے وہی اصل کی تعداد میں بڑھا کر آٹھ کر دی جاتی ہے جتنی تعداد موجودہ افراد کی اس کی شاخ میں ہے۔ پھر مرد کا دوہرا اور عورت کا اکہرا حصہ لگتا ہے اور اگر مردوں اور عورتوں کی تعداد بھی کئی کئی ہو تو مردوں کا مجموعی حصہ ان کی اور ہر شخص کو دیا جاتا ہے اور عورتوں کا مجموعی حصہ ان کی اور ہر شخص کو یک مثال سے لکھیے۔

ذاتی کے لفظ میں فراموشی کی دو بیشیاں اور ایک بیٹا اور فراموشی کے دو بیٹے ہیں۔

غیر



چونکہ جنس کا اختلاف مسک پہلے دوسری پشت میں بڑھا ہے اس لیے وہاں پہلے بیٹے کو بیٹے اور بیٹیوں کے حصہ اور بیٹی کو

دو بیشیاں ہی کر اس کے دو حصے لگیں گے پھر بیٹیوں کا حصہ یا حصہ ان کی اور فراموشی ۲ : ۱ : ۱ کے سب سے تقسیم ہو گا یعنی $\frac{2}{3}$: $\frac{1}{3}$: $\frac{1}{3}$ = بیٹے کو حصہ کا اور $\frac{1}{3}$: $\frac{1}{3}$: $\frac{1}{3}$ = بیٹیوں کو حصہ کا

اور بیٹی کے دونوں بیٹوں کو یعنی نمبر ۳، ۴ کو ہر ایک کو پٹے کا
اس طرح کل ۱۶ سہام ہوں گے۔

آخری پشت میں دونوں بیٹوں کو یعنی سہام، بیٹے نمبر ۲ کو ۶ سہام اور
بیٹے نمبر ۳ کو دو دو سہام ملیں گے یعنی ۲:۴:۶:۳:۱۲۔ مجموعہ ۲۶۔

اسی طرح بھائی اور بہن دونوں کی اولاد میں تو بھائی کی اولاد کو دو ہرے حصے
اور بہن کی اولاد کو اکہرے حصے دے کر پھر ان حصوں کو مرد و عورت کے اعتبار سے تقسیم
دیا جائے گا۔ اور ان کی مثال کی طرح ان کی تعداد بھی ان کی اولاد کی تعداد کے مطابق بڑھا
دی جائے گی۔ پھر مردن کا مجموعی حصہ ان کی اولاد پر اور عورتوں کا مجموعی حصہ ان کی
اولاد پر مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا۔

اب آجے اگر کچھ ذوی الارحام وادھیائی ہوں اور کچھ نانہالی ہوں مثلاً سو ادا کے ۵۵۔
ذوی کے دادا دادا (ادھیائی)، مائی کے دادا، مائی کے ۵۵ (نانہالی) میں ترکہ تقسیم کرنا
تو آپ کی طرف کے دو اہواز کوٹ میں سے اور ماں کی طرف والوں کوٹ میں سے مرد
و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا۔

اگر ہر طرف کے ذوی الارحام مرد و عورت دونوں میں تو بھر آپ کی طرف
والوں کوٹ میں سے مرد کو دو ہر اور عورت کو اکہرے حصہ دیں گے۔ اسی طرح ماں کی
طرف والوں کو بھی ٹ میں سے مرد کو دو ہر اور عورت کو اکہرے حصہ دیا جائے گا۔

۷) اگر کوئی ذوی دم درشتوں سے کسی ترکہ کا حصہ دار ہوتا ہے تو اسے دونوں
درشتوں سے حصہ ملے گا۔

۸) چھ قاعدے ہیں جن کا استعمال ذوی الارحام کے سلسلے میں ہوتا ہے۔

ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم کے ۸ قاعدے امام ائمہ کے قول کے مطابق ہیں کیونکہ
فتویٰ اسی پر ہے لیکن امام ابو یوسفؒ نے بعض قاعدوں میں دوسرا طریقہ اختیار کیا
ہو کہ امام ابو حنیفہؒ سے جو مشہور اند معجز روایت ہے اس سے امام ائمہ کے مسلک
معد کہ ناند ہوتی ہے اس لیے یہاں انہیں کی تشریح کی گئی ہے اور معاملات بھی اسی

کے مطابق حل کیے گئے ہیں۔

مزید یہ کہ چونکہ اصول نمبر ۱۰ اور ۱۱ کا استعمال مختلف درجے کے ذریعہ اور عام کے سطحوں میں کچھ وقت سے بعد میں آتا ہے اس لیے ہر درجہ والے ذریعہ اور عام میں ان دونوں اصولوں کے لحاظ سے ایک ایک ترتیب قائم کر دی گئی ہے اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے کون دارٹ پر گا پھر کون اور پھر اس کے بعد کون۔ ان سے مدد لینے میں آسانی ہوگی اور تقسیم میں غلطی نہیں ہوگی۔

اسی طرح نمبر ۱۲ کا استعمال بھی کئی مثالوں کے ذریعے بیان کیے گئے ہیں اور اس کا طریقہ درجہ اول اور درجہ دوم میں اصول نمبر ۱۰ کے استعمال کی ایک ایک مثال بھی دے دی گئی ہے تاکہ تمام قاعدے بخوبی دیکھ لیجیں ہو سکیں۔

۱۔ درجہ اول کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

(۱) درجہ اول میں سب سے قریبی ذوی الارحام نواسہ اور نواسی ہیں، اگرچہ ہوں تو نواسوں کو دوسرے حصے اور نواسیوں کو اکہرے حصے میں لگے۔ (یعنی کی تعداد میں)۔
 (۲) ان کے بعد سب سے قریبی ذوی الارحام بھتیجی کی اولاد یعنی بیٹے کی نواسی اور نواسے ہیں۔ انہر ایک کی موجودگی میں یہ محبوب ہوں گے۔ اگر صرف بیٹی ہوں تو مرد کو دوسرا اور عورت کو اکہرا حصہ دیا جائے گا۔

(۳) انہر کے برابر رشتے کے ذوی الارحام نواسے اور نواسی کی اولاد ہیں لیکن انہر کی موجودگی میں انہر والے غریب ہوں گے کیونکہ سب قاعدہ تہرہ یعنی ذی فرض کی اولاد نواسے، نواسی ذی رحم کی اولاد پر مقدم ہوگی۔ اگر صرف تہرہ والے ذوی الارحام میں ترکہ تقسیم کرنا ہو تو سب قاعدہ تہرہ نواسوں کی اولاد کو دوسرے حصے اور نواسی کی اولاد کو اکہرے حصے دیئے جائیں گے پھر ان حضوں کو موجودہ وارثوں کی تقسیم کی جائے گی۔ مثلاً

مثال (۱) نواسے کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا

بہو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

بیٹی (فائل)



اصل یہ مرد وارثوں کے مرد و عورت ہونے کا لحاظ نہیں ہوگا، بلکہ ذی الارحام کی بیٹی کوئی کا دوسرا حصہ ہوگا کیونکہ انہر موجود ہے۔

اور جہاں جنس کا پہلے پہل اختلاف ہے وہاں اس کا حصہ دوسرا ہوتا ہے۔ اور نواسی دوسرے حصے میں مسعود کو اکہرا حصہ ملے گا کیونکہ انہر کے ساتھ دوسرا اکہرا حصہ ہوتا ہے۔
 مثال (۲) نواسے کی دو بیٹیاں۔ نواسی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوں تو ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟



(۱)

مل ۱۔ جنس کا پہلے پہل اختلاف

(۲)

نمبر ۲ پر ہے اس لیے بیٹے کا

دوہرا اور بیٹی کا اکہرا حصہ ہوا لیکن

(۳)

بیٹے کی اولاد دو بیٹی اس لیے دو

دوہرے حصے یعنی ۴ حصے نواسے کی اولاد کر لے۔ اور نمبر ۲ پر بیٹی کی اولاد میں بیٹی سب کے

ان سب کے بیٹی اکہرے حصے ہوئے یعنی کل ترکہ کے ۸ حصے ہیں گے اور نواسے کی

اولاد کو ۴ حصے بیٹی چار اور نواسی کی ۴ اولاد کو چار ملیں گے۔

۲ نواسے کی دو اولاد بیٹیاں ہیں اس لیے ہر ایک کا حصہ برابر ہوگا یعنی $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$

لیکن نواسی کی اولاد میں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے اس لیے ان کا چار اب ۱۲:۱۲:۱۲:۱۲ انکے نسبت

کے تقسیم ہوگا۔

ان بیٹیوں کے حصوں کا مجموعہ = ۱۱:۵ ہر بیٹے کو $\frac{1}{2}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{4}$

۵ ہر بیٹے کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ بیٹی کا حصہ $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$ = $\frac{1}{8}$

۵ کل بیٹیوں = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$

اور مہنام = ۱۰:۲۱:۱۰:۱۰:۱۰:۱۰:۱۰:۱۰ مجموعہ = ۳۵

اسی نمبر سے نمبر تک کوئی ذوی الارحام نہیں تو پڑتے گے نواسے

نواسیوں ترکہ کی مستحق ہوتی ہیں۔ چونکہ یہی جنس کا نسبت صرف موجود وارثوں

میں ہے اس لیے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ دیا جائے

۵ نمبر وارثوں کے بعد پڑتی کے پڑتا پڑتی اور پڑتی کے نواسے، نواسی نیز

نواسے، نواسی کے پڑتا پڑتی اور نواسے، نواسی کا سنی ہوتا ہے۔ لیکن اگر صرف پڑتا

کے باہر پڑتا پڑتی اور نواسے، نواسی کے بھی پڑتے، پڑتی اور نواسے، نواسی سب موجود

ہوں تو موجود وارثوں کی جنس کا لحاظ دیکر پہلے گا بلکہ پڑتے، پڑتیاں چونکہ بیٹے کا

اور ادھیں اس لیے ان کو دوسرے صفے دینے ہائیں گے اور نو اسے، فراسیاں بیٹی
کی ادھیں اس لیے ان کو اکہرے صفے ملیں گے۔ پھر وہ اپنی اپنی طرف کے حصوں
کو مرد و عورت کے لحاظ سے دوسرے اور اکہرے تقسیم کر لیں گے۔

مثال (ج ۲)۔ سلیم کی وفات کے وقت اس کی پوتی کے ۴ نو اسے، فراسیاں اور ۵ ہتے
اور ایک پوتی وارث تھے تو ان میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل :- چونکہ پوتی کے ہوتے، پوتی بیٹے کے وارث ہیں اس لیے ان میں سے دوسرے
صفے ۶ ہوتے اور پوتی کے نو اسے، نو اس کی بیٹی کی ادھیں اس لیے ان ۵
کے اکہرے صفے ۵ ہوتے۔

۱۔ کل ترکہ ۶ حصے ہوں گے میں میں سے پوتی کے بیٹے کی ادھ کے لیے ۳ اور
پوتی کی بیٹی کی ادھ کے لیے ۳ حصے رکھے جائیں گے۔

پھر ۳ کو ۱:۲:۲ میں اور ۳ کو ۱:۲:۲:۲:۲ میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

$$۱۔ پوتی کے ہر حصے کا حصہ = \frac{3}{5} \times \frac{3}{5} = \frac{9}{25}$$

$$۲۔ پوتی کی پوتی کا حصہ = \frac{3}{5} \times \frac{1}{2} = \frac{3}{10}$$

$$۳۔ پوتی کے ہر نو اسے کا حصہ = \frac{3}{5} \times \frac{1}{2} = \frac{3}{10}$$

$$۴۔ پوتی کی ہر نو اسی کا حصہ = \frac{3}{5} \times \frac{1}{2} = \frac{3}{10}$$

دسب حصوں کی نسبتیں :- (سوال کی ترتیب کے لحاظ سے)

$$\frac{9}{25} : \frac{3}{10} : \frac{3}{10} : \frac{3}{10} : \frac{3}{10} : \frac{3}{10} : \frac{3}{10}$$

اور سہام :- ۵۰ : ۵۰ : ۵۰ : ۲۵ : ۲۵ : ۹۹ : ۹۹ : ۴۴ : ۴۴ : ۴۴

یہ مثال تا حد تک سمجھانے کی غرض سے دی گئی ہے۔ حوالہ عام طور سے اتنے دوری

دوری و عام میں ترکہ تقسیم ہونے کی صورت شاذ و نادر ہی پیش آتی ہے۔ کیونکہ کراں سے

نزدادہ قریب کے رشتہ داروں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور مل جاتا ہے اور علما یہ کام

آسانی سے کرتے ہیں۔ احتیاطاً وہ مثالیں اور دی جاتی ہیں تاکہ ہر جامعہ و دینی تنظیم پر

جائے۔

ہی سے صفیر اور صفیر ہر ایک کو $\frac{1}{2}$ اور ایک دریا اور کا $\frac{1}{2}$ تیسری پشت میں
 ایک بیٹے اور ۲ بیٹیوں میں ۱۲ : ۱۱ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

۱۔ دلی کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ اور صفیر و صفیر کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ اور دلی کا حصہ $\frac{1}{4} = \frac{1}{4}$
 ۲۔ صفیر کا کل حصہ $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ اور دلی کا حصہ $\frac{1}{4}$ اور دلی کا حصہ $\frac{1}{4} = \frac{1}{4}$
 ۳۔ صفیر = $\frac{1}{2}$ ، صفیر = $\frac{1}{2}$ اور صفیر = $\frac{1}{2}$ اور صفیر = $\frac{1}{2}$ اور صفیر = $\frac{1}{2}$

درج دوم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

اس حصے کے ذوی الارحام میں چار پشت تک کے رشتے وارثوں کا ذکر کرنا کافی ہو گا مگر یہ قطعی پشت وارثوں کی بھی موجودگی شرطِ ناصری ہو گی۔ ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) نانا۔ اگر درج اولی کے کوئی ذوی الارحام دہریں تو سب ذکرِ نانا کو ملے گا۔ اس کا کوئی حصہ شریک نہیں ہے۔

(۲) نانا کے بعد درج دوم میں سب سے قریب کے رشتہ دار چار ہو سکتے ہیں۔
۱۔ باپ کے نانا یا دادا کے باپ ۲۔ ماں کے دادا ۳۔ ماں کے نانا ۴۔ ماں کی دادی ماں میں ایک ہر باپ کی طرف اور باقی ماں کی طرف کے ہیں۔ اگر سب موجود ہوں تو باپ کے نانا کو چھ اور ماں کی طرف والوں کو چھ میں سے دو ہر اولہ اکبر اخصر ملے گا۔ اگر صرف ماں کی طرف والے ہیں تو چھ میں سے دو ہر اولہ اخصر کو اکبر ملے گا۔

(۳) ان کے بعد باپ کی طرف کے چار اور ماں کی طرف کے سات اہل اولہ و جہرات فاسدہ وارث ہوتے ہیں۔

باپ کی طرف کے۔ ۱۔ دادا کے نانا یعنی پردادی کے باپ۔

۲۔ دادی کے دادا یعنی باپ کے نانا کے باپ۔

۳۔ دادی کے نانا یعنی باپ کی نانی کے باپ یا تین مردوں کے اور ایک عورت

۴۔ دادی کی دادی۔

ماں کی طرف کے۔ ۱۔ ماں کے پردادا۔

۲۔ ماں کی دادی کے باپ۔

۳۔ نانی کے دادا۔

۴۔ مائی کے دادا یا بہن مرد ہوئے اور ۳ عورتیں۔

۵۔ مائی کی دادی۔

۶۔ مائی کی مائی۔

۷۔ مائی کی دادی۔

عموماً نوہ وارث موجود نہیں ہوتے اور ترکہ ان میں تقسیم کرنے کی نوبت منسلکی ہی سے آسکتی ہے لیکن اگر باغرض عورت ہمیشہ ہی آجائے تو صاحبہ ہے کہ اگر صرف باپ کی طرف کے ہوں یا صرف ماں کی طرف کے ہوں تو مرد کو دو ہرا اور عورت کو اکہرا دیا جائے گا۔ اور اگر دونوں طرف کے ہوں تو باپ کی طرف والوں کو دو تہائی میں سے مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا اور ماں کی طرف والوں کو ایک تہائی میں سے مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا۔

مثال نمبر ۱۔ مشرق کی دولت ہر اس کے دادا کے نانہ محمود و دادی کی دادی شاہو

مشرق (دولت)				مائی کے دادا ظہور مائی کے نانہ	
				اشفاق اور مائی کی دادی سمیت	
				تو تقسیم کرو۔	
				حل :- باپ کی طرف والوں کو ۲ اور ماں	
				کی طرف والوں کو ۱ میں سے تقسیم	
				ہوگی۔	
				لیکن باپ کی طرف سے ۱ ہی پشت	

میں جنس کا اختلاف ہے اس لیے تقسیم ۱:۲ سے ہوگی۔

۱۔ جنت کے دادا کے حصے = $\frac{2}{3} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{3}$

اور دادی کو $\frac{1}{3} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{6}$

پھر ماں کا $\frac{1}{2}$ منسلک ہو کر محمود کو اور دادی کا $\frac{1}{3}$ منسلک ہو کر شاہو کو مل جائے گا

ماں کی طرف بھی پہلی پشت میں جنس کا اختلاف ہے لیکن یہاں باپ کی طرف ایک

وارث ہے اور ماں کی طرف دو ہیں اس لیے باپ کی طرف کا ایک دوسرا حصہ
اور ماں کی طرف کے ۲ اکبرے حصے کرنے کا مطلب ہے بڑا اگر ماں اور باپ کے
حصے برابر ہو گئے۔ پھر مرد و عورت کے حصے کے تقسیم ہوگی اگر ضرورت پیش آئے۔

۱۔ میت کے ۴ کو $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$ اور میت کی مائی کو بھی $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$ دیا جائے گا
۲۔ اگر باپ مستقل ہو کر صیغہ کوئی نہ ملے گا۔ اور مائی کا $\frac{1}{2}$ حصہ ۲:۱ میں تقسیم ہوگا
مرد کو $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$ اور عورت کو $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$ ملے گا یہی $\frac{1}{2}$ مستقل ہو کر غلبہ کو
۳۔ اگر $\frac{1}{2}$ مستقل ہو کر اشتقاقی کوئی نہ ملے گا۔

۴۔ کل نسبتیں = ۴:۱:۱:۱:۱ اور سیاق = ۳:۲:۱:۱:۱:۱:۱:۱

مثال نمبر ۲۔ قائم نے اپنی رفات پر باپ کے ۴ کو مائی عاتقہ۔ باپ کی دادی کی
خالہ خالہ باپ کے دادا کے ۴ کو محمود اور باپ کے دادا کی دادی دالہ وارث
سمونے۔ ترکہ تقسیم کرو۔

حاصل شدہ	حاصل شدہ
۱۔ میت کی طرف کے ہیں۔	۱۔ میت
۲۔ جہاں پہلے پہل اختلاف جنس	۲۔ قائم
ہے اسی کو دیکھتا ہو گا پشت نمبر ۱	۳۔ باپ
۳۔ یہ پہلا اختلاف ہے جہاں ماں	۴۔ باپ
کی طرف صرف ایک وارث	۵۔ باپ
دار ہے اور باپ کی طرف	۶۔ باپ
۳ وارث ہیں۔	۷۔ باپ
	۸۔ باپ
	۹۔ باپ
	۱۰۔ باپ
	۱۱۔ باپ
	۱۲۔ باپ
	۱۳۔ باپ
	۱۴۔ باپ
	۱۵۔ باپ
	۱۶۔ باپ
	۱۷۔ باپ
	۱۸۔ باپ
	۱۹۔ باپ
	۲۰۔ باپ
	۲۱۔ باپ
	۲۲۔ باپ
	۲۳۔ باپ
	۲۴۔ باپ
	۲۵۔ باپ
	۲۶۔ باپ
	۲۷۔ باپ
	۲۸۔ باپ
	۲۹۔ باپ
	۳۰۔ باپ
	۳۱۔ باپ
	۳۲۔ باپ
	۳۳۔ باپ
	۳۴۔ باپ
	۳۵۔ باپ
	۳۶۔ باپ
	۳۷۔ باپ
	۳۸۔ باپ
	۳۹۔ باپ
	۴۰۔ باپ
	۴۱۔ باپ
	۴۲۔ باپ
	۴۳۔ باپ
	۴۴۔ باپ
	۴۵۔ باپ
	۴۶۔ باپ
	۴۷۔ باپ
	۴۸۔ باپ
	۴۹۔ باپ
	۵۰۔ باپ
	۵۱۔ باپ
	۵۲۔ باپ
	۵۳۔ باپ
	۵۴۔ باپ
	۵۵۔ باپ
	۵۶۔ باپ
	۵۷۔ باپ
	۵۸۔ باپ
	۵۹۔ باپ
	۶۰۔ باپ
	۶۱۔ باپ
	۶۲۔ باپ
	۶۳۔ باپ
	۶۴۔ باپ
	۶۵۔ باپ
	۶۶۔ باپ
	۶۷۔ باپ
	۶۸۔ باپ
	۶۹۔ باپ
	۷۰۔ باپ
	۷۱۔ باپ
	۷۲۔ باپ
	۷۳۔ باپ
	۷۴۔ باپ
	۷۵۔ باپ
	۷۶۔ باپ
	۷۷۔ باپ
	۷۸۔ باپ
	۷۹۔ باپ
	۸۰۔ باپ
	۸۱۔ باپ
	۸۲۔ باپ
	۸۳۔ باپ
	۸۴۔ باپ
	۸۵۔ باپ
	۸۶۔ باپ
	۸۷۔ باپ
	۸۸۔ باپ
	۸۹۔ باپ
	۹۰۔ باپ
	۹۱۔ باپ
	۹۲۔ باپ
	۹۳۔ باپ
	۹۴۔ باپ
	۹۵۔ باپ
	۹۶۔ باپ
	۹۷۔ باپ
	۹۸۔ باپ
	۹۹۔ باپ
	۱۰۰۔ باپ

۵۔ ماں کی طرف ایک اکبر صغیر اور باپ کی طرف دو دوسرے حصہ ملک کر کل ۷
حصے ہوں گے۔

ماں کی طرف کا $\frac{1}{2}$ مستقل ہوتا ہوا عاتقہ کوئی نہ ملے گا۔

باپ کی طرف کا $\frac{1}{2}$ اگلے پشت میں پھر ایک اکبر صغیر اور دوسرے حصوں
میں رہے گا۔

درجہ سوم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

اس درجے میں بہنوں کی اولاد اور بھائیوں کی اولاد وراثت اور ان کی اولاد ذوی الارحام ہوتی ہیں۔ اچھلٹوں کے بیٹے حصہ ہوتے ہیں، یعنی بھائیوں کی اولاد جو حصہ نہیں ہوتی اس درجے کے ذوی الارحام میں آتی ہیں۔ اور چھٹے بھائی ہیں حقیقی۔ طاقی اور اخیانی تین قسم کے ہوتے ہیں اس لیے یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اخیانی بھائی کے بیٹے اور بیٹیاں دونوں ذوی الارحام ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ ان میں مرد و عورت کے حصے برابر ہوتے ہیں۔ صرف لہام ابو و سفت و ان میں لہام مرد کو دو ہرا اور عورت کو اکہرا سفتہ دلو اتے ہیں۔ لیکن لہام محمدؐ کے قول کے مطابق ان کے حصے برابر ہوتے ہیں اور لہام محمدؐ کی تقسیم پر مجبور ملے۔ کالاتاق ہے۔ اس لیے اسی کے مطابق اس درجے میں بھی ترکہ کی تقسیم بتائی گئی ہے۔

درجہ اول کے ذوی الارحام میں تقسیم کے جو اصول بیان کیے گئے ہیں یہی وہاں بھی استعمال ہوں گے۔

بھائی بہنوں کی اولاد کی تعداد کا خیال رکھتے ہوئے پہلے بھائی بہنوں میں ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا جیسے ان کی موجودگی میں ہوتا۔ پھر ہر ایک کا حصہ اس کی اولاد میں سب قاعدہ کسرہ منتقل ہو جائے گا۔ بعض اوقات اس درجے میں خصوصی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ صرف بہنوں کی اولاد و ہر اولاد میں ترکہ ضرورت، پیش آئے تو ایسی صورت میں رد لگی کرنا ہوگا۔ پھر حصے ان کی اولاد میں منتقل ہوں گے۔

جیسا شروع میں بتایا گیا ہے اس درجے کے ذوی الارحام بھائی، بھانجی، بھینجی بھرائی کی اولاد اور بیٹے کی بیٹیاں و غیرہ آتی ہیں۔ تقدم کے لحاظ سے ان کی ترتیب اس طرح ہوگی۔

کل نسبتیں = $\frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17} : \frac{7}{17}$

اور مہام = ۲۱ : ۲۱ : ۲۱ : ۲۱ : ۲۱ : ۲۱ : ۲۱ : ۲۱ : ۲۱ : ۲۱

مثال نمبر ۴۔۔ خاکر کے انتقال کے وقت اس کی حقیقی اور طاقی بھائی، بیٹیوں کے بھانجے، بھانجی اور خیمائی بیٹیوں موجود تھے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔
حل۔۔ اس سوال کا نقشہ اس طرح بنتا ہے۔

خیمائی بھائی : خیمائی بیٹی : حقیقی بھائی : حقیقی بیٹی : طاقی بھائی : طاقی بیٹی
بیٹی : بیٹی : بیٹی : بیٹی : بیٹی : بیٹی

یہاں سب سے پہلے ترکہ بھائی بیٹیوں میں تقسیم ہوگا۔ پھر ان کی اولاد پر منتقل ہوگا۔
خیمائی بھائی بیٹی ذریعہ الغرض میں اس لیے ان کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملے گا۔
باقی $\frac{1}{2}$ تنگہ بھائی بیٹیوں میں تقسیم ہوگا اور ان کی سوتیلی بھائی بیٹیوں کو بھائی کے
خیمائی بیٹیوں، خیمائی بھائی اور خیمائی بھائی کو $\frac{1}{2}$ میں سے برابر برابر ملے گا۔

۱۔ ہر ایک کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

پھر تنگہ بھائی کی ایک بیٹی ہے اور لڑکی بیٹی کے ایک بیٹا ایک بیٹی ہے۔

۲۔ $\frac{1}{2}$ میں سے ایک دوہرا حصہ بھائی کا اور دو اکبرے حصے بیٹی کے ہونے
بیٹی دونوں کا ہر ایک برابر برابر سے جائی گے

۳۔ حقیقی بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ اور حقیقی بھانجے بھانجی کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{4}$

اب حقیقی بھانجے اور بھانجی میں ۲ : ۱ کے حساب سے تقسیم ہوگی

۴۔ بھانجے کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ اور بھانجی کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

۵۔ کل نسبتیں = خیمائی بیٹی : خیمائی بھائی : خیمائی بھائی : حقیقی بیٹی : حقیقی بھائی : حقیقی بھائی : حقیقی بھائی : حقیقی بھائی

$\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$

اور مہام = ۱ : ۱ : ۱ : ۱ : ۲ : ۱ : ۱ : ۱ : ۱ : ۱

مثال نمبر ۵۔۔ خیمائی بیٹی کے لڑکے بیٹے دو بیٹیوں اور حقیقی بیٹی کے دو بیٹیوں اور بیٹیوں میں
ترکہ تقسیم کرے۔۔

، طاقی بھانجے کی بیٹی
 اور خانی بھائی اور طاقی بھائی
 بنوں میں ۲:۱ کے تقسیم ہوگا۔
 اور خانی بھائی ہیں کہ $\frac{1}{2}$ حصے کا اور طاقی بھائی ہیں کہ بطور حسبہ والی ۳ مرد و عورت
 کے لحاظ سے دیا جائے گا۔

لیکن بھائی کی طرف ۲۔ اور ۲ کا دوسرا حصہ ۳۔ اور بیٹی کی طرف ۳۔ اولاد کا
 اکبر حصہ ۳ رکھا جائے گا۔

یعنی ۳ کے کل، چھ بیٹوں گئے ۴ بھائی کی طرف ۲ بیٹی کی طرف پہرے
 حصے ہر ایک کی اولاد میں مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوں گے۔
 طاقی بھائی کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ اور اس کو ۲:۱ میں تقسیم کریں گے۔

بیٹے کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ اور بیٹی کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{6}$
 طاقی ہیں کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ اور اس کو بیٹی کے بیٹے میں تقسیم کریں گے۔
 لیکن بیٹی کی بیٹی کی طرف ایک دینا ہے اس کا ایک اکبر حصہ لے گا
 اور بیٹے کی طرف دو اولاد میں اس سے دو دوسرے حصے لیں گے۔

یعنی کل ۵ حصے ہوں گے کسی میں سے ایک بیٹی کی طرف اور ۴ بیٹوں کی طرف
 جائے گا۔

، طاقی ہیں کی بیٹی کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ یہی مستقل ہو
 کہ اس کے بیٹے کو مل جائے گا اور طاقی ہیں کے بیٹے
 کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ اس کی اولاد میں ۲:۱ سے
 تقسیم ہوگا۔

، طاقی بھانجے کے بیٹے کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ اور بیٹی کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{6}$
 اور خانی بھائی ہیں کی اولاد میں ۲ حصے ہر ایک تقسیم ہو کر ہر ایک کو $\frac{1}{2} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{6}$ دینا
 دے دیں۔ $\frac{1}{2} : \frac{1}{3} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6}$ (خواتین اقل = ۶۳۰)

کیے ہائیں گے۔ لیکن عام طور سے اتنے دور کے ذریعہ عام موجود نہیں ہوتے اس لیے ان کی مثالیں نہیں دی جا رہی ہیں۔

(۴) اکابریت میں کئی کئی کے نواسے اور نواسیاں اور بھانجے بھانجی کے نواسے نواسیاں بھی ذریعہ عام ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کو اگر اس وقت ملے گا جب تبرا سے جنگ کوئی موجود نہ ہوگا جس سے سب ہی اشتغال ہوں گے جو اپنی تہذیب و ملت مثالوں سے واضح کر دیئے گئے ہیں۔ اس بلکہ مزید مثالیں نہیں دی جا رہی ہیں کیونکہ انجمنوں وغیرہ کے پائے پتوں کی طرح نواسے نواسیاں کسی کے موجود ہونے سے

دو برابر والوں کی طرح موجودہ افراد کی تعداد کے لحاظ سے رکھیں گے۔ دو کیجئے اور باقی
کی مثال یہ تعلق

(ب) اگر صرف بی کی طرف کے ہوں تب بھی اسی طرح سے پہلے (ا)
والوں کو ترک کر دے گا وہ نہ ہوں تو (ب) والوں کو دہرا اکبر لے گا اور وہ بھی نہ ہوں
تو (ج) والوں کو برابر برابر لے کر دے گا۔ اسی طرح یہ بھی نہ ہوں تو (د)
(ہ) اور (و) والے بالترتیب ترک کر کے مستحق ہوں گے۔

لیکن اگر ایک ہی قسم کے شریک یا سوتیلے بھائی اور خالہ کا اولاد ہی ہوں تو بھائیوں
کی اولاد کو دہرائی میں سے بعد خالہ کی اولاد کو ایک تہائی میں سے جس کے لحاظ سے
تقسیم کیا جائے گا۔ انبیائی ہوں تو برابر حصے ہوں گے۔

(ج) اگر باپ اور مائیں دونوں کی طرف کے ہوں تو بھائی کا حصہ (ا) باپ
کی طرف والوں کو دو تہائی میں سے اور بی کی طرف والوں کو بھائی کا حصہ (ب)
ایک تہائی میں سے تقسیم کر دیا جائے گا۔

مثال :- بھائی کی وفات پر اس کا بھائی زاد بھائی اکبر و عقیلہ کی زانو بہنیں عقیلہ و عقیلہ
دو بھائی زاد بھائی مسیب و مسیب ایک خالہ زاد بھائی باہم اور ایک خالہ زاد
بہن برابر حصے ترکہ تقسیم کر دے۔

حل :- اس سوال میں باپ کی طرف کے ۲ ذوی الارحام اکبر عقیلہ اور عقیلہ ہیں۔ ان کو
تو ۱:۱:۱ کے حساب سے حصے کا یعنی ۳ حصوں میں سے تقسیم ہوگا۔

۱۔ اکبر کا حصہ $\frac{1}{3}$ عقیلہ کا حصہ $\frac{1}{3}$ عقیلہ کا حصہ $\frac{1}{3}$ اور عقیلہ کا حصہ $\frac{1}{3}$
ان کی طرف ۳ حصہ داری ان کو $\frac{1}{3}$ میں سے تقسیم ہوگا لیکن بھائی کی اولاد کو دو
تہائی میں سے اور خالہ کی اولاد کو ایک تہائی میں سے دیا جائے گا۔

کل ترکہ $\frac{1}{3}$ ۲ بھائی کی طرف $\frac{1}{3}$ ۲ حصہ مسیب و مسیب کو برابر برابر لے گا۔
۲ ہر ایک کا ایک ایک حصہ $\frac{1}{3}$ ۲ $\frac{1}{3}$ ۲ $\frac{1}{3}$

خالہ کی طرف $\frac{1}{3}$ ۲ $\frac{1}{3}$ باہم اور خالہ میں ۱:۱ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

۵۔ بائیم کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ اور رقبہ کا حصہ $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$
 کل تینوں = $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{8} + \frac{1}{8} = \frac{1}{2}$ (فدا اضافہ اقل ۵۴)
 = سهام = ۱۸ : ۹ : ۹ : ۶ : ۶ : ۴ : ۲ مجموعہ ۵۴

(۱۸) باپ کی طرف کے۔۔ باپ کی تینوں قسم کی بھوپیاں اور اخیانی بچا، باپ کے تینوں قسم کے ماموں وغالہ۔

۱۸ کی طرف کے۔۔ ماں کی تینوں قسم کی بھوپیاں اور اخیانی بچا، ماں کے تینوں قسم کے ماموں وغالہ۔

بہرہ و ہر چہارم کے ذریعہ تمام میں سے نمبر (۱) اور (۲) والے کوئی نہ ہوں تو یہ وارث ہوتے ہیں۔ باپ کی طرف کے اور ماں کی طرف کے حسب سابق ملتا ہے۔ نیز حقیقی کے سامنے طاق و اخیانی اور طاق کے سامنے اخیانی محروم ہوتے ہیں۔
 مثلاً، مسند ہر ذریعہ ذریعہ تمام میں ترکہ تقسیم کر دو۔۔ باپ کی ۲ طاقی بھوپیاں باپ کے اخیانی بچا، باپ کی اخیانی بھوپچی، ماں کے ۲ کے ماموں اور ۲ مگی وغالہ۔
 ۱۔ باپ کی طرف والوں کو $\frac{1}{2}$ ملے گا۔ لیکن طاقی بھوپچی کے سامنے اخیانی بچا و بھوپچی محبوب ہوں گے۔

۲۔ ہر طاقی بھوپچی کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

بھوپچی کی طرف والوں کا حصہ $\frac{1}{2}$ اور سب کے حصوں کی نسبتیں۔ ۱۸ : ۱۱ : ۱۱ : ۴ : ۲ مجموعہ ۴۶

۳۔ ہر ماموں کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ اور ہر بھوپچی کا حصہ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

باپ کی طاقی بھوپیاں ماں کے ماموں ماں کی نکلائیں۔

کل تینوں = $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$ (فدا اضافہ اقل ۴۶)

= سهام = ۱۴ : ۱۴ : ۱۴ : ۷ : ۷ : ۷ : ۷ : ۳ : ۳ : ۳ مجموعہ ۶۳

(۴) ان تین قسم کے رشتہ داروں میں سے کوئی بھی ذریعہ تو باپ اور ماں کی بھوپچی، غلط اور ماموں کی اولاد کو اسی طریقہ سے ترکہ دیا جائے گا جیسا کہ ہر چہارم کے نمبر میں بتایا گیا ہے۔

اس طرح ہر چکان کی کٹے گئے۔

ماں کی طرف کا $\frac{1}{2}$ ماں و غار میں ۲:۱ کے تقسیم ہو گا۔

ماں کی طرف کا $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ دیا جائے گا۔

پھر اس کے ایک بیٹے اور دو بیٹیوں میں پھر ۲:۱:۱ کے تقسیم ہو گا۔

یعنی بیٹے کو $\frac{1}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{2}{9}$ اور بیٹیوں کو کہ جائیگی $\frac{1}{9}$ گئے گا۔

خاندان کی طرف کا $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ کی مقدار اس کے دو بیٹیوں کو $\frac{1}{4}$ اور $\frac{1}{4}$ سے دیا جائے گا۔

چنانچہ بیٹی بھائی کی ماں و غار میں ۲:۱ کے تقسیم ہو گا۔

بھائی کی طرف کا $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ اور غار میں ۲:۱ کے تقسیم ہو گا۔

اور بہن کا $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$ کی مقدار اس کے دو بیٹیوں کو $\frac{1}{4}$ اور $\frac{1}{4}$ سے دیا جائے گا۔

آٹھواں باب

تقسیم ترکہ کی خصوصی صورتیں

تخارج یا اخراج وارث

اگر تخارج :- اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی نامی چیز لے کر اپنے خرچہ سے بڑا درخت دست بہدار ہو جائے اور دوسرے وارث اس پر راضی ہوں تو اس صورت میں اس شخص کو وارثوں کی غیرت میں سے خارج کر دیا جاتا ہے اور اس کا نام تخارج یا اخراج وارث ہے۔ ایسے خارج شدہ وارث کو صرف وہی چیز ملتی ہے جس کے عوض وہ لک کے داتی مال سے دست بہدار ہوتا ہے۔ مثلاً کسی میت کے وارثوں میں کوئی بیٹہ ہوں اور ایک بیٹا قبیلہ کی رضا مندی سے بے طے کر لے کر وہ نکاح باغ لے کر اپنے حصہ سے دست بہدار ہو جائے گا تو یہ باغ اس کو ملے گا اور قبیلہ مال و بیوی میں تقسیم ہو جائے گا۔ یا کسی میت کے شوہر کی مہر داتی ہے وہ بچے کوئی بے خرچہ نہ ہوں گا اس کے عوض میں ترکہ میں سے اپنا حصہ بھونٹا ہوں اور داتی وارث اسے ہی میں تو شوہر کا اخراج ہو جائے گا۔

تخارج میں حصہ نکالنے کا طریقہ :- اگر کسی وارث کا اخراج طے پا گیا ہے تو طالع بننے والے وارث کا بھی نام وارثوں میں شامل کر کے بیعتیں معلوم کرنا چاہیے۔ پھر اس کے برابر لک کر کے جوہر نکالنا چاہیے۔ اگر شروع ہی سے اسے نکال دیں تو بعض اوقات تقسیم بالکل غلط ہو جائے گی۔

مثال نمبر :- کسی میت کے وارثوں میں اس کے شوہر ہوں اور چار بیٹے شوہر نے دی مہر کے عوض اپنے حصے سے دست بہدار کی دے دی اور ان کے حصے سے نکال کر اپنا حصہ ان اور چار کے حصے سے معلوم کرو۔

حل :- شوہر کا حصہ : ایک چار لک نہی ہے۔ ان کا حصہ : چار لک نہی ہے۔

$$\text{مجموعہ} = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2}{4} = \frac{1}{2} \text{۔ ہجڑا کا حصہ} = 1 - \frac{1}{2} = \frac{1}{2}$$

$$\text{ان کی نسبتیں} = \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = 1 : 1 \text{ اور سهام} = 1 : 2$$

یوکر خوبر خارج ہوتا ہے اس لیے اس کے ۲ سهام ٹلگ کر کے باقی اور ہجڑا کے
سہام جلد اور جانشی گئے یعنی کل ترکہ کو چھ حصے میں گئے، چھ حصے باقی کو اور
ایک ہجڑا کو ملے گا۔

[اگر خوبر کو پہلے ہی سے خارج کر دیتے تو باقی کا $\frac{1}{2}$ اور باقی $\frac{1}{2}$ ہجڑا کو مل جاتا یعنی
ان کے حصوں کی نسبت ۲ : ۱ ہوتی تو دراصل صحیح نہ ہوتا۔ کیونکہ جس قرصل دینی میر کی
دوسرے شوہر نے اپنا حصہ چھوڑا ہے اس میں باقی کا حصہ بھی لگتا اور باقی ترکہ میں سے
ملتا حصہ اسے ملتا ہے]

مثال نمبر ۲۔ اگر ہم کے انتقال کے وقت اس کی بیوی، بیٹی اور ایک بیٹی وارث
تھے۔ ایک بیٹے نے ایک مکان لے کر اپنا حصہ چھوڑا منظور کر لیا اور دوسرے وارث
بھی راضی تھے۔ تو باقی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ بیوی کا حصہ $\frac{1}{2}$ (اور دوسرے)

باقی بیٹیوں اور بیٹی کو ۱ : ۲ : ۲ : ۲ کی نسبت سے ملے گا۔ حصوں کا مجموعہ = ۷

$$\text{ایک بیٹے کا حصہ} = \frac{1}{7} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{14}$$

$$\text{اور بیٹی کا حصہ} = \frac{1}{7} \times \frac{2}{2} = \frac{2}{14} = \frac{1}{7}$$

$$\text{حصوں کی نسبتیں} = \frac{1}{14} : \frac{1}{7} : \frac{1}{7} : \frac{1}{7} = 1 : 2 : 2 : 2$$

$$\text{اور سهام} = 1 : 2 : 2 : 2 \text{۔ مجموعہ} = 7$$

لیکن ایک شہادت ہو رہی ہے اس لیے باقی کے سهام = ۱ : ۲ : ۲ : ۲ : مجموعہ = ۷

[اس مثال میں بھی اگر خارج ہونے والے بیٹے کو شروع ہی سے نکال دیں تو بیوی
کے بعد ترکہ کا $\frac{1}{2}$ بیٹیوں میں تقسیم ہو کر ہر بیٹے کو $\frac{1}{7}$ اور بیٹی کو $\frac{2}{7}$ ملے گا۔

اس طرح بیوی کو مکانی کے جو حق کھڑے ملے گا، جو انصاف کے خلاف ہے]

اس لیے یاد رکھو کہ جس حدیث کا اخراج ہو اس کو شامل کر کے سهام نکالو پھر

اس کے سہام الگ کر کے مجموعہ معلوم کرو۔

مثال نمبر ۱۲۔ اگر کسی خاتون کے داروں میں اس کا شوہر، ماں، بھائی، بہن اور شوہر
بہن دینی میرزہ کے دست بردار ہو جائے تو باقی دوگوں میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$ سے تقسیم ہوگا۔
باقی = $\frac{1}{2}$ بھائی پر ہی ۱:۲ کے تقسیم ہوگا۔

بھائی کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ اور بہن کا حصہ = $\frac{1}{6}$

شوہر کے علاوہ باقی نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$ اور سہام = ۳:۳:۳ مجموعہ = ۹

مثال نمبر ۱۳۔ اگر کسی بیست کے داروں میں بیوی، ماں، بہن اور بیٹی جو اور بیوی یعوض
مکمل کے اپنے حصہ سے دست بردار ہو جائے تو باقی داروں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل۔ بیوی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{4}$

اور باقی بھی کو حصہ بی بی بیست سے مل جائے گا۔

پہلے تینوں کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ سے تقسیم ہوگا = $\frac{3}{4}$

باقی = $\frac{1}{4}$ بیوی کے علاوہ باقی نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$

اور سہام = ۳:۳:۳ مجموعہ = ۹

مثال نمبر ۱۴۔ شوہر، ماں، بھائی اور بہن اگر کسی بیست کے داروں ہوں اور بھائی ایک

بوزگار لے کر باقی ترکہ سے دست بردار ہو جائے تو شوہر، ماں اور بہن کو کتنے

کتنے سہام ملیں گے۔

حل۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ ماں کا حصہ = $\frac{1}{4}$ مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$

باقی = $\frac{1}{2}$ بھائی اور بہن میں ۱:۲ سے تقسیم ہو کر بھائی کو $\frac{1}{4}$ و

بہن کو $\frac{1}{4}$ ملے گا

بھائی کے علاوہ نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4}$ اور سہام = ۳:۳:۳ مجموعہ = ۹

مثال نمبر ۱۵۔ اگر مثال نمبر ۱۴ والے سوال میں بھائی کو شروع ہی سے الگ کر کے باقی

داروں میں ترکہ تقسیم کیا جائے تو ہر ایک کے حصوں میں کیا لائق ہوگا؟

حل۔ اگر کھائی کو شروع فرمائی جائے گا کہ وہی ترشہ ہو گا کہ ان کا $\frac{1}{2}$ اور یہی کا $\frac{1}{2}$ ہوتا ہے۔ کیونکہ اکیلی ہے۔

اور ان کا مشترک کے بجائے $\frac{1}{2}$ ہو گیا کیونکہ یہی اکیلی ہے اور کوئی اولاد نہیں ہے۔

اب نسبتیں: $\frac{1}{2} : \frac{1}{2} : 1 : \frac{1}{2}$

اور ہمام = ۲ : ۲ : ۳ - مجموعہ = ۸

یعنی شوہر کو $\frac{3}{8}$ کے بجائے $\frac{1}{2}$ ملے گا۔

فرق = $\frac{1}{2} - \frac{3}{8} = \frac{1}{8}$ = $\frac{1}{8}$ یعنی شوہر کو $\frac{1}{8}$ کم ہو گا۔

اسی طرح بیوی کو $\frac{3}{8}$ کے بجائے $\frac{1}{2}$ ملے گا

فرق = $\frac{1}{2} - \frac{3}{8} = \frac{1}{8}$ = $\frac{1}{8}$ یعنی بیوی کو پہلے سے $\frac{1}{8}$ زیادہ ہو گا۔

اور یہی کو $\frac{1}{2}$ کے بجائے $\frac{3}{8}$ ملے گا۔

فرق = $\frac{3}{8} - \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$ = $\frac{1}{8}$ یعنی بیوی کو $\frac{1}{8}$ زیادہ ملے گا۔

اس طرح تینوں کے حصے منظر پر آ گئے۔

ب۔ حل کے حصے

دوسری خصوصیات صورت میں سے ماہرہ پیش آ سکتا ہے، ہے کہ کسی شخص کی دنیا کے دولت کوئی ایسی صورت خاطر ہو جس کا بکریست کا وارث ہو۔ اب چونکہ جب تک دولت نہ ہو جائے نہ تو اس بات کا تعین ہو سکتا ہے کہ وہ بچہ لڑکا ہے یا لڑکی اور نہ اسی بات کا کہ ایک ہی بچہ پیدا ہوگا یا ایک سے زیادہ بچے پیدا ہوں گے۔ ایسی صورت میں ترکہ تقسیم کرنے کی بہتر صورت تو یہی ہے کہ دولت کا استعارہ کیا جائے اور اس سے شبہات نہ ہونے اور صحیح وارثوں کا تعین ہو جانے پر حسب قاعدہ ترکہ تقسیم کر دیا جائے۔

لیکن بعض اوقات اس کا ضرورت پیش آ سکتی ہے کہ استعارہ کے بغیر ہی ترکہ کی

تقسیم ہو تو اس صورت میں احتیاط کا تقاضا ہے کہ ترکہ کی تقسیم دو طرح سے کی جائے
 ایک تو محل کو لا کا فرض کر کے دوسرے اس کو لڑکی سمجھ کر بھر دوںی طریقوں سے جو
 سپاہ انہیں ان کے ذواضعات اقل میں نمود سپاہ کو تبدیل کر کے ہر ایک دانت کے
 حصے معلوم کریں جس تقسیم میں جو حصہ دواؤں کو کم ہوتا ہے اس کے مطابق ان کو ترکہ دے
 دیں۔ اور باقی محفوظ رکھیں۔ ولادت ہونے پر تقسیم کر دی جائے۔

محل کی کم سے کم مدت یا زیادہ سے زیادہ مدت اور بعض دیگر ضروری مسائل فقہ
 کی کتابوں سے معلوم کر لیں ضروری ہے تاکہ کسی قسم کی غلطی ترکہ کی تقسیم
 میں نہ واقع ہو۔ دوسری بات جو اس مسئلہ میں ضروری ہے وہ یہ کہ ہر حصہ پہلے سے
 یہ جان لیں کہ نہیں ہے کہ ایک ہی حصہ پیدا ہو گا یا زیادہ تو لام الاغیرہ کے ایک قول
 کے مطابق اس کو چاہیے یا چار بیٹوں فرض کر کے حصے نکالے جائیں اور ان کے
 حصے محفوظ رکھے جائیں دوسرے دواؤں کو جس تقسیم میں کم ہوتا ہو اس کے مطابق حصے
 دیں۔ پھر ولادت کے بعد ہر صحیح شکل سامنے آئے اس کے مطابق تقسیم کر دیں۔
 بعض روایات میں محل کو تین بیٹے یا تین بیٹیاں شمار کرنے کی رائے دی گئی ہے اور
 بعض میں دو دو لیکن فقہی الامارہ صحت کی اس روایت پر ہے کہ محل کے لیے ایک
 بیٹے یا ایک بیٹی کا مستحق ہوا دواؤں میں سے زیادہ ہو محفوظ رکھا جائے البتہ دوسرے
 دواؤں سے اس بات کا محصلہ ہوا ہے کہ ایک سے زیادہ حصہ پیدا ہونے کی صورت میں ان کو
 اگر کچھ دیا نہیں کرنا ہے تو وہ دیا نہیں کر دیں گے اور کوئی شخص اس بات کی ضمانت بھی لے۔
 عام حالات میں محل کو ایک ہی بیٹے یا ایک بیٹی تصور کرنا چاہیے۔ اس کی ایک
 مثال دی جا رہی ہے جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آجائے گی۔

حل شدہ مثالیں

مثال۔ نصیر الدین کا انتقال ہوا تو اس کی بیوی ماں، باپ اور لڑکی وارث تھے اور
 بیوی حاملہ تھی۔ ترکہ اگر فوراً تقسیم کرنا ہو تو ہر ایک کو ایک حصہ ملے گا اور کسی کسی کے

کتنے حصے محفوظ رہیں گے؟

حل۔ پہلی تقسیم (محل کو لڑکا فرض کر کے)

بہوی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ اور باپ کا حصہ = $\frac{1}{4}$

∴ مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2+1+1}{4} = \frac{4}{4} = 1$

∴ باقی = $1 - 1 = 0$ $\frac{3}{4} = \frac{3 \times 1}{4 \times 1} = \frac{3}{4}$ (بچہ اور بیٹی کو ملے گا)

بچہ اور بیٹی کے حصوں کی نسبت = $1:2$ مجموعہ = 3

∴ بچہ کو $\frac{2}{3}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{3}$ ملے گا

یعنی بچہ کا حصہ = $\frac{2}{3} \times \frac{3}{4} = \frac{2}{4}$ اور بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{3} \times \frac{3}{4} = \frac{1}{4}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = 2:1:1$

اور سہام = $9 : 4 : 4$ مجموعہ = 17

(۲) محل کو لڑکی فرض کر کے تقسیم حسب ذیل ہوگی

بہوی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{4}$ اور باپ کا حصہ = $\frac{1}{2}$ اور بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{4}$

∴ مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2+1+1}{4} = \frac{4}{4} = 1$

∴ باپ کو حصہ ہونے کی ثابت ہے کچھ نہ ملے گا۔

کل نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{4} = 2:1:1$

اور سہام = $2 : 1 : 1$ مجموعہ = 4

دونوں صورتوں میں مجموعہ سہام اگر برابر رہتا تو سوا دو آدھایا جزا اس لیے مجموعہ سہام

برابر کرنے کے لیے 17 اور 4 کا لدا مضاعف اقل مضاعف کیا جائے گا جو دونوں

صورثوں میں مجموعہ سہام قرار پائے گا۔ اسی کے مطابق ہر تقسیم میں سہام کو اتنے

گنا کر دیا جائے جتنے گنا 17 اور 4 کا لدا مضاعف اقل میں مجموعہ کا ہے۔

اسی سوال میں 17 اور 4 کا لدا مضاعف اقل = 68

$68 \div 4 = 17$ گنا

∴ پہلی تقسیم میں ہر ایک کے سہام ہو گئے ہوں گے کہ $17 \times 17 = 289$ اور $17 \times 17 = 289$ ہوں گے۔

اور $۳۱۹ = ۲۰ + ۸$ گنا دو سری تقسیم میں ہر ایک کے سهام ۸ گنا ہو کر
 $۲۴ : ۳۲ : ۴۲ : ۶۴$ ہوں گے۔

یعنی پوری کو دوسری تقسیم میں کم لے کر یہی اس لیے اسی کے مطابق پوری کو ۲۴ سهام
 دینے جائیں گے اور باقی ۲ سهام محفوظ رہیں گے جو دولت کے بعد لاکا پیدا ہونے
 کی صورت میں اس کو مل جائیں گے۔

اس طرح ماں اور باپ کو ۳۲ سهام ملیں گے اور چار چار سهام ان کے محفوظ رہیں گے۔
 اور بیٹی کو پہلی تقسیم میں کم لے کر اس لیے اس کو ۳۹ سهام دینے جائیں گے اور
 باقی ۲۵ اس کے لیے محفوظ رہیں گے۔

ماں کی تقسیم کیے جانے والے سهام $۳۲ + ۳۲ + ۳۲ = ۹۶$

اور محفوظ شدہ سهام $۳۱۹ - ۹۶ = ۸۹$

اب اگر کل سے لاکا پیدا ہو تو اس کو پہلی تقسیم کے مطابق ۸ سهام ملیں گے اور پوری
 کو ۲۴ سهام ملنا باپ کو چار چار سهام ملنا جائیں گے اس طرح وہ پہلی تقسیم کے مطابق بٹ جائے گا
 اور اگر کل سے لاکا پیدا ہو تو دوسری تقسیم کے مطابق ۲۴ سهام اس کو ملیں گے اور
 باقی ۲۵ سهام پہلی بیٹی کو اور مل جائیں گے اس طرح تقسیم دوسرے کا حصہ سے ہو جائے گا
 ۸ جواب ۱۔ کل ۱۱۹ سهام کہ ۳۳ پوری کو ۳۲ ماں کو ۳۲ باپ کو اور ۲۵ بیٹی کو دے کر ۸۹
 سهام محفوظ رہیں گے۔

اگر لاکا پیدا ہو تو اس کو ۸ سهام پوری کو ۲۴ سهام ماں اور باپ ہر ایک کو ۳۲ سهام
 ملیں گے۔

اور اگر لاکا پیدا ہو تو اس کو ۳۹ سهام اور بیٹی بیٹی کو ۲۵ سهام ملنا جائی گے
 حل کی میراث کے متعلق چند سوالات اور ان کے مختصر جوابات

کل کی میراث کے متعلق چند سوالات اور ان کے مختصر جوابات مزید شرح کیلئے نیچے جتنے ہی
 سوالات:-

(۱) خیر الہی کا انتقال ہوا اس کا پوری عیال اور بیٹی خاں اور صاحبہ اور ماں

عزیز الفسار موجود ہے۔ اور میری خاطر ہے۔ جتنا ترکہ کسی طرح تقسیم ہوگا اور کس کس کے کتنے حصے محفوظ رہیں گے؟

(۲) ایک شخص کے انتقال کے وقت اس کی میری باپ داد بیٹے کی خاطر میری موجود حق بچاؤ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔

(۳) مشیر کے انتقال کے وقت اس کی والدہ خاطر حق اور ایک بیٹی اور ایک بھتیجہ موجود تھے جتنا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔

(۴) عزیز الفسار نے اپنی ماں اور دو بیٹیاں وارث چھوڑی اور بھائی سید الحق مرحوم کی بیوہ کو مل گئی ہے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔

(۵) سلیم نے ماں، بھائی اور خاطر میری چھوڑی جتنا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔ اگرچہ مرود پیدا ہو تو اس محفوظ شدہ ترکہ کی تقسیم کیجے ہوگی۔

(۶) عیسیٰ نے خاطر میری دو بیٹے دو بیٹیاں اور وارث چھوڑے اگرچہ تقسیم کر دیا اور جتنا کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔ اگرچہ مرود پیدا ہو تو محفوظ شدہ سہام کس طرح تقسیم کیجے جائیں گے۔

جوابات

(۱) کل ۸ سہام کر کے علیہ کر ۷ سہام عزیز الفسار کو ۱ سہام دے جائیں گے اور باقی ۳ سہام محفوظ رہیں گے اگر لڑکا پیدا ہو تو کل ۱۲ اس کو مل جائیں گے اور بیسی مرحوم برہن کی اگر لڑکا پیدا ہو تو ۲ سہام اس کے ہوں گے اور سرہن کو پانچ پانچ سہام ملیں گے۔

(۲) کل ۲ سہام کر کے میری کو ۲ اور باپ کو ۲ سہام دے جائیں گے۔ اگر بچہ پیدا ہو تو علیہ کر ۱ سہام اس کو مل جائیں گے اور اگر بیٹی ہو تو ۱۲ سہام کو اور ۵ سہام بھرا باپ کو مل جائیں گے۔

(۳) کل ۵ سہام کر کے ماں کو ۲ سہام اور بیٹی کو ۳ سہام دے جائیں گے اور

ج۔ مناسفہ

اگر کسی میت کا ترکہ ابھی تقسیم نہ ہو اور اس کے دارلوں میں سے کچھ کسی ایک یا زیادہ افراد کی وفات ہو جائے تو ترکہ کی مدہری یا متہری تقسیم کو عمل مناسفہ کہتے ہیں۔ اس میں کوئی نیا حصہ استعمال نہیں کرتا ہے۔ بس صرف ایک سوال کے قدر دو تین سوالات ہیں ہمیں ملے گی کہ اگر کسی دارلوں کا انتقال بعد میں ہو گا یہی کے حصے بھی ان کے دارلوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک مثال سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔

عمل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ سیدہ کا انتقال ہی تو اس کا شوہر زید بیٹی کریم اور ماں عظیمہ ارث تھے۔ ابھی ترکہ تقسیم نہ ہوا تھا کہ کریم کا انتقال ہو گیا۔ اس کے دو بیٹے خالد اور حامد اور ایک بیٹی سائرہ موجود تھے۔ ترکہ کی طرح تقسیم ہو گا۔

حل۔ تقسیم اول۔ میت سیدہ :

کل ترکہ (ارث شوہر بیٹی ماں) شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ بیٹی کریم کا حصہ = $\frac{1}{4}$
ماں عظیمہ کا حصہ = $\frac{1}{4}$

لکھو $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = 1$ جو کل لکھو ایک ہے کم ہے اس لیے رو کرنا ہو گا۔

یعنی شوہر کو $\frac{1}{2}$ دے کر باقی $\frac{1}{4}$ بیٹی اور ماں کو ملے گا۔

بیٹی اور ماں کے حصوں کی نسبت = $\frac{1}{4} : \frac{1}{4} = 1 : 1$

دینی کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$

ماں کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$

تقسیم دوم۔ میت کریم

کل ترکہ $\frac{1}{4}$ (ارث باپہ کافی، دو بیٹے، ۱ بیٹی)

بپ خیر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ ، باقی عظیمہ کا حصہ = $\frac{1}{4}$

۵ مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$

باقی ۱ - $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ دو بیٹوں اور ایک بیٹی میں ۲:۲:۲ کے تقسیم ہو گا۔

حضرتوں کا مجموعہ = ۵

۶ ہر بیٹے کا حصہ = $\frac{2}{5}$ اور ہر بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{5}$

یعنی خالد و حامد ہر ایک کا حصہ = $\frac{2}{5} \times \frac{2}{5} = \frac{4}{25}$

اور صالحہ کا حصہ = $\frac{2}{5} \times \frac{1}{5} = \frac{2}{25}$

یعنی کریم کے ترکہ کا ہر ایک ترکہ کا $\frac{2}{5}$ حصہ $\frac{4}{25}$ ہو جائے گا اور $\frac{2}{5}$ بیٹی کو $\frac{1}{5}$ بپ اور باقی کوٹے گا۔

۷ خالد کا حصہ = $\frac{2}{5} \times \frac{2}{5} = \frac{4}{25}$ حامد بھی $\frac{4}{25}$ اور صالحہ کا حصہ = $\frac{2}{5} \times \frac{1}{5} = \frac{2}{25}$

خیر کا حصہ = $\frac{2}{5} \times \frac{1}{5} = \frac{2}{25}$ بیٹی اور عظیمہ کا حصہ بھی $\frac{2}{25}$

یعنی خیر اور عظیمہ کو دونوں بیکہ حصے ملے ہیں اس لیے ان کو جمع کرنا ہو گا۔

خیر کا حصہ $\frac{2}{25} + \frac{2}{25} = \frac{4}{25}$ اور عظیمہ کا حصہ = $\frac{2}{25} + \frac{2}{25} = \frac{4}{25}$

خیر عظیمہ خالد حامد صالحہ

۸ کل بیسیوں بیسیں $\frac{4}{25}, \frac{4}{25}, \frac{4}{25}, \frac{4}{25}, \frac{2}{25}$ (ذرا غلطی اعلیٰ ۱۰)

۹ سهام = ۱۵۵، ۱۴۵، ۱۳۳، ۱۲۳، ۱۱۲ مجموعہ = ۶۶۸

مثال نمبر ۲۰ شریف کے انتقال کے وقت اس کی ماں کریمہ بیوی حمیدہ، بہن شادیہ اور

بہن بیوی کی بیٹی فہیمہ موجود تھیں۔ شادیہ کا شوہر عبداللہ اور وہ بیٹے محمود و مسعود

موجود تھے۔ فہیمہ کا شوہر ظہیر مرحوم تھا اور اس کی بیٹی نصیرہ اور لکسمی باجگر

اور ایک بیٹی فاطمہ موجود تھے۔ شریف کا ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے ہی شادیہ

اور فہیمہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ موجودہ وارثوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل: پہلی تقسیم — میت شریف کل ترکہ ۱ وارثہ — ان بیوی بہن اور بیٹی۔

حمیدہ (بیوی کا حصہ) ۲ فہیمہ (بیٹی کا حصہ) $\frac{1}{4}$ کریمہ ماں کا حصہ نصف $\frac{1}{2}$

$$۲: مجموعہ = \frac{1}{2} + \frac{1}{3} + \frac{1}{4} = \frac{13}{12} = ۱\frac{1}{12}$$

۲: باقی ۱ - $\frac{13}{12} = \frac{1}{12}$ شاید کوئی نسبت حصہ میں نہیں ملے گا۔

دوسری قسم - نسبت شاید کل ترکہ $\frac{5}{12}$

وژارہاں کریم، شوہر عداش، بیٹے محمود مسعود شوہر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ ، کریم
(ہاں) کا حصہ = $\frac{1}{4}$

$$۳: مجموعہ = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2} \text{ اور باقی } ۱ - \frac{1}{2} = \frac{1}{2} = \frac{6}{12}$$

۳: محمود مسعود کو آدھا آدھا مل جائے گا۔

$$۴: محمود مسعود ہر ایک کا حصہ = $\frac{4}{12} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{3}$$$

لیکن شاید کوئی نسبت کے ترکہ میں سے صرف $\frac{5}{12}$ ملتا۔

$$۵: عداش کا حصہ = $\frac{5}{12} \times \frac{1}{4} = \frac{5}{48}$$$

$$\text{کریم (ہاں) کا حصہ} = \frac{5}{12} \times \frac{1}{4} = \frac{5}{48}$$

$$\text{مسعود اور محمود ہر ایک کا حصہ} = \frac{5}{12} \times \frac{1}{4} = \frac{5}{48}$$

$$۶: کریم کو پہلے بھی $\frac{1}{4}$ مل چکا ہے۔ اس کا کل حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{5}{48} = \frac{12}{48} + \frac{5}{48} = \frac{17}{48}$$$

تیسری قسم - نسبت نہیں۔ کل ترکہ $\frac{1}{4}$

وژارہاں - وادی کریم، بیٹی نصیر، پوتا نظیر، پتی فاطمہ (مسعود سوتیلی ماں

ہے اس لیے اس کا کوئی حصہ نہیں کے ترکہ میں نہیں ہے)

$$\text{کریم کا حصہ} = \frac{1}{4} \text{ نصیر کا حصہ} = \frac{1}{4}$$

$$۷: مجموعہ = \frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$$

$$\text{باقی } ۱ - \frac{1}{2} = \frac{1}{2} = \frac{6}{12} \text{ نظیر اور فاطمہ کو } ۱:۱ \text{ سے ملے گا}$$

$$\text{نظیر کا حصہ} = \frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$$

$$\text{اور فاطمہ کا حصہ} = \frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$$

لیکن نصیر کا کل ترکہ میں سے $\frac{1}{4}$ حصہ تھا

$$۸: کریم کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{16}$$$

نصیرہ کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{16}$

نظیرہ کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{16}$

اور قاطر کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{16}$ کریہ کر $\frac{29}{16}$ بیٹے مل چکا ہے۔

اس کا کل حصہ = $\frac{29}{16} = \frac{29}{16} + \frac{1}{16} = \frac{30}{16}$

میبہ کریہ، مجدد کش، مسعود، نمون، نصیرہ، نظیرہ، قاطر

کل بیٹیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{4} : \frac{1}{8} : \frac{1}{16} : \frac{1}{16} : \frac{1}{16} : \frac{1}{16} : \frac{1}{16}$ اور حنا اکل = ۳۰

۵۰ کی سهام = ۵۰ : ۱۶۳ : ۳۰ : ۳۵ : ۳۵ : ۱۶۳ : ۱۶۳ : ۱۶۳ : ۱۶۳ : ۱۶۳

مثال قبر میں مسعود کا حصہ اس کے دو بیٹوں میں اس کے دو بیٹوں میں قاطر بیٹا مسعود

بیٹی خالدہ اور انجیلی ہیں شاید سرحد کی ایک ترکہ تقسیم درجہ انکار قاطر کا بیٹی

استغنی ہو گیا باز ترکہ میں سے باقی لوگوں کو کتنے کتنے سهام میں گئے۔

۱۔ مسعود سے توڑنے سوال میں دئے ہوئے یہی اب قاطر کے وراثت اس کے شوہر

نمون بیٹی شاید اور بیٹی قاطر مقتود اور خالدہ ہوں گے پہلی تقسیم میں مل ہوگا۔

پہلی تقسیم — میت مسعود کل ترکہ

اب (نمون) کا حصہ = $\frac{1}{4}$

مل (قاطر) کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ اور دو بیٹیاں بیٹی نمون کی

شاید جو انجیلی ہیں ہے اب شوہر کی دہ سے نمون ہوگی اور باقی ترکہ بیٹے بیٹی

میں تقسیم ہوگا۔

اب اور ان کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$ اور باقی = $\frac{1}{2}$

۲۔ مقتود کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$

اور خالدہ کا حصہ = $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$

دوسری تقسیم — میت قاطر — ترکہ $\frac{1}{2}$

شوہر نمون کا حصہ = $\frac{1}{2}$ یعنی $\frac{1}{2}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

بیٹی شاید کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

$$\text{دو نوں کا مجموعہ} = \frac{1}{p} + \frac{1}{q} = \frac{p+q}{pq} = \frac{5}{12} = \frac{5}{p} = \frac{1}{p}$$

$$5 \text{ اے} = \frac{1}{q} - \frac{1}{p} = \frac{1}{12} - \frac{1}{p} = \frac{1}{q}$$

$$5 \text{ اے} = \frac{1}{q} \text{ ہوتے، پھر } 12 \text{ اس کے تقسیم ہوگا}$$

$$12 \text{ مقصود (پ) کا حصہ} = \frac{1}{p} \times 12 = \frac{12}{p} = \frac{1}{q}$$

$$\text{اور خالصہ (پ) کا حصہ} = \frac{1}{p} \times \frac{1}{q} = \frac{1}{12}$$

$$\text{دو نوں تقسیموں کے حصے باہم ملانے سے مجموعہ کی حصہ} = \frac{1}{p} + \frac{1}{q} = \frac{5}{12}$$

$$\text{مقصود کا حصہ} = \frac{5}{12} + \frac{1}{12} = \frac{6}{12} = \frac{1}{2}$$

$$\text{اور خالصہ کا حصہ} = \frac{1}{12} + \frac{1}{12} = \frac{2}{12} = \frac{1}{6}$$

مجموعہ مقصود خالصہ شاہد

$$\text{دکل استی} \quad \frac{1}{p} : \frac{1}{q} : \frac{1}{pq} : \frac{1}{p+q}$$

$$\text{اور سهام} = 15 : 33 : 11 : 4 \text{ مجموعہ} = 63$$

مثال نمبر ۳۔ دو کا اشتکال ہی تو اس کہ ہر ایک ریزہ، چھٹی علیحدہ بھائی رابع مجموعہ تھے۔ تاکہ

تقسیم کرنے سے پہلے ریزہ فوت ہو گئی اس کے باہر چھٹی ماں علیحدہ اور بھائی علیحدہ

ہو گئے ہر طرح کی فوت ہو گئی اس کا شور ہر فیصد و تاویل، مالی علیحدہ چھٹی طاہرہ

بھائی رابع اور ماں علیحدہ ہو گئے۔ اب ترکہ کی طرح تقسیم ہوگا۔

حل۔ یہاں بھی تقسیم ہوں گی پہلے ہیث دیکھا ترکہ ہر ریزہ کا حصہ اور ہر طریقہ کا حصہ

تقسیم ہوگا۔

پہلی تقسیم — ہیث ترکہ کل ترکہ ۱

$$\text{ہر ایک ریزہ کا حصہ} = \frac{1}{2}$$

$$\text{چھٹی علیحدہ کا حصہ} = \frac{1}{6}$$

$$\text{اور باقی یعنی} 1 - \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{6}\right) = 1 - \frac{2}{3} = \frac{1}{3} \text{ بھائی رابع کو ملے گا۔}$$

دوسری تقسیم — ہیث ریزہ ترکہ $\frac{1}{2}$

$$\text{علیحدہ کا حصہ} = \frac{1}{6}$$

اب رجیل کا حصہ = $\frac{1}{4}$ اور ذوی الغروض سے بچا ہوا۔

ماں (سلیمہ) کا حصہ = $\frac{1}{4}$

بھائی ظہیر اب کی دہ سے لکھتے۔

لیکن کل ترکہ صرف $\frac{1}{2}$ ہے۔

۱۔ بیٹی سلیمہ کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کا $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{8}$

۲۔ اب رجیل اور ماں سلیمہ کا ہر ایک کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ = $\frac{1}{4}$

۳۔ اب رجیل کا حصہ ہمیشہ صوبہ = $\frac{1}{2}$ - ($\frac{1}{8}$ + $\frac{1}{4}$ + $\frac{1}{4}$) = $\frac{1}{8}$

۴۔ $\frac{1}{2}$ - ($\frac{1}{8}$ + $\frac{1}{4}$ + $\frac{1}{4}$) = $\frac{1}{8}$ = $\frac{1}{8}$ = $\frac{1}{8}$

۵۔ اب رجیل کا کل حصہ = $\frac{1}{8}$ + $\frac{1}{8}$ = $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{4}$

تیسری تقسیم — میت سلیمہ ترکہ $\frac{1}{4}$ + $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$

شہرہ نصیر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ یعنی $\frac{1}{4}$ کا $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{16}$

بیٹی طاہرہ کا حصہ = $\frac{1}{4}$ یعنی $\frac{1}{4}$ کا $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{16}$

ماں سلیمہ کا حصہ = $\frac{1}{4}$ یعنی $\frac{1}{4}$ کا $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{16}$

اور ذہیر بیٹی اور ماں ذوی الغروض کو دینے کے بعد جس پے گا وہ حصہ بچا واریع کو مل جائے گا۔

ذوی الغروض کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{4}$ + $\frac{1}{4}$ + $\frac{1}{4}$ = $\frac{3}{4}$ = $\frac{3}{4}$

باقی = $\frac{1}{4}$ - $\frac{3}{4}$ = $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{4}$

اور اس میں ظہیر اور ماں رجیل ذوی الغروض میں سے کسی اس حصے کو کچھ نہیں ملے گا۔

رفیع کا حصہ = $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{4}$

اب تینوں خنسیوں سے حصہ لکھا کر کے رفیع کے حصے $\frac{1}{4}$ + $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{2}$

= $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$

اور سلیمہ کا کل حصہ = $\frac{1}{4}$ + $\frac{1}{4}$ = $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{2}$

اس لیے اب موجودہ وارثوں سلیمہ، رجیل، طاہرہ، نصیر، و رفیع اور ظہیر کے حصوں

اگر غنئی کو بیٹا قرار دیں تو وہ تادمیں بیٹے اور ایک بیٹی ہوں گے اور غنئی کو بیٹی کا دو گنا ملے گا۔ اگر اس کو بیٹی قرار دیں گے تو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوں گے اور غنئی کو بیٹے کا پانچ ملے گا۔ اس لیے اسے بیٹی قرار دیں گے اور ترکہ ۱:۱:۲ کے حسب تقسیم ہوگا۔

طریقہ دوم بطلان امام غنئی (امام جرجست کے قاعدے سے)
امام جرجست بیٹے کو ۲ حصے بیٹی کو استراد غنئی کو دونوں کا آدھا آدھا یعنی ۱/۲
لائے ہیں اس طرح ان تینوں کے حصوں کا نسبتیں = ۱/۲ : ۱/۲ : ۱/۲

طریقہ سوم (امام محمد کے قاعدے سے)

غنئی کو مرد نصف ترکہ کے نسبتیں = ۱:۱:۲ بہرہ اور بیٹی غنئی کا حصہ = $\frac{2}{3}$

غنئی کو عورت نصف ترکہ کے نسبتیں = ۱:۱:۲ بہرہ اور بیٹی غنئی کا حصہ = $\frac{1}{3}$

دونوں کا مجموعہ = $\frac{2}{3} + \frac{1}{3} = 1$ بیٹہ = $\frac{2}{3}$

۲ غنئی کا اصل حصہ = دونوں نسبوں کے حصوں کا نصف = $\frac{1}{2} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$

باقی = ۱ - $\frac{1}{3} = \frac{2}{3}$ بیٹے اور بیٹی ہی ۱:۲ کے تقسیم ہوگا۔

۲ بیٹی کا حصہ = $\frac{2}{3} \times \frac{1}{3} = \frac{2}{9}$ اور بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{2}{9}$

۳ ان نسبتیں = $\frac{2}{9} : \frac{2}{9} : \frac{1}{3}$ اور سہام = ۲:۲:۳ بہرہ سہام = ۳

اس طرح امام جرجست کی تقسیم سے غنئی کو $\frac{2}{3}$ ملے گا اور امام محمد کی تقسیم سے $\frac{1}{3}$

ملے گا۔ اس کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ عام طور سے غنئی میں تقسیم کی نوبت نہیں

آتی اس لیے اتنا اہمیت کا کافی ہے۔

